پیشوا

لندن سہ ماہی

جلد نمبر 1۔شمارہ نمبر 2 جنوری تا مارچ 2014ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

ترجمہ:آیات القُرآن الحکیم

اور (نخوت سے) انسانوں کے لیے اپنے گال نہ پُھلا اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھر۔اللہ کسی تکبر کرنے والے (اور) فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔اوراپنی چال میں میانہ روی اختیار کراوراپنی آواز کودھیما رکھ۔یقیناًسب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ (سورۃ لقمان آیت ۱۹،۲۰)

ترجمہ: احادیث النّبی ﷺ

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ’’مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہیں اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے جان و مال کو کوئی خطرہ نہ ہو۔،،

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔’’اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دِل اور تمہارے اعمال دیکھتا ہے‘‘ (ترمذی وتفسیر ابن کثیر، مسلم، ابن ماجہ)

آیات قرانیہ اوراحادیث نبویہ کا احترام نہایت ضروری ہے

مشعل راہ

دیدار کی لذت

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ اے عزیز! اس بات کا تعجب نہ کر کہ اولیاء انبیاء میں ایسی کوئی صفت ہو کہ اور کسی کو اس کی کچھ خبر نہ ہو اور انہیں اس صفت کے سبب عمدہ لذتیں اور حالتیں حاصل ہوں اس واسطے کہ تُو دیکھتا ہے کہ جس کو شعر کا ذوق نہیں راگ سے بھی اس کو لطف نہیں آتا اگر کوئی چاہے کہ اس بے ذوق کو شعر کے معنی سمجھا دے تو نہیں سمجھا جا سکتا کہ اسے شعر کی کچھ خبر ہی نہیں۔اسی طرح نابینا رنگت اور دیدار کی لذت کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔خدا کی قدرت سے تُو کچھ تعجب نہ کر کہ درجہ نبوت کے بعد بعض ادراک پیدا کرے اور اس سے پہلے کسی کو اس کی خبر نہ ہو۔ (کیمیائے سادات از امام غزالی۔اردو ترجمہ اکسیر ہدایت)

بُرے عالم

امام ربّانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں: ’’کسی عزیز نے شیطان لعین کو دیکھا کہ فارغ بیٹھا ہے اور گمراہ کرنے اور بہکانے سے خاطر جمع کیے ہوئے ہے۔اس عزیز نے اس امر کا بھید پوچھا۔لعین نے جواب دیا کہ اس وقت کے بُرے عالم میرے ساتھ اس کام میں میرے مددگار ہیں اور مجھ کو اس ضروری کام سے فارغ کر دیا ہے۔امام ربّانیؒ فرماتے ہیں کہ واقعی اس زمانے میں جو سستی اور غفلت کہ امور شرعی میں واقع ہوئی ہے اور جو فتور کہ مذہب و دین کے رواج دینے میں ظاہر ہوا ہوا ہے۔سب کچھ ان بُرے عالموں کی کمبختی اور ان کی نیتوں کے بگڑ جانے کے باعث ہے۔ (مکتوبات امام مجدد الف ثانیؒ)

منتظمین

ایڈیٹر
رانا محمد حسن خاں
نائب ایڈیٹر
محمد ثاقب رشید
چیف ڈائریکٹر
شگفتہ شاہین صاحبہ
اکاؤنٹس
فرحان خان
مارکیٹنگ مینیجر
رانا عبدالصمد خاں
خصوصی تعاون
آر۔ایچ ڈریم ایونٹس
پرائیویٹ لمیٹڈ

اس شمارہ میں

اس شمارہ میں	صفحہ نمبر
آپ کے خطوط	2
اداریہ (اسلامی نظام)	3
ہومیو پیتھک نسخہ جات (ڈپریشن، دانت درد، جوڑوں کا درد، مقعد کی خارش اور بواسیر)	5
طب نبویؐ۔ دانتوں کے مسائل۔میڈیکل نیوز۔فاسٹ فوڈ کی تباہ کاریاں	6
تاریخی عمارات (قصرالزہرایامدینہ الزہرا، مسجد قباء، مسجد قرطبہ، مقبرہ جہانگیر)	9
ادارتی صفحہ (مقدس آئین، بلغاریہ اوررومانیہ، خونی چوزے، آمر کی رکھیل، خدارا سوچیئے)	12
قرآن کریم میں مُرتد کی سزا۔گورنر پنجاب چوہدری سرور کی لاعلمی یا۔۔۔؟اور ۲۹۵سی	17
دعوتِ فکر (چُپ رہنا، تکبر، تاریخ، دوسیب، طاقت، راز کی بات، طروب کی سازش، بیوی کی تلاش، حُور کی بیٹی)	19
حکمت کی باتیں، حکایاتِ سعدیؒ۔ بچھو، کوتوال، نیند نہیں آتی سختی اور نرمی، یادگاریں، برائی، فردوس وجہنم۔	22
کیا آپ جانتے ہیں؟ پاکستان کی آبادی، ٹیسٹ کرکٹ، خواتین پر مظالم، قطار، سگریٹ نوشی، فرمان حضرت داؤدؑ، علیحدگی، چرچل کی پیشگوئی، پاکستان پہ کیا گزری؟، گھر کیوں ٹوٹتے ہیں؟ صداقت کی رُوح۔	25
سیاسی پھلجھڑیاں۔(۸۳ لاکھ کے اثاثے، ستان اور خیر، منافقستان، نظام مصطفیؐ، جدید چھ فیکٹریاں، لاڈلا وزیر، نواز شریف اور طالبان، مہربانیوں کا بھرم، انداز اپنا اپنا، سیاست زندہ باد؟)	28
شعروادب (پروین شاکر، ناصر کاظمی، شعیب سید، نذیر فتح پوری، مرزا غالب، عبدالجلیل عباد، عبیداللہ علیم، حبیب جالب)	32
برطانیہ کی خبریں	37
چیونٹی (The Ant)	39
باتبصرہ خبریں	40
قرآن کریم اور سائنس (مضمون از نوبل انعام یافتہ پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام)	44

PESHWA private LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ £1۔سالانہ ممبرشپ فیس یورپ £15۔آسٹریلیا وامریکہ $25

آپ کے خطوط

معزز قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ:

سہ ماہی رسالہ پیشوا کی شاندار پذیرائی کے لئے ادارہ اپنے معزز قارئین کا شکر گزار ہے۔معزز قارئین نے جس دلچسپی سے پیشوا کا مطالعہ کیا ہے وہ ادارہ کے لئے باعث فخر ہے۔مذہبی مضامین،ادارتی صفحات، ہومیوپیتھی سے متعلق معلومات اور عام معلومات کے متعلق قارئین کرام نے نہایت حوصلہ بخش تبصرہ جات بھجوائے ہیں۔کالم نالائق کتے کو بے حد پسند کیا گیا ہے۔اسی طرح ایک مضمون فقیہ اور فریسی بھی قارئین کو بہت پسند آیا ہے۔ادارہ پیشوا کی کوشش ہے کہ اپنے معزز قارئین کے ذوق وشوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیشوا رسالہ کو ترتیب دیا جائے۔معزز قارئین کی نہایت قیمتی آراءہمیں موصول ہوئی ہیں جن پر یقینی طور پر غور کیا جائے گا۔پیشوا کے بہت سے قارئین نے محبت بھری شکایت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ پیشوا کے صفحات کو بڑھایا جائے۔معزز قارئین کی خواہش پر نا صرف صفحات زیادہ کر دیئے گئے ہیں بلکہ رسالہ پیشوا کے صفحات کو بڑا بھی کر دیا گیا ہے۔ادارہ پیشوا کے زیر نگرانی چلنے والے ''پیشوا کلینک'' کی طرف سے دی گئی مفت مشورہ کی سہولت سے بھی قارئین نے خوب فائدہ اٹھایا۔اور کرشماتی طریقہ علاج ہومیو پیتھک سے شفا پانے کے واقعات بھی تحریر کئے۔مثال کے طور پر ایک مریض نے بتایا کہ اس کے پاؤں جلتے ہوئے محسوس ہوتے تھے، چلنا پھرنا دوبھر ہو گیا تھا،ڈاکٹروں کو سمجھ نہ آتی تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔پیشوا کلینک کی طرف سے سلفر ۲۰۰ دوا تجویز کی گئی۔دو خوراکیں اس دوا کی لینے کے بعد بیماری بھاگ گئی۔اسی طرح ایک مریض نے بتایا کہ اس کے منہ کے اندر کی دیواروں پر سفید کائی سی جم گئی ہے،کھانا پینا محال ہو گیا ہے،ڈاکٹر اسے لا علاج بتاتے ہیں،منہ کے اندر لگانے کے لئے ایک کریم دے دی گئی ہے جسے لگانے سے بھی آفاقہ نہیں ہوتا۔اس مریض کے لئے پیشوا کلینک کی طرف سے کالی میور اور سلیشیا ملا کر ۶ ایکس طاقت میں روزانہ تین چار بار لینے کے لئے کہا گیا۔تین دن میں بیماری کا نام ونشان مٹ گیا۔ایک مریضہ نے بتایا کہ اس کے جسم میں پانی بھر جانے کی وجہ سے وزن بہت بڑھ گیا ہے۔اس مریضہ کے لئے سلفر ۲۰۰ صبح اور برائی اونیا ۲۰۰ رات کو سوتے وقت نیز بربرس مدر ٹنکچر دوپہر کو کھانے کے بعد ایک گھونٹ پانی میں پندرہ قطرے ڈال کر لینے کو کہا گیا۔چند دنوں میں مریضہ کا پانچ کلوگرام وزن کم ہو گیا۔ایک مریضہ نے بتایا کہ اس کے پاؤں میں ایڑھی کی طرف چلتے وقت شدید درد ہوتا ہے۔اس مریضہ کو روٹا،کلکیر یا فاس اور آرنیکا ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ تین چار بار لینے کو کہا گیا۔چار دن میں مریضہ کو درد سے نجات مل گئی۔ایک مریض نے بتایا کہ ڈینٹسٹ نے میری داڑھ کا علاج کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے دانت کے نیچے والی نرو میں شدید انفیکشن ہے اس لئے اسے بے جان کرنا پڑے گا،ڈاکٹر نے اینٹی بائیوٹیک گولیاں کھانے کے لئے دیں اور ایک ہفتے بعد آپریشن کرنے کا وقت دے دیا۔اسے پیشوا کلینک کی طرف سے گائیکم ۳۰ دن میں تین بار لینے کے لئے کہا گیا دوسرے دن تک درد مکمل طور پر ختم ہو گیا۔ڈاکٹر نے بھی کہہ دیا کہ اب کسی علاج کی ضرورت نہیں ہے۔اسی طرح ایک مریض کی گردن میں بے انتہا درد تھا،ہر وقت گلے کو باندھ کر رکھتے تھے، ہر قسم کا علاج کروا چکے تھے،گردن میں ٹیکے بھی کروا چکے تھے۔مرض کئی برس پرانا ہو چکا تھا۔انہیں آرنیکا ۲۰۰ صبح کو اور رسٹاکس ۲۰۰ رات کو لینے کے لئے کہا گیا۔دو ہفتے کے بعد درد کم ہونا شروع ہوا اور تیسرے ہفتے درد ختم ہو گیا۔ڈینگی بخار کے متعلق بھی بیان کردہ نسخہ کو نا صرف پسند کیا گیا بلکہ بہت سے قارئین نے اطلاع دی ہے کہ اس نسخہ کو پاکستان میں اپنے عزیزوں کو استعمال کرنے کی تاکید کے ساتھ بھجوا دیا ہے۔خواتین کے مخصوص مسائل کے متعلق بھی پیشوا کلینک کی طرف سے مفت راہنمائی کی گئی۔بڑی تعداد میں خواتین نے شفایاب ہونے کی اطلاع دی ہے۔مرد حضرات کے مسائل کے متعلق بھی پیشوا کلینک کی جانب سے مفت مشورہ دیا گیا جس کے خوشکن نتائج سامنے آرہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ادارہ پیشوا کو توفیق دے کہ وہ قارئین رسالہ پیشوا کے رُوحانی ذہنی، جذباتی اور جسمانی مسائل کے حل کا سامان کر سکے۔آمین۔ یقیناً قارئین پیشوا کا اعتماد ہی ہماری کامیابی ہے۔اللہ تعالیٰ کے حضور التجا ہے کہ وہ رسالہ پیشوا کے منتظمین کو توفیق دے کہ وہ قارئین کے علم وعرفان میں اضافہ کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر پیشوائی کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔آمین۔

ایڈیٹر

اداریہ

اسلامی نظام

لب پہ قومی مفاد کی باتیں — دل میں شر وفساد کی باتیں
جو نمازیں اکٹھی پڑھ نہ سکیں — وہ کریں اتحاد کی باتیں

جب قائداعظم محمد علی جناح نے پاکستان کے نام سے آزاد ملک حاصل کرنے کے لئے تحریک چلائی تو جہاں مسلمانوں نے قائداعظم کا غیر مشروط طور پر ساتھ دیا وہیں ایسے مسلمان مذہبی راہنما بھی تھے جو تحریک آزادی کے مخالف تھے۔قائداعظم جانتے تھے کہ یہ نام نہاد مذہبی راہنما تفرقے کو پسند کرتے ہیں اور مذہب کو آڑ بنا کر عام لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنا چاہتے ہیں۔چنانچہ جب ایک مرتبہ علماء حضرات نے قائداعظم سے کہا کہ آپ نماز کے وقت پنڈال میں باجماعت نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا کریں۔اس پر آپ نے فرمایا کہ ''نماز کی اہمیت سے مجھے انکار نہیں لیکن آپ کی تجویز میں مجھے ایک خطرہ نظر آتا ہے۔اور وہ یہ کہ نماز باجماعت میں ایک امام کا ہونا ضروری ہے۔اگر میں خود امامت کے لئے کھڑا ہو جاؤں تو شاید یہ تمام حاضرین میرے پیچھے نماز پڑھ لیں۔لیکن میں اپنے آپ کو اسکا اہل نہیں سمجھتا۔اسکے بعد سوال یہ پیدا ہوگا امام کسے بنایا جائے۔اگر امام دیوبندی ہوگا تو بریلوی حضرات اسکے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کردیں گے۔اور یہی صورت بریلوی کی بجائے دوسرے امام کے پیچھے پڑھنے میں پیدا ہوگی۔لہٰذا اس صورت حال میں یہ ہوگا کہ ایک پنڈال میں مختلف جماعتیں کھڑی ہو جائیں گی۔اس سے غیر مسلموں کے سامنے اُمتِ مسلمان کے اختلاف نمایاں ہو جائیں گے۔اور وہ کہیں گے کہ جو قوم ایک امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتی وہ ایک متفقہ علیہ اسلامی ریاست کیسے قائم کرے گی۔اس وقت تو آپ مجھے معاف فرمائیں آئندہ دیکھا جائے گا۔''

نام نہاد علماء کی مندرجہ بالا روش آج تک قائم ہے بلکہ ترقی کی نئی منازل طے کر رہی ہے۔قائداعظم نے گیارہ ستمبر والی تقریر میں پاکستان کے مستقبل کی تصویر کشی کردی تھی۔(۲۳ مارچ ۲۰۱۴ء کو اس تقریر کے متعلق منور حسن نے کہا ہے کہ صرف ایک تقریر کو لے کر ہی نہ بیٹھ جائیں) قوم کو بتادیا تھا کہ ریاست کے تمام شہریوں کو بلا مذہب وملت تمام شہری حقوق حاصل ہوں گے، ریاست ان کے مذہبی تشخص سے کوئی سروکار نہیں رکھے گی، وہ مسجد، مندر اور گرجا گھروں میں اپنی عبادات کرنے میں آزاد ہوں گے۔دوسری طرف وہ نام نہاد مذہبی راہنما جو پاکستان کو پلیدستان کہا کرتے تھے، پاکستان بنتے ہی ناکام حسرتوں کو کاندھے پر اٹھائے ہوئے اور ہوس اقتدار جیسی منحوس بدبودار خواہش لئے ہوئے، پاکستانیوں کا امن وسکون غارت کرنے کے لئے پاکستان میں وارد ہوگئے۔آتے ہی قائداعظم کے پاکستان کی بربادی کا سامان قرارداد مقاصد کی صورت میں کردیا۔پاکستانیوں کو مسلمان بنانے اور انہیں اسلامی نظام کا تحفہ دینے کے چکر میں پاکستانیوں جیسی عظیم اور محبِّ وطن قوم کو دہشت گردوں کے حوالے کردیا ہے۔اور ان تفرقہ بازوں کی اسلامی نظام لانے کی خواہش کے متعلق جناب عطاالحق قاسمی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اسلامی نظام کا نفاذ اور اس نوع کے دوسرے وعدے تو برس ہا برس سے سیاسی اور دینی جماعتوں کا وجود قائم رکھے ہوئے ہے۔اسلامی نظام کے قیام کا وعدہ جس کے بارے میں خود دعویٰ کرنے والوں کو بھی یقین ہے کہ یہ وعدہ ان کی زندگی میں کیا، اللہ میاں کی زندگی میں بھی پورا نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ میاں کو پتہ ہے کہ یہ کون سے اسلامی نظام کی بات کر رہے ہیں۔''ایک دوسرے موقع پر آپ لکھتے ہیں کہ ''ہم نے اسلام کے خوبصورت چہرے پر مذہبی جنونیت کا تیزاب پھینک کر اسے مسخ کردیا ہے جن لوگوں نے تنگ دلی کی یہ آگ بھڑکائی ہے ان سے یہ آگ بجھانے کی توقع نہ کریں بلکہ اسلام کے سچے عاشق آگے بڑھیں اور اسلام سے بیزار ہوتی ہوئی نئی نسل کو بتائیں کہ اصل اسلام وہی ہے جو خدا نے رسولؐ پر اتارا اور حضورؐ اور خلفائے راشدین کے زمانے میں جس کی عملی شکل سامنے آئی۔موجودہ اسلام چند سنگدلوں کی تخلیق ہے۔'' پھر فرماتے ہیں اور درست فرماتے ہیں ''کیا آپ کو علم ہے کہ جماعت اسلامی ملک میں ''اسلامی نظام'' کا نفاذ چاہتی ہے۔مولانا شاہ احمد نورانی کی جماعت ''اسلامی نظام'' نہیں ''نظام مصطفیٰ'' کے نفاذ کی خواہش مند ہے۔مولانا طاہر القادری متذکرہ دونوں نظام نہیں چاہتے بلکہ وہ ''مصطفوی انقلاب'' برپا کرنا چاہتے ہیں۔'' لطف کی بات ہے کہ ''اسلامی نظام'' جیسی نہ پوری ہونے والی خواہش کا اظہار کرنے والے ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں۔مولانا کوثر نیازی اپنی کتاب اور لائن کٹ گئی میں لکھتے ہیں کہ ''ایک دفعہ پی۔این۔اے کے تفادات کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرنے کی غرض سے میں نے ایک جلسہ عام میں چیلنج دیا کہ اگر یہ لوگ نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں اتنے ہی مخلص ہیں اور اس کا اتحاد بھی خلوص نیت پر مبنی ہے۔تو مولانا شاہ احمد نورانی، مفتی محمود کے پیچھے نماز ادا کر کے دکھائیں اور پھر اس کی قضا بھی ادا نہ کریں۔(یہ وار بہت سود مند ثابت ہوا تھا۔کیونکہ یہ دونوں حضرات ایک دوسرے کی امامت میں نماز پڑھنا گناہ جانتے تھے۔) ۲۰۰۹ء میں سرگودھا میں اتحاد بین المسلمین کانفرنس کے موقع پر اذان مغرب کے بعد تمام فرقوں کے علماء کرام الگ الگ نماز مغرب ادا کر کے اتحاد بین المسلمین کا نمونہ عوام کے سامنے پیش کیا۔مولانا شاہ احمد نورانی نے مولانا سمیع الحق کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا تھا ''وہ ایک

کروڑ روپے، رائیونڈ میں زمین کے ٹکڑے اور سینٹ میں ایک سیٹ کے وعدے کے لالچ میں آ کر نواز شریف سے جا ملے۔'' جواب میں سمیع الحق نے کہا'' ان لوگوں نے شہباز شریف سے دس لاکھ روپے وصول کئے ہیں۔'' (نوائے وقت ۲۵ مئی ۱۹۹۳ء صفحہ ۶) اور اسلامی نظام کا نعرہ لگانے والوں ہی کے متعلق جناب نذیر ناجی لکھتے ہیں کہ'' نفاذ اسلام کا نعرہ سب سے پہلے جنرل یحییٰ خان کے دور حکومت میں لگا۔ اور اندازہ تھا کہ بڑی تعداد میں مذہبی جماعتیں اسمبلی میں آئیں گی۔ جب انتخابی نتائج سامنے آئے تو اسلام کے نام پر ووٹ مانگنے والوں کا صفایا ہو گیا۔ بھٹو صاحب اچھی طرح ایک موثر اور مستحکم حکومت چلا رہے تھے۔ مذہبی جماعتوں کے ایک چھوٹے سے گروہ نے احمدیوں کے خلاف تحریک شروع کی۔ خُدا جانے بھٹو صاحب کو کیا سوجھی کہ اُنھوں نے پہلی مرتبہ (۱۵۰۰ سال میں) کسی جمہوری ملک کے آئین میں شہریوں کے مذہب کے بارے میں فیصلہ دے دیا کہ کون مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں ہے؟ اس کے بعد بھی قومی اتحاد شکست کھا گیا۔ بھٹو کے بعد ضیاء الحق نے اسلام کے نعرے سے امریکیوں کے پیسے اور اسلحے سے مجاہدین کی مدد کی۔ اب تحفظ ناموس رسالت کا نعرہ اگلے انتخابات کی تیاری کا حصہ ہے۔'' ڈاکٹر اسرار نے فرمایا تھا کہ'' ہمارے ہاں تو یہ ہوتا ہے کہ ہر مذہبی جماعت کسی سیکولر جماعت کے ساتھ جڑ جاتی ہے لیکن دو مذہبی جماعتیں آپس میں نہیں جڑ تیں۔'' حقیقت بھی یہی ہے کہ اسلامی نظام کے خواہش مند اکٹھے کھانا کھاتے ہیں، تصویریں بنواتے اور نماز علیحدہ علیحدہ پڑھتے ہیں۔

قرارداد مقاصد کی ناکامی ۱۹۵۳ء میں برپا کی جانے والی شورش کی ناکامی ۱۹۷۱ء کے انتخابات میں ذلت آمیز ناکامی، آئین میں اسلامی شقیں شامل ہونے کے باوجود عوام کا انہیں عزت نہ دینا، ضیاء الحق کی جانب سے اسلام پسندی کے منافقانہ نعرے تو فضاؤں میں گونجتے رہے اور آمر کی جانب سے مولویوں کی ڈینگیانہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے نت نئے آمرانہ آرڈیننسوں کا اجراء تو ہوتا رہا، مگر اقتدار حاصل کرنے میں ناکام رہنا، اسلام کے ٹھیکیداروں کے لئے عذاب بن چکا ہے۔ ان ناکامیوں اور نامرادیوں نے نام نہاد مولویوں کو ایسا جھٹکا دیا ہے کہ وہ ہوش و ہواس سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ ناکام خواہشوں اور نامراد حسرتوں کی لاشیں اٹھانے والے جنون کی آخری منزل تک پہنچ چکے ہیں۔ ہوس اقتدار نے انہیں خونی درندے بنا دیا ہے۔ اب وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں بسنے والے ان تمام افراد کو سزا دیں جو ان کے اقتدار کے ایوانوں تک پہنچنے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اب تک ۷۰ ہزار پاکستانی اپنی مزاحمت اور شرافت کی قیمت ادا کر چکے ہیں۔ حیف صد حیف ان حکمرانوں پر جو ان معصوم افراد کی لاشوں پر بیٹھ کر مذاکرات کا راگ آلاپ رہے ہیں۔ چند مٹھی بھر دہشت گرد جو اسلامی اور سیاسی کہلانے والی اقتدار کی بھوکی جماعتوں کی شہہ پر معصوموں کے گلے کاٹ رہے ہیں انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ ان کا ظالمانہ عمل انہیں کے گلے پڑے گا، دنیا و آخرت ان کے لئے عذاب بن جائے گی۔'' اسلامی نظام'' کے کھوکھلے نعرے کو چھوڑ کر حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی بنانے کی کوشش کرنا ہی شریعت محمدیؐ کی اصل ہے۔'' مولانا'' عبدالعزیز کا اسلامی نظام ہو یا'' مولانا'' سمیع الحق یا کسی اور'' مولانا'' کا اسلام ہو وہ رد کئے جانے کے لائق ہے بلکہ اسے دیوار پر دے مارنا چاہیئے۔ سینے سے لگائے جانے کے قابل وہ اسلام ہے جسے رسول خدا ﷺ نے ہمیں خود عمل کر کے بتایا۔ اور وہ اسلام ہمیں انسانیت، اعلیٰ اخلاق، قوت برداشت، عاجزی، انکساری، رواداری، ملنساری، محبت، حیا، امن و آشتی اور اتحاد کی تعلیم دے کر ہمیں ایک دوسرے کے بھائی بناتا ہے نہ کہ دشمن۔ ہمیں ہمارا اسلام بتاتا ہے کہ قتل و غارت گری شیطانی گروہ کی من پسند کاروائیوں میں سے ایک غلیظ کاروائی ہے۔ ہمیں ہمارا اسلام بتاتا ہے کہ ایک انسان کا قتل تمام انسانیت کا قتل ہے۔ ہمیں ہمارا اسلام بتاتا ہے کہ مذہب اسلام سراسر سلامتی کا مذہب ہے۔ ہمیں ہمارا اسلام سکھاتا ہے کہ صرف خدا سے مانگو اور اسی سے مدد مانگو۔ سب قدرتوں کا مالک صرف اور صرف اللہ ہے، اللہ ہی سے ڈرو۔ ہمارا اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے سے ہی ہماری نجات ممکن ہے۔

اگر حکومت وقت کی دوغلی پالیسیوں کا جائزہ لیا جائے تو ایک حقیقت تو واضح طور پر نظر آتی ہے کہ نواز شریف ہر حالت میں پانچ برس حکومت کرنا چاہتے ہیں بے شک پانچ برس بعد ان کی حکومت کے ساتھ ہی پاکستان کا شیرازہ بھی بکھر جائے۔ حکومت وقت اور دوسری مذہبی و سیاسی جماعتوں (چند جماعتوں کے علاوہ) سے اپیل کرنے کو دل نہیں مانتا کہ وہ ظاہری اور باطنی طور پر دہشت گردوں کی ترجمان بن چکی ہیں۔ صرف فوج ہی ایک ایسا ادارہ ہے جو اس بات کی صلاحیت رکھتا ہے کہ ان تمام منفی قوتوں کو ملیامیٹ کر دے جو اسلام اور پاکستان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگانے کے درپے ہیں۔ ہم پاکستان کی بہادر اور محبّ وطن فوج سے درخواست کرتے ہیں کہ فوری طور پر ایسا آپریشن شروع کیا جائے جو پاکستان کے تمام ٹیومر صفت دشمنوں کو بے دردی کے ساتھ نیست و نابود کر دے۔ الطاف حسین کی اُس اپیل پر بھی اگر عمل کرنا پڑے تو گریز نہ کیا جائے جس میں الطاف حسین نے کہا ہے کہ میں فوج سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ان دہشت گردوں کا نہایت سختی سے خاتمہ کر دے، اگر حکومت وقت بھی اس آپریشن کی راہ میں روڑے اٹکائے تو اسے بھی ختم کر دیں۔ ہم اتنا اضافہ کر دیتے ہیں کہ ایسی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کو بھی ملیامیٹ کر دیا جائے جو دہشت گردوں کو سیاسی، مالی اور جذباتی مدد فراہم کرتی ہیں، اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

بھرم کھل جائے ظالم تیرے قامت کی درازی کا اگر اس طرہ پُر پیچ و خم کا پیچ و خم نکلے

ہومیو پیتھک نسخہ جات

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو آخری بیماری میں سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا: جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں کے پتّے گرتے ہیں۔ (صحیح بخاری، کتاب المرض، باب شدۃ المرض)

ڈپریشن:

ڈپریشن کے لیے اورم میور ۲۰۰ ہفتہ میں تین بار یا پیسی فلورا مدر ٹنکچر پانچ قطرے آدھے گلاس پانی میں ملا کر روزانہ دو بار۔

ڈپریشن کے لئے Nux vomica 30 چند دن روزانہ بعد میں Lacesis اور Arsenic ایک ایم طاقت میں ہفتہ وار چند خوار اکیں اور اس کے ساتھ Aurum Mur، Natrum Mur اور Amber gracea ملا کر ۲۰۰ طاقت میں روزانہ ایک بار چند دن تک۔ ۳۰ اوینا سٹائیوا+ ۳۰ پیسی فلورا ۳۰ + زنکم والیر یانیکم ۳۰ ملا کر روزانہ تین بار لینا ڈپریشن کے لئے مفید نسخہ ہے۔ اس نسخہ کے ساتھ اورم مٹیلیکم ۲۰۰ بھی ہفتہ میں دو بار لینا چاہیے۔ (یہ نسخہ مرگی ، ہسٹریا اور اگر شدید سر درد کی وجہ سے نیند نہ آئے کیلئے بھی مفید ہے)

اگر مریض کو یہ خیال ہو کہ وہ پاگل ہو جائے گا یا مجھے کچھ ہو جائے گا اور سمجھنے لگے کہ میں فلاں چیز ہوں اور یہ خیال دماغ سے ہٹنے کا نام نہ لیں۔ للیم ٹگرینم (اس مرض میں گہری اُداسی اور ڈپریشن کے دورے بھی ہوتے ہیں اور مریض یہ بھی سمجھتا ہے کہ اسے کوئی سمجھا ہی نہیں)

ڈپریشن کم کرنے کے لئے نٹرم سلف اور میگ فاس بھی مفید ادویات ہیں۔ ۶ ایکس طاقت میں روزانہ تین چار بار باری باری استعمال کرنا چاہیے۔

پیاس نہ ہو لیکن ٹھنڈا پانی پینے سے سکون ملے، ٹھنڈا کھانا کھانے کی خواہش ہو، معدے کی تکلیفیں شام کے وقت زیادہ ہوں اور ذہنی اور ڈپریشن اور اداسی کے دورے بھی شام کو پڑیں۔ پلسٹیلا۔

دانت درد:

دانت درد کے لیے Calc.Phos، Mag.Phos، Kali Phos اور Silicea ملا کر چھ ایکس طاقت میں روزانہ تین چار بار چند دن تک۔ اگر دانت کے اعصاب میں شدید درد ہو تو۔ Guaiacum 30 ۔ مسوڑھے متورم اور سوجے ہوئے ہوں تو۔ Mercurius Sol. 200 ۔ دانت میں شدید درد ہو اور کیڑا لگا ہوا ہو تو درج ذیل نسخہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

Merc.Sol+Kreosotum+Hypericum+Belladonna=30

جوڑوں کا درد:

جوڑوں کے درد Rheumatism کے لئے درج ذیل نسخہ مفید ہے۔

1. Caulophylum+Bryonia=200

2. Arnica+Rhustox=200

باری باری ہفتہ میں ایک بار۔ اور Benzoic Acid 30 دن میں تین بار۔

مقعد کی خارش اور بواسیر:

مقعد میں خارش ہو کدو دانوں کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے سرسوں کا تیل لگانا مفید ہوتا ہے۔ مقعد میں جلن، چھوٹی چھوٹی کرچیاں بھری ہونے کا احساس، اجابت سخت، خشک اور مشکل سے خارج ہو اور بعد میں درد ہو۔ Aesculus 200 or 30

جب دیرینہ بواسیر قبض کے ساتھ ہو، بواسیر میں خارش اور کمر درد ہو، کمر درد کے ساتھ کانچ نکلتی ہو اور بواسیری مسوں میں شدید درد ہو تب یہ نسخہ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ CarduusMarianus، Arnica، Collinsonia Cannadensis, Calc.Flour اور Aesculus Hip ملا کر ۳۰ طاقت میں لینا بہت مفید ہے۔

بادی یعنی غیر خونی بواسیر کے لیے Sulphur 30 صبح، Belladonna 30 دوپہر اور Nux Vomica 30 رات سونے سے پہلے۔ جب بواسیر خونی ہو تب یہ نسخہ مفید ثابت ہوتا ہے۔ Millefolium، Belladonna اور Aconitum Napellus ملا کر ۳۰ طاقت میں روزانہ تین بار۔ Sulphur 200 اور Nux Vomica 30 ادل بدل کر دینا بھی مفید ہے۔ فائدہ نہ ہو تو Psorinum 200 اور Bacillinum 200 ملا کر روزانہ ایک بار ایک ہفتہ بعد میں ہفتہ وار اور ساتھ Phosphorus 30 دن میں ایک دو بار اور Arsenic 200 بھی روزانہ ایک دو بار۔

تکلیف دہ مرض بواسیر کے لیے Alumina1000 ہفتہ وار ایک خوراک اور Sulphur+Pyroginum=200 چند دن ہر صبح ایک خوراک اور رات سونے سے قبل Bryonia+Millefolium+Nux Vomica=30

شدید قبض کے لئے رات کو نکس وامیکا ۳۰ لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالشل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

طب نبوی ﷺ

☆ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مختلف امراض کے علاج بیان فرمائے چند مقدس ارشادات رسول اللہ ﷺ پیش خدمت ہیں۔

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''کلونجی ہر مرض کے لئے شفا ہے، سوائے موت کے۔'' (مسلم)

☆ حضور ﷺ کو جب کبھی سر درد ہوا کرتا، آپ ؐ سر پر مہندی لگایا کرتے اور فرمایا کرتے ''یہ اللہ کے فضل سے ضرور فائدہ کرے گی۔'' (ایسا سر درد بادی کی وجہ سے ہوتا ہے)

☆ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کو تمام مشروبات میں سے دودھ مرغوب تھا۔

☆ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر انار میں جنّت کے پانی کا ایک قطرہ ضرور ہوا کرتا ہے۔

☆ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''اے لوگو! کدو کھانے کی عادت ڈالو کیونکہ یہ دماغی قویٰ کو مضبوط کرتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں کدو ڈال دیا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کو استوار کرتا ہے۔

☆ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! کھانے کو نمک کے ساتھ شروع کرو اور نمک ہی کے ساتھ ختم کرو، کیونکہ نمک میں ستّر امراض کے لئے شفا ہے۔ ان امراض میں جنون، جذام، پیٹ درد اور دانتوں کا درد ہیں۔''

☆ جنگ احد کے موقع پر جب ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ زخمی ہو گئے تھے تو رخسار سے بہنے والا خون کسی طریقے سے بھی بند نہ ہو پا رہا تھا تو رسول اللہؐ کے ارشاد مبارک کے مطابق بوریئے کا ایک ٹکڑا جلا کر زخم میں بھرا تو خون بند ہو گیا۔

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ اور حضرت زبیر بن العوامؓ کو خارش ہوئی۔ حضور ﷺ نے ان کو ریشمی کرتہ پہننے کی اجازت دی۔

دانتوں کے مسائل (دیسی نسخے)

☆ اگر دانت پیلے ہوں تو میٹھا سوڈا ٹوتھ برش پر لگا کر دانت برش کرنے سے دانتوں کا پیلا پن جاتا رہے گا۔

☆ اگر دانت میں درد ہو تو لونگ کے باریک سفوف کو لیموں کے رس میں ملا کر دانتوں پر ملیں درد ختم ہو جائے گا۔

☆ لہسن کو پیس کر دانت کے سوراخ میں بھر دینے سے دانت درد ختم ہو سکتا ہے۔ پانی میں نمک ملا کر ہر روز کلیاں کرنے سے دانت درد نہیں ہوتا۔

☆ لیموں کے چھلکے سے دانت صاف کرنے سے دانت درد کی شکایت دور ہو سکتی ہے اور دانتوں کی پیلاہٹ بھی دور ہو سکتی ہے۔

☆ اگر کھٹی چیز کھانے سے دانت کھٹے ہو جائیں تو کھٹا پن دور کرنے کے لئے فوراً گرم روٹی کا نوالہ کھا لینا چاہیے۔

☆ دو تولہ لیموں کا رس ایک گلاس پانی میں ڈال کر صبح کے وقت کلی کرنے سے منہ کی بدبو دور ہو سکتی ہے۔

☆ دانت کمزور ہوں، دانتوں سے خون آتا ہو یا ٹھنڈا اور گرم لگنے کی شکایت ہو تو مہندی کے پتوں کو پانی میں رات بھر بھگو دیں۔ اس پانی کو چھان کر اس سے دن میں تین چار بار کلیاں کریں۔ انشاءاللہ آفاقہ ہوگا۔

☆ ہمارے نبی کریم ﷺ جب کھانا کھاتے تھے تو اچھی طرح چبا چبا کر کھایا کرتے تھے۔ زیادہ چبانے سے معدے پر بوجھ کم پڑتا ہے۔ دانتوں کی مشق ضروری ہے۔ دائیں اور بائیں طرف کے دانتوں کو یکساں طور پر استعمال کرنا چاہیے اس طرح دانتوں کی ورزش بھی ہو جاتی ہے اور جبڑوں کی بھی۔ نئی تحقیق کے مطابق لقمہ کو چالیس مرتبہ چبانا چاہیئے جس سے دانتوں اور جبڑوں کی ورزش کے علاوہ معدہ کو بھی اضافی کام نہیں کرنا پڑتا۔

☆ دن میں کم از کم دو مرتبہ دانت صاف کرنے چاہئیں۔ اور ہر کھانے کے بعد اچھی طرح کلی کرنا بھی دانتوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

پیشوا ھومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیرنگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں، یا خط لکھیں، براہ راست جواب کے لئے جوابی لفافہ بھیجئے۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک: روزانہ 13.00 PM تا 17.30 PM بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM ...2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ

Tel.020.36747909 E-mail. peshwaltd@gmail.com

/ میڈیکل نیوز /

☆ گلوبل برڈن آف ڈیزیز سٹڈی ۲۰۱۰ء کے مطابق دو اعشاریہ ایک ملین افراد ہوا میں آلودگی کے باعث ہر سال قبل از وقت مرجاتے ہیں۔

☆ پچھلے ۵۰ سال میں ۲۰ ملین امریکن باشندے تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ایک نئی رپورٹ کے مطابق پانچ لاکھ امریکن تمباکو نوشی کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں اور مزید سولہ لاکھ امریکن تمباکو نوشی کی وجہ سے ہونے والی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بیس سال پہلے مرد تمباکو نوشوں کی تعداد عورتوں سے دوگنا تھی مگر نئی رپورٹ کے مطابق تمباکو نوش عورتیں بھی اسی تعداد میں مر رہی ہیں جس تعداد میں مرد تمباکو نوش مر رہے ہیں۔ تمباکو نوشی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں میں پھیپھڑوں کا کینسر، سی۔ او۔ پی۔ ڈی اور دل کی بیماریاں اہم ہیں زیادہ تر اموات انہیں عوارض کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

☆ ورلڈ کینسر رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ آئندہ دو دہائیوں میں کینسر کے مریضوں کی سالانہ بنیادوں پر تعداد ۲۲ ملین تک پہنچنے کا امکان ہے۔ اس وقت رپورٹ کے مطابق پوری دنیا میں کینسر کے مریضوں کی سالانہ تعداد ۱۴ ملین ہے۔

☆ ہر سال ۱۸ لاکھ لوگ پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا ہوتے ہیں، جن میں سے ۱۶ لاکھ مرجاتے ہیں۔ چھاتی کے کینسر میں سالانہ ۱۷ لاکھ افراد مبتلا ہوتے ہیں۔ باؤل کینسر کے مریضوں کی تعداد سالانہ ۱۴ لاکھ اور جگر کے کینسر اور پیٹ کے کینسر کے مریضوں کی تعداد سات لاکھ سالانہ ہے۔ ہر سال ایک لاکھ پچھتر ہزار بچے کینسر کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ کینسر کے ستر فیصد مریضوں کا تعلق افریقہ، ایشیا، اور سنٹرل اینڈ ساؤتھ امریکہ سے ہے۔

☆ ماہرین نے بتایا ہے کہ کینسر جیسے مرض سے بچنے کے لئے سگریٹ نوشی، شراب نوشی اور شکر خوری کو خیر آباد کہنا ضروری ہے۔ اسی طرح مہلک امراض کو دور بھگانے کے لئے باقاعدگی سے ورزش کرنا بھی نہایت اہم ہے۔

☆ کونسلز نے ایسے لوگوں کو بھی بلیو بیج دینے کا فیصلہ کیا ہے جو موٹا ہونے کی وجہ سے ۵۰ میٹر سے زیادہ نہ چل سکتے ہوں۔

☆ ایڈز ایک ایسی بیماری ہے جو انسانی جسم کے دفاع کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ معمولی بیماری بھی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ اس بیماری کا ابھی تک کوئی مکمل علاج دریافت نہیں ہوا ہے۔ پاکستان میں ایچ آئی وی پوزیٹو جیسے مہلک عارضے کا علاج جاہل ان پڑھ، لوگوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ نوجوان کم عمر لڑکیوں کی آبروریزی کرنے سے صحت یاب ہو جائیں گے۔ جبکہ ایسا ہونا قطعاً ممکن نہیں ہے بلکہ ایڈز کے ساتھ ساتھ اخلاقی موت کے علاوہ ایک صحت مند وجود بھی ایڈز جیسی مہلک بیماری کا شکار ہو جاتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ صحت نے انکشاف کیا ہے کہ دنیا بھر میں ایڈز سے متاثرہ مریضوں کی تعداد ۵ کروڑ ہو گئی ہے۔ گزشتہ برس اس مرض سے ۴۵ لاکھ افراد متاثر ہوئے تھے ۲۰۱۲ء میں ۵۰ لاکھ افراد ایڈز کے وائرس کا شکار بنے ان میں بارہ لاکھ سے زائد مسلمان تھے۔

☆ ٹائمز نے ایک ریسرچ رپورٹ کے حوالے سے لکھا ہے کہ دہی کھانے سے ذیابیطس یعنی شوگر مرض ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

☆ ۱۰ فیصد افراد کے ہاتھ اتنے گندے ہوتے ہیں اور اُن کے ہاتھ ویسے ہی جراثیم اور بیکٹیریا سے بھرے ہوتے ہیں جتنے جراثیم کسی گندے بیت الخلاء میں پائے جاتے ہیں۔ کوئین میری یونیورسٹی آف لندن میں کی گئی ریسرچ کے مطابق دس فیصد بینک کارڈز اور ۱۴ فیصد نوٹس پر مہلک بیت الخلاء والے جراثیم پائے گئے۔

☆ ہیلتھ آرگنائزیشن کے ایک گروپ نے کہا ہے کہ سکول بوائز کو کینسر کی مختلف اقسام سے محفوظ رکھنے کے لئے انہیں ویکسین دی جانی چاہیے۔

☆ ٹیلی گراف کی ایک رپورٹ کے مطابق اسپتال کے بجائے گھر میں پیدا ہونے والے بچوں کی موت کے امکانات چار گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ماں پہلی مرتبہ ماں بن رہی ہو تو نومولود کے مرنے کے امکانات سات گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ محققین نے گھر میں بچوں کی پیدائش پر سخت تنبیہ کی ہے اور مشورہ دیا ہے کہ ہر صورت میں اس سے بچنے کی کوشش کریں کہ گھر میں ڈلیوری ہو۔ گھر میں بچے کی پیدائش ماں اور بچے کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اسپتالوں میں بچوں کی اموات کے امکانات دس ہزار میں تین اعشاریہ دو فیصد ہیں جبکہ گھروں میں پیدا ہونے والے دس ہزار بچوں میں بارہ اعشاریہ ۶ فیصد موت کا امکان ہوتا ہے۔ (سولہ ملین بچوں پر یہ تحقیق کی گئی تھی)

فاسٹ فوڈ (JUNK FOOD) کی تباہ کاریاں

فاسٹ فوڈ جسے Junk Food یا کچرا خوراک بھی کہا جاتا ہے، کا رواج بڑی تیزی کے ساتھ تمام دنیا میں فروغ پا رہا ہے۔ چلتے پھرتے کھائی جانے والی یہ سستی خوراک بڑی تیز رفتاری کے ساتھ مہلک بیماریوں کا تحفہ بھی دنیا کو دے رہی ہے۔ یہ کچرا خوراک بچوں کے لئے سب سے زیادہ خطرناک ہے۔ اس خوراک سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کینسر، ہیپا ٹائٹس، ذیابیطس ٹائپ ٹو، موٹاپا اور دل کے امراض سرفہرست ہیں۔ مختلف ریسرچ سٹڈیز کے مطابق جن بچوں کو ابتداء ہی سے فاسٹ فوڈ کی چاٹ لگ جاتی ہے ان کی ذہنی وجسمانی نشوونما کی رفتار کم ہو جاتی ہے اور کم عمری میں موٹاپے، بلڈ پریشر اور ذیابیطس جیسے مہلک امراض کے شکار ہو جاتے ہیں۔ فاسٹ فوڈ تیار کرنے والی کمپنیاں صارفین کے حقوق کا تحفظ کرنے والی تنظیموں کی حق پرستانہ آواز کو دبا دیتی ہیں۔ جہاں ان بااثر کمپنیوں کے خلاف آوازیں بلند ہو رہی ہیں وہیں فاسٹ فوڈ انڈسٹری بھی بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ صرف امریکہ میں اس صنعت پر ہونے والی سرمایہ کاری کا حجم ایک سو دس ارب سے زیادہ ہے۔ غریب ممالک میں فاسٹ فوڈ کی تیاری میں عالمی معیار نہ ہونے کی وجہ سے بیماریوں نے بھی اپنے پنجے نہایت سختی سے گاڑ لئے ہیں۔ سب سے زیادہ فاسٹ فوڈ کی تباہ کاریاں پاکستان میں دکھائی دیتی ہیں جس کی وجہ فاسٹ فوڈ کی تیاری میں مردہ جانوروں کے گوشت، غیر معیاری مصالحہ جات اور ناقص اور غلیظ تیل سمیت دیگر ناقص اجزاء کا استعمال ہے۔

W.H.O کی گزشتہ برس شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہر برس دنیا بھر میں کینسر کے ایک کروڑ ۲۶ لاکھ ۶۷ ہزار پانچ سو کیسیز سامنے آرہے ہیں اور ان میں سے چھیاسٹھ فیصد افراد میں سرطان کی بنیادی وجہ یہی فاسٹ فوڈ ہے۔ یوں کچرا خوراک کے استعمال سے سالانہ تراسی ہزار ساٹھ ہزار سے زائد افراد مختلف اقسام کے کینسر میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ اسی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ فاسٹ فوڈ کی وجہ سے کینسر میں مبتلا ہونے والے پچاس فیصد افراد کا تعلق ترقی پذیر ممالک سے ہے۔ یاد رہے فاسٹ فوڈ میں برگر، چکن فرائز، پیزا، بروسٹ برگر، ڈونز اور اور رنگ برنگے ڈرنکس شامل ہیں۔

امریکہ کے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی تحقیق کے مطابق فاسٹ فوڈ کا براہ راست تعلق انسولین کی کمی سے ہے اور فاسٹ فوڈ کے استعمال سے شوگر جیسے مہلک مرض کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ ایوری ڈے ہیلتھ ڈاٹ کم کا کہنا ہے کہ فاسٹ فوڈ ذیابیطس ٹائپ ٹو کا سب سے بڑا سبب ہے۔ حاملہ خواتین کے لئے بھی فاسٹ فوڈ نہایت مہلک ہے۔ حاملہ خواتین کو اپنی صحت اور پیدا ہونے والے بچے کی صحت وعافیت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے فاسٹ فوڈ سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔ فاسٹ فوڈ میں موجود چکنائیاں اور نمکیات جسم کے تمام نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ جہاں فاسٹ فوڈ کے اجزاء میں سوڈیم اور کولیسٹرول کی مقدار ضرورت سے بہت زیادہ ہوتی ہے وہاں ان غذاؤں میں فائبرز، وٹامنز، کاربوہائیڈریٹس سمیت دیگر غذائی اجزاء کی مقدار نہایت کم ہوتی ہے۔

یقیناً اس طرح کی کچرا خوراکیں انسانی صحت کے لئے نہایت تباہ کن ہیں اور انہیں روزانہ کی بنیاد پر استعمال کرنے والے افراد کو ہیپا ٹائٹس، شوگر، معدہ وآنتوں کا کینسر اور دل کے امراض میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حلال، پاک وطیب خوراک کھانے کی توفیق دے اور فضول خرچی سے بچائے۔ آمین۔

خوشخبری

ہومیوفزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیوپیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیوپیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

موصوف کی دیگر تصنیفات **علماء سُو، وارثانِ ابو جھل** اور **سائبان** بھی دستیاب ہیں۔

Mob.07792998973 : Tel. 020.36747909 : E-mail. peshwaltd@gmail.com

قصر الزہرا یا مدینۃ الزہرا

اندلس کے مسلمان حکمران خلیفہ عبدالرحمان الثالث نے اپنی عیسائی بیوی زہرہ کے لئے قرطبہ سے چار میل کے فاصلے پر جبل العروس کے پرفضا دامن میں ایک عظیم الشان محل تعمیر کرایا۔ یہ اس قدر وسیع عمارت تھی کہ اسے قصر الزہرہ کے بجائے مدینۃ الزہرا کہا جانے لگا تھا۔ اس محل کی وسعت کا اندازہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ اس کے احاطے کی دیواروں میں پندرہ ہزار بلند اور شاندار دروازے تھے۔ اس محل کا طول چار میل اور اور عرض قریباً تین میل تھا ۳۲۵ھ سے اس قصر کی تعمیر شروع ہو کر ۳۵۰ھ میں پچیس سال کے اندر ختم ہوئی۔ ۱۰ ہزار معمار، ۴ ہزار اونٹ اور خچروں سے روزانہ اس کے بنانے میں کام لیا جاتا تھا۔ یہ قصر ۴ ہزار تین سو سولہ برجوں اور ستونوں پر جو سنگ مرمر وغیرہ قیمتی پتھروں کے بنے ہوئے تھے قائم تھا۔ ان ستونوں میں سے بعض ستون فرانس و قسطنطنیہ وغیرہ کے بادشاہوں نے ہدیۂ عبدالرحمان ناصر کی خدمت میں بھیجے تھے۔ ماہر انجینئروں کو بھیج کر سنگ مرمر کی ایک مقدار افریقہ سے منگوائی گئی تھی۔ ایک سب سے بڑا فوارہ جو سونے کا معلوم ہوتا تھا اور اس پر نہایت خوشنما نقش و نگار تھے جو احمد یونانی اور ربیع پادری قسطنطنیہ سے لائے تھے۔ ایک فوارہ سنگ سبز کا ملک شام سے منگوایا گیا تھا۔ بارہ پرند اور چرند جانوروں کی صورتیں مختلف جواہرات اور سونے کی بنی ہوئی اس میں لگائی گئی تھیں۔ ہر جانور کے منہ میں چونچ میں سے پانی کا فوارہ بلند ہوتا تھا۔

اس محل کا حصہ قصر الخلفاء بھی قابل دید تھا۔ اس کی چھت خالص سونے اور ایسے شفاف سنگ مرمر سے بنی ہوئی تھی کہ دوسری طرف کی چیز مثل آئینہ کے نظر آتی تھی۔ یہ چھت باہر کی جانب سونے چاندی کے سفالوں سے سجی ہوئی تھی۔ اس کے وسط میں ایک خوبصورت مرصع فوارہ نصب تھا۔ جس کے سر پر وہ مشہور موتی جڑا ہوا تھا۔ جس کو شہنشاہ یونان نے بطور تحفہ عبدالرحمٰن ثالث کی خدمت میں بھیجا تھا۔ اس فوارے کے علاوہ قصر کے بیچ میں ایک فوارہ نما طشت پارہ سے لبریز رکھا تھا۔ اس قصر کے گرد نہایت خوشنما آئینے ہاتھی دانت کے چوکٹوں میں جڑے ہوئے تھے۔ مختلف اقسام کی لکڑیوں سے مرصع دروازے سنگ مرمر اور بلوری چوکٹوں پر نصب تھے۔ جس وقت یہ دروازے کھول دیئے جاتے اور آفتاب کی شعاع سے مکان روشن و منور ہوتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ وہ اس کی چھت اور دیواروں کی طرف نظر بھر کے دیکھ سکے۔ اس حالت میں اگر پارہ ہلا دیا جاتا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام مکان جنبش میں ہے، جو لوگ اس راز سے واقف نہ تھے، وہ مکان کو فی الحقیقت جنبش میں سمجھ کر بے حد خائف ہوتے۔ مدینۃ الزہرہ کے صدر دروازے پر ملکہ زہرا کا ایک مجسمہ بھی بنایا گیا تھا۔

اس قصر کے انتظام اور نگرانی کے لئے ۱۳ ہزار سات سو پچاس ملازم اور ۱۳ ہزار تین سو بیاسی غلام جو نصاریٰ قوم کے مقرر تھے۔ حرم سرا کے اندر چھ ہزار عورتیں خدمت گزاری کے لئے حاضر رہا کرتی تھیں۔ حوضوں میں روزانہ ۱۲ ہزار روٹیاں، علاوہ اور چیزوں کے مچھلیوں کی خورش کے لیے ڈالی جاتی تھیں، مدینۃ الزہرہ وہ نادر الوجود قصر تھا جس کی وسعت سنگ مرمر کی عمارات، دربار عام و خاص کی شان و شوکت، اس کے باغات کا پرفضا سماں، جہاں ہزارہا فوارے اچھلتے، نہریں اور حوض پانی سے چھلکتے تھے، دیکھنے کے لیے دور دور سے سیاح آتے تھے۔ عربوں نے اس قصر کو اپنی صنعت وحرفت اور دستکاری کی نمائش گاہ بنا دیا تھا۔ افسوس عیسائی وحشیوں نے آئندہ زمانے میں جب قرطبہ پر قبضہ کیا تو سب کچھ برباد کر ڈالا، قبروں کو ڈھا دیا، مقبروں کو بھی مسمار کر کے قبروں تک کو ادھیڑ ڈالا۔ قصر الزہرا کو بھی کھنڈر بنا دیا گیا ہے۔ یاد رہے ۱۰۱۰ء میں بربروں نے جب قرطبہ کا محاصرہ کر لیا تھا تب عبدالرحمان سوم کے تعمیر کردہ مدینہ الزہرا پر حملہ کر کے اس کی تمام آبادی کو تہ تیغ کر دیا اور اسے لوٹنے کے بعد آگ لگا کر ملبے کا ڈھیر کر دیا تھا۔

اندلس کی بربادی کی وجہ مسلمانوں کی آپس میں نااتفاقی، ملائیت کی فرعونیت اور غداروں کے عیسائیوں سے گہرے تعلقات بنے تھے۔ ایسی ہی صورت حال تقریباً تمام اسلامی ممالک کو عصر حاضر میں بھی درپیش ہے۔ فقہی اختلافات نے اندلس کے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے اتنا دور کر دیا تھا کہ وہ کفر کے فتووں سے بھی آگے نکل کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ درج ذیل واقع بھی اس دور کے حالات کی کسی حد تک تصویر کشی کرتا ہے۔

مراطبین کے عہد حکومت میں فقہا کا بہت زور شور تھا۔ یوسف بن تاشقین اور علی بن تاشقین دونوں بادشاہ مالکی مذہب کے پیرو اور فقہا کے بے حد قدر دان تھے۔ بڑے عابد، زاہد اور علم دوست فرمانروا تھے۔ مگر وہ اس معاملے میں اس قدر بڑھ گئے تھے کہ فلسفہ اور علم الکلام کے جانی دشمن مشہور تھے۔ قاضی

عیاض نے شکایت کر کے امام غزالیؒ کی تصانیف کے خلاف دربار شاہی سے احکام جاری کرادیے تھے جن کی رُو سے ہر ایک وہ شخص جس کے پاس سے امام غزالیؒ کی کوئی مصنفہ کتاب برآمد ہو کشتنی و گردن زدنی قرار دے دیا جاتا تھا۔اور انہیں دو بادشاہوں کے دور میں امام غزالیؒ کی کتب کو جلانے کا حکم دیا گیا تھا۔ آج مسلمان اندلس کی تاریخ پڑھ کر مگر مچھ کے آنسو تو بہاتے ہیں مگر موجودہ صورت حال جو اندلس کے حالات سے زیادہ خوفناک ہے اس پر غور نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں اور عوام الناس کو عقل سلیم عطا کرے۔

مسجد قباء (مدینہ طیبہ)

مسجد قباء کو مدینہ طیبہ کی پہلی مسجد ہونے کا شرف حاصل ہے۔مسجد قباء مدینہ طیبہ سے تین کلو میٹر کے فاصلے پر واقع بستی قباء میں واقع ہے۔ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ۸ ربیع الاول ۱۳ نبوی بروز دوشنبہ بمطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو یثرب کی اس بیرونی بستی میں پہنچے اور ۱۴ روز یہاں قیام کیا اور اسی دوران اس مسجد کی بنیاد رکھی۔بعد کے زمانے میں حضرت عثمانؓ، حضرت عمر بن عبد العزیز، عثمانی سلطان محمود ثانی اور شاہ فیصل اس مسجد کی تعمیر نو اور تزئین آرائش جیسا مقدس کام کرتے رہے ہیں۔ ۱۹۷۰ء تک مسجد قباء کا رقبہ ۴۰ میٹر تھا، صرف ایک گنبد اور ایک سادہ مینار تھا۔ ۱۹۸۸ء کی توسیع کے بعد مسجد قباء کا رقبہ ۱۵ ہزار مربع میٹر ہو گیا ہے اور اس میں دس ہزار نمازیوں کی گنجائش ہوگئی ہے۔اس کی چھت پر ۵۸ چھوٹے اور تین بڑے گنبد ہیں اور چار پر شکوہ مینار بھی اس مسجد کی عظمت کو چار چاند لگائے ہوئے ہیں۔پختہ سڑک کے قریب سیدھے تنوں والے کھجوروں کے درخت، لہلہاتے ہوئے سبزے کی کثرت اور رنگ برنگے پھولوں کی قطاریں اس کی دربانی کئے ہوئے ہیں۔یہ وسیع اور خوبصورت مسجد ہے جس کا فرش سنگ سفید کا ہے اور اس پر دیدہ زیب قالین بچھے ہوئے ہیں۔قریب ہی وہ جگہ ہے جہاں رسول خدا ﷺ کی سواری میزبان نبوت حضرت ابوایوب انصاریؓ کے گھر کے سامنے اتری تھی۔ناقہ رسول اللہ ﷺ نے جس جگہ کو پسند کیا تھا آج تک وہ جگہ باغ بہار بنی ہوئی ہے۔مسجد قباء سے ذرا فاصلے پر حضرت سلمان فارسیؓ کا وہ باغ ہے جس میں ہمارے حبیب آقا رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے کھجوروں کے درخت لگائے تھے۔اس شاندار مسجد کے دروازہ پر حبیب خدا حضرت محمد ﷺ کا درج ذیل مقدس ارشاد مرقوم ہے۔

''جو شخص گھر سے پاک صاف ہو کر نکلا اور اس مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھی اسے عمرہ یعنی حج اصغر کا ثواب ہوگا۔''

مسجد کی ایک محراب کے اوپر اور آیت تاسیس مسجد کے نیچے ترکی زبان میں قطعہ تاریخ کندہ ہے جس میں امام المسلمین شاہ جہان سلطان محمود خان کے عجز اور گناہ گاری کا اظہار کر کے خدمت تعمیر کی قبولیت اور بخشش کی دعا کی گئی ہے۔

مسجد قرطبہ (سپین)

مسجد قرطبہ کی تعمیر کا کام عبدالرحمان اول کے زمانہ (۷۸۵ء) میں شروع ہو کر اس کے بیٹے ہشام کے زمانے میں ختم ہوا۔مورخین کے مطابق امیر عبدالرحمٰن روزانہ ایک گھنٹہ مزدوروں کے شانہ بشانہ اپنے ہاتھ سے اس مسجد کی تعمیر کا کام کرتا تھا۔اندلس کے سبھی حکمرانوں نے مسجد قرطبہ کی تعمیر و تزئین میں حصہ لیا ہے، خلیفہ عبدالرحمان ثالث نے بھی پچاس لاکھ روپے مسجد کی آرائش اور تعمیر پر خرچ کئے۔اس مسجد کا طول شرق سے غرب تک پانچ سو فٹ تھا۔اس کی خوبصورت محرابیں ایک ہزار چار سو سترہ سنگ مرمر کے ستونوں پر قائم تھیں۔محراب کے قریب ایک بلند ممبر خالص ہاتھی دانت اور چھتیس ہزار مختلف رنگ اور وضع کی لکڑی کے ٹکڑوں سے بنا اور ہر قسم کے جواہرات سے جڑا ہوا رکھا تھا۔یہ منبر سات سال کے عرصہ میں تیار ہوا تھا۔مسجد کے میناروں پر چڑھنے کے لئے ایک سو سات سیڑھیاں تھیں۔اس مسجد میں چھوٹے بڑے دس ہزار جھاڑ روشنی کے جلا کرتے تھے جن میں تین سب سے بڑے جھاڑ خالص چاندی کے اور باقی پیتل کے تھے۔بڑے بڑے جھاڑوں میں ایک ہزار چار سو اسّی پیالے روشن ہوتے تھے اور ان تین چاندی کے جھاڑوں میں چھتیس سیر تیل جلا کرتا تھا۔تین سو ملازم اور خدام اس مسجد کے لئے متعین تھے۔سپین میں عیسائی حکومت قائم ہو جانے کے بعد مسجد قرطبہ کو اور دوسری مساجد کو گرجا گھروں میں تبدیل کر دیا گیا

تھا۔عیسائی حکومت کی کوشش تھی کہ سپین میں اسلام کی تمام نشانیاں مٹادی جائیں اور کوئی مسلمان نہ رہے۔اور ایسا ہو بھی گیا تھا۔

مقبرہ جہانگیر(لاہور)

مغل بادشاہ جہانگیر ۲۸ صفر ۱۰۳۰ھ بمطابق ۱۶۲۷ء بروز جمعہ عالم فانی سے کوچ کر گیا۔بادشاہ کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اس کی ملکہ نور جہاں نے اپنے خوبصورت باغ دلکشا جو شاہدرہ لاہور میں واقع تھا میں بادشاہ جہانگیر کی تدفین کروائی۔تب سے باغ دلکشا کو مقبرہ جہانگیر کہا جاتا ہے۔ملکہ نور جہاں نے دس برسوں میں دس لاکھ روپے خرچ کر کے جہانگیر کا قابل دید مقبرہ تعمیر کروایا۔اس کا رقبہ ۱۵۵ ایکڑ پر مشتمل ہے، یہ مربع شکل کا باغ ہے، جس کا ضلع ۱۵۳۸ فٹ ہے۔اس میں ۱۶ متوازی شکل کے لان بنے ہوئے اور ہر لان میں ایک فوارہ نصب ہے۔مقبرے کی عمارت باہر سے ہشت پہلو اور اندر سے گنبد نما ہے۔قبر کا تعویز سنگ مرمر کا ہے۔اس پر عقیق، لاحور، نیلم، مرجان اور دیگر قیمتی پتھروں سے گلکاری کی گئی ہے۔تعویذ کے دائیں اور بائیں جانب اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام کندہ کرادئے گئے ہیں۔اندرونی فرش بھی نہایت قیمتی پتھروں سے بنایا گیا ہے۔مقبرہ کے چاروں کونوں پر چار خوبصورت مینار ہیں۔حیرت اور دلچسپی کی بات یہ ہے کہ اس مقبرے کو بادشاہی مسجد لاہور کے میناروں پر سے کھڑے ہو کر دیکھیں تو تین مینار نظر آتے ہیں۔یہ نظر کا دھوکہ نہیں بلکہ دونوں عمارتوں کے درمیان زاویوں کی مماثلت ہے، یعنی چوتھا مینار کسی ایک مینار کے پیچھے مکمل طور پر چھپ جاتا ہے اور یوں چار کے بجائے تین نظر آتے ہیں۔

RH DREAM PHOTOGRAPHY

- Professional Photography
- Cinematic Videography
- Photoshoot Indoor/Outdoor
- Video/Photo Editing

آر ایچ ڈریم فوٹو گرافی

بااعتماد اور باکمال سروس ہمارا نصب العین ہے

Tel. 020 86 3674 7909
Mob. 07792998973

Facebook/rhdreamphotography

PESHWA LTD.

Peshwa is a non.profit organisation seeking to deliver a wheelchair to every child,teen and adult who needs one.

ادارتی صفحہ

’’مقدس‘‘ آئین

۱۹۷۱ء میں مشرقی پاکستان کی آزادی کے بعد جناب ذوالفقار علی بھٹو قوم کو ۱۹۷۳ء میں ایک متفقہ آئین دینے میں کامیاب ہوگئے۔ اور ۱۹۷۴ء میں طاقت کے زعم میں یا اپنی کرسی کو مظبوط کرنے کے لئے اپنے ایک سیاسی فیصلے کو آئین کا حصہ بنا کر آئین کی بے حرمتی کی ایک ایسی بنیاد رکھ دی جس کے نتیجے میں آئندہ آنے والے حکمرانوں نے آئین کو اپنے گھر کی ایسی لونڈی بنالیا جسے کسی بھی مقصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا تھا۔ اسی آئین کی ایسی تیسی کرتے ہوئے ضیاء الحق نے نا صرف بھٹو کی حکومت کا تختہ الٹ دیا بلکہ بھٹو کو اپنی من پسند ججوں کے ذریعہ تختہ دار تک پہنچا دیا۔ اور بڑی رعونت سے برسر اقتدار آتے ہی ترکی کے ایک اخبار کیہان انٹرنیشنل کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ آئین دس صفحوں کی کتاب ہے جس کو میں پھاڑ بھی سکتا ہوں۔ سیاست دان کُتّے ہیں جو میرے پیچھے دم ہلاتے ہوئے آئیں گے۔ پھر اسی ضیاء الحق نے ۹۶ مرتبہ آئین کی بے حرمتی کی اور اسمبلیاں اور جج حضرات بڑی بے شرمی سے اس ساری کاروائی کو نا صرف دیکھتے رہے بلکہ ضیاء الحق کی بے شرم کاروائیوں کا حصہ بننا بھی اعزاز خیال کرتے رہے۔

جب پیپلز پارٹی کے جیالے بھٹو کی موت پر مارے غم کے جل کر مر رہے تھے اور ملٹری کورٹس کی جانب سے ملنے والی سزائیں بھگت رہے تھے اور کوڑے کھا رہے تھے تب دوسری طرف بھٹو کے ستائے لوگ مٹھائیاں تقسیم کر رہے تھے اور جشن منا رہے تھے۔ تیسری طرف نواز شریف، ضیاء الحق کے آئین کی دھجیاں اڑانے پر پھولے نہ سمارہے تھے کہ آئین کی حرمت سے زیادہ انہیں اقتدار کی ہوس تھی۔ جب ضیاء الحق طیارے کے حادثہ میں جل کر خاک ہوگئے تو اس آمر کے مظالم کا نشانہ بننے والوں نے شیرینیاں تقسیم کیں اور سجدہ شکر بجالائے مگر آئین کے نصیب میں عزت و آبرو سے اپنا وجود برقرار رکھنا سراب دکھائی دیتا تھا کیونکہ نواز شریف جنہوں نے ضیائالحق کی انگلی پکڑ کر سیاست سیکھی تھی۔ بانگ دہل اعلان کیا کہ میں ضیاء الحق کے مشن کو جاری رکھوں گا۔ عقل آنے پر نا صرف برسی میں جانا چھوڑ دیا بلکہ اعجاز الحق کو جسے بھائی کہتے تھے ناطہ توڑ لیا۔ اور اپنے اس بیان کہ میں ضیاء الحق کے مشن کو جاری رکھوں گا، اپنی غلطی قرار دے دیا۔ پھر ضیاء الحق جیسے آمر کو آئین کی دھجیاں اڑانے جیسی جسارت پر ہار پہنانے والے بھی آئین کا حلیہ طاقت کے بل بوتے پر بگاڑتے رہے۔ دس سال تک سیاسی حکومتیں آئین کے نازک بدن پر ترامیم کا بوجھ ڈالتی رہیں۔ شاید آئین کو بھی عیاشی کی لت پڑ گئی ہے اسی لئے شاید اسی کے اشارے پر مشرف نے نواز شریف کی حکومت کا تختہ الٹ دیا اور آئین کو اپنی سرپرستی میں لے لیا اور اس آئین سے جی بہلانے کی قانونی طور پر چیف جسٹس پاکستان افتخار چوہدری سے تین برس کے لئے اجازت بھی حاصل کرلی۔ اگر مشرف غدار ہیں تو افتخار چوہدری بڑے مجرم ہیں کہ انہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا اور مشرف کو تین سال کے لئے آئین کو پامال کرنے کی اجازت دی تھی۔ پھر مشرف آئین پر ایسے عاشق ہوئے کہ اسے نو سال تک اپنے جوتے کی نوک پر رکھا۔ ہائے بے چارہ آئین! آج پھر آئین سیاسی حکومت کے قبضے میں ہے، اٹھارہویں ترمیم نے بھی آئین کے نازک بدن بوجھ ہی ڈالا ہے اور عدالتیں اس کے ایک ایک انگ پر فریفتہ نظر آتی ہیں۔ پاکستان کا آئین ایک ایسی گڈی بن چکا ہے جس کے ناک میں سیاست دان، عدالتیں اور فوج اپنے نام کی نکیل ڈال کر اپنے گھر کی لونڈی بنانا چاہتے ہیں۔ آئین کی وہ شقیں جو عوام کی فلاح و بہبود کی طرف راہنمائی کرتی ہیں ان کی طرف کسی کی توجہ نہیں۔ آج کے حکمران جو ضیاء الحق کی پیداوار ہیں یہ کہتے نہیں تھکتے کے آمر مشرف کا جرم نا قابل معافی ہے۔ انہیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا چاہیے کہ کیا وہ بھی آئین کے شکنجے میں آتے ہیں یا نہیں۔ اس مقدس آئین کے مطابق پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے۔ دل پر ہاتھ رکھ کر فیصلہ کریں یا خبریں سن کر فیصلہ کریں کیا پاکستان میں اسلام ہے اور کیا پاکستان میں جمہوریت ہے؟ کیا ایک مسلمان کہلانے والے کو اسلام، کافر کہنے کی اجازت دیتا ہے؟ مذہبی، لسانی اور علاقائی تعصّبات کی اسلام میں گنجائش ہے؟ اغواء برائے تاوان، بچوں سے زیادتی، زنا، لوٹ گھسوٹ، چہروں پر تیزاب پھینکنا، مسجدوں، گرجا گھروں اور دوسری عبادت گاہوں کو بموں سے اڑانا اور جلانا، جنازوں پر اور زائرین کی بسوں کو تباہ کرنا، ملاوٹ اور ذخیرہ اندوزی کر کر کے اس سے عوام دوست آمریت اچھی ہے۔ موجودہ حکومت کے غلط فیصلوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور یوں دکھائی دیتا ہے کہ ایک مرتبہ پھر سیاسی حکومت کی بساط الٹ دی جانے والی ہے۔ ’’مقدس‘‘ آئین پاکستان کا حلیہ اس قدر بگڑ چکا ہے کہ اسے کہنے والے چیتھڑے اور ردی کے ٹکڑے سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یقیناً ہر وہ تحریر جس کے نتیجے میں عوام کو فائدہ پہنچے وہی مقدس کہلا سکتی ہے اس کے خلاف منحوس۔ آئین کی بالادستی اور مشرف غدار ہے کا نعرہ لگانے والے اگر آئین کی شق ۶۲، ۶۳ پر غور کریں اور نام نہاد سیاست دانوں کے افعال پر غور کریں تو شرم سے مر نہ گئے تو پانی پانی تو ضرور ہو جائیں گے۔ اگر ان شقوں پر سختی کے ساتھ عمل کروایا جائے تو ننانوے فیصد لیڈر نا اہل قرار پائیں گے۔ اسی آئین کا آرٹیکل ۹ پاکستان کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق عطا کرتا ہے۔ اور ان کی جان و مال کی ضمانت دیتا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ

خیال بھی ابھی سراب ہے۔اللہ ہمارے ملک پاکستان کو محفوظ رکھے اور عوام کو عقل دے تا کہ وہ کھوٹے کھرے کو پہچان سکیں۔اور خود ساختہ غلامی کی زنجیریں کاٹ دیں اور یہ کبھی نہ کہیں

قریب آؤ دریچوں سے جھانکتی کرنو   کہ ہم تو پابہ رسن ہیں، ابھر نہیں سکتے

بلغاریہ اور رومانیہ

یورپین یونین میں شامل ہونے والے دو ممالک بلغاریہ اور رومانیہ ان دنوں برطانیہ اور جرمنی میں موضوع بحث بنے ہوئے ہیں۔ان ممالک کے باشندوں کو یورپی لیبر مارکیٹ تک رسائی اور فریڈم آف موومنٹ کی اجازت مل جانے پر جرمنی اور برطانیہ میں گہری تشویش پائی جاتی ہے۔جرمنی میں بلغاریہ اور رومانیہ سے بڑی تعداد میں امیگرنٹس کے آنے پر بحث چھڑ گئی ہے۔ان نقل مکانی کرنے والوں کی ریکارڈ تعداد میں جرمنی آمد نے ڈرامائی شکل اختیار کرلی ہے۔جرمنی کے سیاست دانوں کے مطابق ان نقل مکانی کرنے والوں کی آمد سے بہت سے مسائل جنم لے سکتے ہیں۔برطانیہ سے تعلق رکھنے والے چند سیاستدان ان نقل مکانی کرنے والوں کو BENEFIT TOURISTS کہتے ہیں۔اسی طرح ان نقل مکانی کرنے والوں کو جرمنی میں MIGRANTS POVERTY کہا جارہا ہے۔

جرمنی میں فریڈم آف موومنٹ کے متعلق یورپی یونین کے وضع کردہ قوانین پر بحث چھڑ گئی ہے۔کیونکہ جرمن سمجھتے ہیں کہ ان امیگرینٹس کی ملازمتوں تک رسائی اور سوشل سیکورٹی بینیفیٹس حاصل کرنے سے مسائل جنم لیں گے۔یاد رہے کہ یورپین امیگرینٹس کسی بھی یورپین ملک میں رہائش رکھ سکتے ہیں، انہیں کام کرنے اور سوشل سیکورٹی بینیفٹس لینے کی سہولت یورپین یونین دے چکی ہے۔یورپین ممالک کے باشندوں کو ہر طرح کی سہولت دینے کا ہر یورپی ملک پابند ہے۔برطانیہ میں بھی شدید تشویش پائی جاتی ہے۔یورپین یونین کے مطابق بعض یورپی ممالک معاملات کو غلط بیانی کر کے الجھا رہے ہیں۔جیسا کہ برطانیہ کے ایک بڑے اخبار نے دعویٰ کیا تھا کہ برطانیہ میں نقل مکانی کرنے والے ۶ لاکھ افراد بیروزگار ہیں۔جبکہ حقیقت میں بتائی گئی تعداد کا دس فیصد حقیقت ہے باقی فسانہ۔یورپی یونین کے مطابق نقل مکانی کرنے والوں کی وجہ سے امیر مغربی ممالک کی معاشی حالت بہتر ہوئی ہے۔

عام عوام بلغاریہ اور رومانیہ سے نقل مکانی کرنے والوں سے خوفزدہ نظر آتی ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان غریب ممالک سے آنے والے امن وامان کی صورت حال کو خراب کر سکتے ہیں۔کیونکہ انہیں خدشہ ہے کہ چوری، جیب تراشی، جسم فروشی جیسی بدیاں بڑھیں گی اور بھیک مانگنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔بچے، عورتیں اور معذور افراد گلیوں میں بھیک مانگیں گے۔ان تمام خدشات پر پائی جانے والی تشویش اپنی جگہ پر اس کے برعکس یورپی یونین تمام یورپین افراد کو ایک دوسرے کا بھائی سمجھتی ہے اور چاہتی ہے کہ تمام یورپین افراد کو برابر کے حقوق دینے ضروری ہیں۔حقیقت بھی یہی ہے کہ بھوک وافلاس کا غم دور ہو جائے تو انسانیت کے جوہر انسان میں پیدا ہونے لگتے ہیں اور وہ تعلیم اور سوسائٹی کی مثبت تحریکات کے اڑن کھٹولے پر بیٹھ کر ان بلندیوں کو چھونے کے قابل ہو جاتا ہے جس تک رسائی اس کے لئے خالی پیٹ ناممکن ہوتی ہے۔بہرحال یورپین ممالک کی یہ سوچ مثبت ہے کہ اپنے یورپین بھائیوں کو ہر قسم کی سہولیات پہنچانے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔

غیر یورپی قوموں کو بھی چاہیے کہ یورپین یونین جیسی سوچ کو پروان چڑھائیں۔خاص طور پر مسلمان امیر ممالک کو اپنی دولت کو غریب ممالک کے بھوکے ننگے عوام کی فلاح کے لئے خرچ کرنے کا حوصلہ پیدا کرنا چاہیے۔سعودی عرب اور دوسرے تیل پیدا کرنے والے امیر عرب ممالک کو بھی ان غریب مسلمان بھائیوں کو اپنا بھائی سمجھ کر ہر طرح کی مدد پر کمر بستہ ہو جانا چاہیے جو غربت اور جہالت کی وجہ سے بھوک سے بھی مر رہے ہیں اور دہشت گردی جیسی منحوس امن دشمن کاروائیوں میں بھی ملوث ہو رہے ہیں اور دہشت گردی کا شکار بھی بن رہے ہیں۔شنید ہے کہ سعودی عرب اور چند دوسرے عربی ممالک شام میں باغیوں کی مدد کر رہے ہیں، بھاری اسلحہ پاکستان سے خرید کر شام کے باغیوں کو دے رہے ہیں۔انہیں ایسی نفرت انگیز خونی کاروائیوں سے گریز کرنا چاہیے۔امیر مسلمان حکمرانوں کو، نفرتوں کو ایک طرف رکھ کر بھوک اور پسماندگی جیسے عفریت کی موت کا سامان کرنا چاہیے۔تعلیم اور ٹیکنالوجی سے اپنے غریب نونہالوں کو سرفراز کریں تا کہ آج کے بھوکے ننگے کل دنیا کی بھوک مٹانے والے بن جائیں۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے

ہوتا ہے جو شدت ہوس پر مبنی   تا مرگ وہ افلاس نہیں جاتا ہے

خُونی چُوزے

آخر کار وہی ہوا جس کے بارے میں اہل عقل و دانش کہا کرتے تھے کہ اگر نام نہاد اسلامی مدرسوں میں پلنے والے خونی چوزوں کی پروڈکشن کو نہ روکا

گیا تو یہ خونی چوزے اہل ملک کو لہولہان کر دیں گے۔ مدرسوں کے نام سے جو پولٹری فارم کھولے گئے تھے ان میں پروان چڑھنے والے کروڑوں خونی چوزے اس وقت پاکستان کے گلی کوچوں میں خونی کھیل کھیل رہے ہیں اور ان کی پھیلائی ہوئی گندگی کے غلیظ چھینٹے سبھی کے دامن کو ناپاک کر رہے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان چوزوں کی تمام اقسام کی پروڈکشن جاری ہے۔ اس وقت ان چوزوں کا کاروبار انتہائی پرکشش کاروبار بن چکا ہے۔ نام نہاد مولوی حضرات ان کے سب سے بڑے بیوپاری ہیں اور ان کے خریداروں میں سیاست دان، مذہبی جماعتیں، کالعدم مذہبی تنظیمیں، خفیہ ایجنسیاں، طالبان، دہشت گرد، جہادی تنظیمیں، لینڈ مافیا، ڈرگ مافیا اور دشمنان وطن کی خفیہ فوجی ایجنسیاں وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔

افغان قوم کی روس کے خلاف مدد کے نام پر جو مجاہد پیدا کیے گئے تھے وہ اب پاکستان کی آزادی کے بھی متمنی ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ ہو اور یہ اسلامی نظام ایسا ہوگا جو ان کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہوگا۔ میڈیا پر آنے کا موقع بھی ان عناصر کو حکومت نے مذاکرات کے نام پر مہیا کر دیا ہے اور اب ''مولانا'' عبدالعزیز جیسے لوگ بھی میڈیا کی طاقت سے لیڈر بنائے جا رہے ہیں۔ یہ وہی ''مولانا'' ہیں جو برقع پہن کر جامعہ حفصہ سے فرار ہوئے تھے۔ اس قسم کا پروپیگنڈہ ان دنوں میڈیا پر دیکھنے کو مل رہا ہے جس سے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ بہت سے لوگ سیاسی بدمعاشیوں اور دہشت گردانہ کاروائیوں سے عاجز آ گئے ہیں اور وہ طالبان کے جھوٹے سچے نعروں سے متاثر ہو کر طالبان کے حق میں آواز بلند کرنے جا رہے ہیں۔ شاید اسی طرح کے پروپیگنڈے کے متعلق جوش ملیح آبادی نے کہا تھا: کہ ''پروپیگنڈے کی طاقت تو دیکھئے کہ دین و ملک کے چکر میں آ کر ہم اپنی انسانیت کو قطعاً فراموش کر چکے ہیں، اور یہ دیکھ کر بڑی بے پایاں حیرت ہوتی ہے کہ انسانیت کی اس اکائی میں سے، اعداد کا یہ جرار لشکر کہاں سے نکل پڑا، عینیت کے اس چشمہ شیریں میں یہ غیریت کا زہر کس نے ملا دیا، اور اس کعبہ وحدت میں، یہ خنزیر شرک کیونکر داخل ہو گیا۔۔۔ بسوخت عقل ز حیرت، کہ ایں چہ بوالعجبی!۔۔۔''

ہمارے سیاست دانوں کی بھی عجیب منطق ہے کہ وہ دہشت گردوں سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں اور کبھی آمروں کی گود میں بیٹھ کر اپنی دولت میں اضافہ کرتے رہتے ہیں اور عصر حاضر میں مذہبی جنونیوں کی نا صرف بیعت کر رہے ہیں بلکہ انہیں بھتہ خوری اور اغواء برائے تاوان جیسی منحوس وارداتوں کے لئے بھی استعمال کر رہے ہیں۔ جوشؔ نے ہی کہا تھا کہ ''سرمایہ داری کا نظام ایک زبردست تن و توش کی جونک کے مانند، عامۃ الناس کی گردن پر منہ گاڑے بڑے مزے لے لے کر ان کا خون چوس رہا ہے۔ اس منحوس نظام نے آنکھوں سے مروت لہجے سے نرمی خیالات سے ہمدردی اور دلوں کی دھڑکنیں چھین لی ہیں، اور ہوس کاروں کو ٹھوس چٹانوں میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ یقین فرمائیے کہ جب تک آدمی حجاج، ہلاکو، چنگیز، نادر، نیرو، ابن زیاد اور یزید کے ہاتھ پر بیعت نہیں کر لیتا سرمایہ دار صنعت کار بن ہی نہیں سکتا ۔۔ ۔۔۔ جب ان کے دسترخوان پر مرغ و ماہی کی قابیں چنی جاتی ہیں تو وہ اس تصور کی چٹنی چاٹ چاٹ کر اپنے کھانوں کی لذت اور بھی بڑھا لیتے ہیں کہ اس وقت لاکھوں آدمی روکھے سوکھے ٹکڑے کھا رہے ہوں گے اور راتوں کو جب وہ اپنے گرم ریشمی لحافوں میں دبک کر یہ سوچتے ہیں کہ اس وقت اللہ کے لاکھوں بندے، فٹ پاتھوں پر سردی سے اکڑ رہے ہوں گے، تو ان کے لحافوں کی گرمی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔'' (ایسے سرمایہ داروں اور خونی چوزوں کو ختم نہ کیا گیا تو بقول شیکسپیئر اگر آپ کی آنکھوں میں آنسو باقی بچے ہیں تو انہیں بہانے کے لئے تیار ہو جایئے)

جوشؔ نے ہی کہا تھا کہ '' اللہ اللہ یہ نوجوان بیواؤں کی ٹوٹتی چوڑیاں یتیم بچوں کی یہ کچھ ڈھونڈنے والی آنکھیں، نادار بیماروں کی یہ ابھری ہوئی پسلیاں، دولھاؤں کے زانوں پر یہ یہ چوتھی کہ دلھنوں کی آخری ہچکیاں، برآتوں کی یہ بھری ہوئی ڈوبتی کشتیاں، عاشقوں کے سامنے معشوقوں کی یہ الٹتی پتلیاں۔۔۔ ماؤں کے آغوش میں یہ پھول سے بچوں کے ڈھلکتے ہوئے منکے۔۔۔ اور بوڑھے باپوں کے کاندھوں پر یہ جواں مرگ بیٹوں کے مچلتے جنازے۔۔۔''

اگر جوش آج زندہ ہوتے تو ان الفاظ کو اپنے خون سے لکھتے کہ آج وطن عزیز کا کوئی فرد بھی ایسا نہیں ہے جس کے گھر کے دیوار و در نے اپنے خون سے نہانے والوں کا ماتم نہ دیکھا ہو۔ بوڑھے ماں باپ اپنے جوان بیٹوں کے جسموں کے کٹے، پھٹے اور جلے ٹکڑوں کو دیکھ کر ہوش کھو رہے ہیں، جوان بیویاں اپنے شوہروں کی بے وقت موت دیکھ کر مارے صدمے کے در و دیوار سے سر ٹکراتی ہیں اور بچے ان درندوں کی سفاکی دیکھ کر انسانوں سے ڈرنے لگے ہیں۔ بھوک، ننگ، جہالت نے بھی مسلمان کہلانے والوں سے مستقل رشتہ جوڑ لیا ہے۔ اللہ رحم کرے۔ (طالبان سے مذاکرات کرنا یا طالبان کا جنگ بندی کرنا صرف دھوکہ ہے۔ آدم خور جن کو انسانی خون پینے کی لت ہو انہیں ہلاک کرنا ضروری ہوتا ہے) بزبان شاعر ہماری تو دعا ہے کہ

جن کے سر منتظر تیغ جفا ہیں ان کو　　　دستِ قاتل کو جھٹک دینے کی توفیق ملے

ڈکٹیٹر کی رکھیل

نواز شریف اوران کے بھائی انتخابی جلسوں میں کچھ اس طرح کے نعرے لگاتے رہے جن سے قوم کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ ن لیگ کی حکومت آنے کے بعد پاکستان میں امن وامان ہوگا، معیشت مظبوط ہونے کی وجہ سے دودھ کی نہریں بہنے لگیں گی، ہر گھر جنّت بن جائے گا، بجلی، پانی اور گیس کی فراوانی ہوگی، انصاف کا دور دورہ ہو گا، بیروزگاری کا خاتمہ ہوجائے گا، مذہبی فرقہ واریت بھائی چارے میں بدل جائے گی، دہشت گردی دم توڑ دے گی، لسانی اور علاقائی تعصّبات دور ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔مگر ہوا یہ کہ حکومت ملتے ہی ان بھائیوں نے دکھائے گئے خوابوں کو سیاسی اور انتخابی نعروں کا نام دے کر من مانی کاروائیوں کا آغاز کر دیا۔ان کاروائیوں نے پاکستان کو نہ صرف لہولہان کر دیا ہے بلکہ اس میں بسنے والے کروڑوں افراد کو دہشت گردی جیسے موذی ٹیومروں کے حوالے کر دیا ہے۔مذاکرات کی آڑ میں دہشت گردوں کو کھلی چھٹی دے دینے کی وجہ سے عوام الناس اور قانون کے رکھوالے دن رات خون میں نہار ہے ہیں اور انکے عزیز آنسو بہار ہے ہیں۔

رونا تو اپنی آنکھوں کا دستور ہو گیا   حق نے تو دی تھی آنکھ پہ ناسور ہو گیا

پاک فوج ایک ایسا ادارہ ہے جس کی وجہ سے پاکستان امید کی کشتی پر سوار منزل کی طرف رواں دواں ہے۔اگر ہماری فوج سیاسی بونوں کی کارگزاریوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتی تو شاید پاکستان کا وجود ہی نہ رہتا۔سابقہ چھ سالہ سیاسی حکومتوں کا دور اس بات کا شاہد ہے کہ فوج کے عمل دخل کی کمی نے دیگر تمام اداروں کو باغی کر دیا ہے۔(ایسا اشفاق کیانی کے بے جا نرم رویے کی وجہ سے ہوا) یہاں تک کہ دنیا نے مشاہدہ کیا ہے کہ ہماری سپریم کورٹ سوموٹو ایکشن لیتی رہی اور ایک آنکھ سے فیصلے کرتی رہی۔چار ہزار سے زیادہ دہشت گرد پکڑے گئے مگر سزا ایک کو بھی نہ ہوئی۔عرض یہ ہے کہ فوج ہی وہ واحد ادارہ ہے جو عوام دوست ہے۔ہر مصیبت کے وقت، جب سیاسی لیڈر ریشمی لحافوں میں دبکے پڑے ہوتے ہیں، یہ فوجی جوان مردانہ وار اپنے ہم وطنوں کو سکون پہنچانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔سابق جنرل پرویز مشرف پاک فوج کا ایک ایسا نڈر فوجی ہے جس نے اپنی زندگی کے پینتالیس سال قوم کی خدمت میں گزار دیے۔حکومت وقت اور اس کے ٹکڑوں پر پلنے والے مشرف جیسے محبّ وطن، بہادر اور ایماندار فوجی کو غدار ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔لطف کی بات یہ ہے کہ آرٹیکل ۶ کی شق ۱ اور ۲ کو نظر انداز کر کے پرویز مشرف کو غدار ثابت کرنے کے لئے حکومت کی تمام مشینری سرگرم ہو چکی ہے۔میڈیا کے حامد میر اور انصار عباسی جیسے اینکر پرسن جو سب کچھ جانتے ہیں وہ بھی جنرل صاحب کو پھانسی کے تختے پر دیکھنا چاہتے ہیں۔یہ نام نہاد صحافی جو ضیاء الحق کے بھی مداح تھے، نواز شریف اور بے نظیر کے دوست بھی بن جاتے ہیں دشمن بھی۔یہی ابن الوقت لوگ جامعہ حفصہ کے مسئلے پر بار بار کہتے تھے کہ حکومت ان دہشت گردوں پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟ جب حملہ کر دیا گیا تو اس سارے آپریشن کو حکومت کی نالائقی قرار دے دیا۔حکومت وقت اور اس کے حاشیہ نشین آئین کے آرٹیکل چھ کی شق ایک اور دو کو اس لئے سامنے نہیں لا رہے کہ اس کی زد میں نواز شریف اور بہت سے صحافیوں سمیت ہزاروں لوگ مشرف کے ساتھ موت کی سزا کے حق دار بن جاتے ہیں۔۳ نومبر ۲۰۰۷ء کی ایمرجنسی جسے ابتر صورتحال میں بالکل جائز طور پر لگایا گیا تھا صرف اسی کو جواز بنا کر مشرف پر غداری کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔حالانکہ مشرف کے سابقہ ساتھی چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ واقعہ ۱۲ اکتوبر کے مارشل لاء کا ہو یا ۳ نومبر کی ایمرجنسی کا ہم سب اس کا حصہ تھے، اس لئے ہم پر بھی غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔۔۔۔یہ بھی حقیقت ہے کہ مشرف کے دور حکومت میں عوام کو کسی حد تک چین وسکون میسر تھا۔اس ضمن میں حسن نثار کہتے ہیں کہ ’’پرویز مشرف بارے جو بھی جو کچھ بکتا رہے لیکن اسے کون جھٹلا سکتا ہے کہ اس نے ڈالر کو گریبان سے پکڑ رکھا تھا کیونکہ وہ ڈالروں کا سوداگر نہیں تھا فقط ’’آمر‘‘ تھا۔بقول ہمارے دوست قاضی آفاق۔’’پرویز مشرف میں ایک ہی خامی تھی کہ وہ منتخب نہیں تھا اور اس کے بعد والوں میں ایک ہی خوبی ہے کہ وہ منتخب ہیں۔‘‘ حقیقت یہ ہے کہ پرویز مشرف کے دور کا ہزار روپے کا نوٹ آج ڈھائی سو روپے کا بھی نہیں رہا۔‘‘ یقیناً مشرف کا دور سیاسی حکومتوں سے ہزار گنا بہتر تھا۔آج وہی سونا جو مشرف کے دور میں ۱۲ ہزار روپے تولہ تھا، ۵۵ ہزار روپے تولہ بک رہا ہے۔

یقیناً ۳ نومبر کی ایمرجنسی حالات کا جبر تھا۔یہ وہ دن تھے جب افتخار چوہدری من مانیاں کر رہے تھے اور ان کی یہ من مانیاں پورے سسٹم کو متاثر کر رہی تھیں۔بعد کے حالات نے بھی ثابت کر دیا کہ اندھے قانون کے رکھوالے افتخار چوہدری ایک آنکھ سے فیصلے کرتے رہے۔اگر مشرف غدار ہیں تو افتخار چوہدری بڑے مجرم ہیں کہ انہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا اور مشرف کو تین سال کے لئے آئین کو پامال کرنے کی اجازت دی تھی۔۔۔۔بے نظیر عدالتوں کو کنگرو کورٹس کہا کرتی تھیں اور عاصمہ جہانگیر صاحبہ مشرف کے ٹرائل کو کنگرو ٹرائل کہہ رہی ہیں۔افتخار چوہدری ۲۰۰۶ء میں کہہ رہے تھے کہ آئین سے کسی کو انحراف نہیں کرنے دیں گے کوئی خوش ہو یا ناراض۔اور خود آئین کے خلاف ایک آمر کی

وفاداری کا حلف اُٹھائے بیٹھے تھے اور ایک آمر کے جاری کردہ آرڈیننسوں پر سوموٹو ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ نام نہاد مقدس عدلیہ کے متعلق عرفان صدیقی صاحب فرماتے ہیں کہ ''یہ قصہ ہے ۲۰۰۱ء کے وسط کا جب آئین کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی تھیں، قانون کی آنکھوں پر پٹی اور ہاتھوں میں ہتھکڑی ڈلی تھی اور آئین اور قانون کی محافظ عدلیہ۔ ایک بدمست ڈکٹیٹر کی رکھیل کا کردار ادا کر رہی تھی۔'' آمریت کا راستہ روکنا ضروری ہے تو تمام آمروں اور ان کا ساتھ دینے والوں کو کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے۔ فرد واحد کے خلاف کاروائی کرنا انصاف کا خون کرنا ہوگا۔

خُدا را سوچیئے!۔۔۔ رانا عبدالرزاق خاں لندن

وطن عزیز نا صرف مسلمانوں کا وطن ہے بلکہ اس میں بسنے والے تمام مذاہب کے افراد کا وطن ہے۔ قائداعظم نے پاکستان اس لئے نہیں بنایا تھا کہ مسلمان نا صرف ایک دوسرے کی ٹانگیں فرقوں اور عقائد کو بنیاد بنا کر کھینچیں بلکہ غیر مسلم افراد کا بھی جینا حرام کر دیں۔ یہ ملک ایسے اسلامی قوانین کے لئے نہیں بنایا گیا جن کے نتیجے میں صرف مذہبی کہلانے والے مولوی حضرات کو عامۃ الناس کی زندگیوں سے کھیلنے کا اختیار مل جائے۔ سب سے ضروری بات مسلمان کے لئے یہ ہے کہ اسلام پر عمل ہو۔ قائداعظم نے یہ ملک اس لئے بنایا تھا کہ ایک فلاحی ریاست کے قوانین ایک فرد کی فلاح کے ارد گرد گھومتے نظر آئیں۔ مگر ہمارا ملک جب سے بنا ہے اس کا قبلہ ہی سیدھا ہونے کو نہیں آ رہا۔ بدوؤں کی طرح ہر کسی کا اپنا خیمہ ہے اپنا قانون۔ اپنا فقہ ہے اپنا فتویٰ۔ اپنا نظریہ اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد۔ ہر چیز پر اختلاف ہے۔ عید پر، چاند پر، زکوٰۃ پر، نماز پر، دربار پر، ختم پر۔ ہم ان مسائل سے دور ہٹ کر کیوں نہیں سوچتے۔ ہم غلام قومیں ہیں۔ ہمارے دماغ آزاد نہیں ہیں۔ ہم احساسِ کمتری کا شکار ہیں۔ ہم بات حضرت امام حسینؓ کی کرتے ہیں اور رویہ یزیدی ہے۔ اس لئے ترقی نہیں ہو رہی۔ ہم بات اسلام کی کرتے ہیں مگر مقصد اسلام آباد ہوتا ہے۔ بھٹو صاحب آئے جمہوریت کے نام پر مگر آمر بن بیٹھے اور پھر آمریت کی ہی نذر ہوئے۔ ضیاء الحق صاحب آئے اسلام کے نام پر ملک کی فلاح کے لئے لیکن ایسے مولوی کے ہتھے چڑھے کہ اب تک وہی مولوی قابو میں نہیں آ رہا۔ پھر فوج میں بھی وہی دماغ چل رہا ہے۔ وہ کون سے فرشتے ہیں۔ اصل میں کوئی مرد مومن یا مجاہد درکار ہے جو کہ کوئی درمیانہ راستہ تلاش کرے۔ اس ملک کو اس دلدل سے نکالے۔ کبھی کوئی خمینی مانگ رہا ہے، کبھی کوئی ہلاکو خان مانگ رہا ہے۔ جو بھی آتا ہے اپنی جیبیں بھرتا اور چلا جاتا ہے۔ خدارا چین سے سبق سیکھئے۔ وہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ اور ہم کہاں تاریک راہوں پہ چل پڑے ہیں۔ پھر انڈیا سے سیکھیئے کیا وہ ہمارے ملک کی طرح کا ملک نہیں ہے۔ ہندوستان میں دیانت داری کا معیار ہماری قوم سے اچھا ہے۔ جب مسلمانوں کا کوئی طور اسلامی نہیں تو اسلامی نظام کیوں طلب کیا جا رہا ہے؟ پاکستانی قوم نام نہاد مولویوں کے پیچھے چلتے چلتے بھٹکی ہوئی، لالچی، اور راندہ درگاہ قوم بن چکی ہے۔ نہ ہماری قوم میں سچائی ہے، نہ دیانت ہے، نہ ایمان ہے، نہ انسانیت ہے، نہ ہمدردی ہے، نہ غیرت ہے، نہ وعدے کا پاس ہے، نہ کاروباری اصولوں کی پاس داری ہے۔ چوری چکاری، رشوت خوری، کرپشن، دوسرے کا مال کھانا، لوٹنا، بے غیرتی کی حد تک بڑھ گیا ہے۔ دنیا میں پاکستان کا کوئی دوست نہیں۔ آقاؤں کی بھرمار ہے۔ ہمارے لیڈر جس کے سامنے کشکول لے جاتے ہیں وہ بدلے میں ان کو بلیک میل کرتا ہے۔ جو بھی سیکرٹری اور چیف سیکرٹری بنتا ہے اس کے سارے اثاثے اور اولاد ملک سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اے قوم کے لیڈر کہلانے والو! کچھ ہوش کے ناخن لو۔ کچھ غیرت کرو، ایسے قوانین بناؤ کہ ملک ترقی کر سکے۔ ایک مولوی کے ہاتھ میں آپ نے اسلحہ پکڑا دیا ہے۔ اب لے لو مزا۔ آپ کی اپنی بیوقوفیاں آپ کے گلے پڑ گئیں ہیں۔ ملک میں بہت دولت ہے ایمان نہیں۔ سب کچھ ہے مگر ایمان نہیں۔ لوگ ہیں مگر انسانیت نہیں۔ کیونکہ ریاست چلانے والوں اور نام نہاد مولویوں نے کسی کو کوئی نشان منزل ہی نہیں دیا۔ جو بھی آیا لوٹنے کو آیا۔ اے سیاسی اور مذہبی لیڈرو! تم تو صومالیہ، اور افغانستان سے بھی اپنی قوم کا معیار پست کر رہے ہو۔ تمہاری کرتوتوں کی وجہ سے ساری دینا میں پاکستانی قوم دو نمبر کردار سے پہچانی جانے لگی ہے۔ خدارا اگر مسلمان نہیں تو انسان ہی بن جاؤ اور اپنے ملک کو زندہ کرو۔ اپنی ذات سے نکل کر قومی سطح پر سوچو۔ انڈیا کی ترقی سے تمہیں غیرت آنی چاہیئے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت کو اپنے گلے کا ہار بنا لو، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے محبت کا تقاضہ ہے کہ جیسی محبت اور عقیدت ان حضرات کو اللہ تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ سے تھی ویسی ہی محبت کا ثبوت ہر مسلمان اسلام کی سنہری تعلیمات کو نہ صرف اپنے گلے کا تعویز بنا کر بلکہ عملی طور پر اپنی زندگی پر نافذ کر کے دے۔ شیطان کی راہوں پر چلنے سے نہ صرف انفرادی طور پر ذلت و رسوائی ہے بلکہ ملک و قوم کی بربادی بھی یقینی ہے۔ اے میرے ہم وطنو! یزیدی راہیں اپنانے سے نہ ہی اللہ سے اور نہ اس کے رسولؐ سے صلح ہو سکتی ہے۔ حق و باطل کے درمیان ہونے والے معرکہ میں فتح ہمیشہ سچائی ہی کی ہوتی ہے۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے۔ آمین۔

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

قرآن کریم میں مُرتد کی سزا

طالبان نواز انصار عباسی نے کہا ہے کہ ریاستوں میں عقیدے کی آزادی کے نام پر اسلام کی مُرتد کی سزا کو ظالمانہ قرار دیا گیا۔ نیز عقیدے کی اہمیت کو ایک کھلونے سے زیادہ نہیں سمجھا جاتا۔'' ایسے ہی نام نہاد دانشور قوموں کی بربادی کا باعث بنتے ہیں۔ انہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ مُرتد کی تعریف کیا ہے اور عقیدہ کا اختلاف مسلمان کہلانے والوں کو کس نہج پر لے آیا ہے۔ مرتد اسے کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار کر کے کسی دوسرے مذہب کو اعلانیہ اختیار کر لے۔ ہمارے ملک پاکستان میں ایک بھی ایسا شخص نہیں ہے جس نے اللہ اور اس کے رسول کا انکار کر کے کوئی دوسرا مذہب اختیار کر لیا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ عقیدے کے اختلاف پر اگر کسی کو مرتد کہا جائے اور اس کی سزا موت ہی ہو تو پاکستان میں بسنے والے تمام فرقوں کے مسلمان کہلانے والے افراد کا قتل کرنا ضروری بلکہ اشد ضروری ٹھہرتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ تمام فرقے ایک دوسرے کو مرتد، کافر، بدمذہب، زندیق اور نہ جانے کیا کچھ سمجھتے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ سبھی اللہ اور اس کے رسول پر نا صرف ایمان رکھتے ہیں بلکہ فرائض اور سنت پر بھی عمل پیرا ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ قرآن کریم فرقان حمید میں ایک بھی آیت ایسی نہیں ہے جس میں یہ کہا گیا ہو کہ مرتد کو ریاست یا فرد واحد قتل کر دے۔ (اگر کوئی ایسی آیت کریمہ کسی کے علم میں ہو تو اطلاع دے کر اس نالائق کی اصلاح کا سامان کر دے) ہاں اللہ تعالیٰ سورۃ المائدہ کی آیت ۵۵ میں مرتدین کے متعلق فرماتا ہے ''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم میں سے جو اپنے دین سے مُرتد ہو جائے تو ضرور اللہ (اس کے بدلے) ایک ایسی قوم لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہو اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں۔ مومنوں پر وہ بہت مہربان ہوں گے (اور) کافروں پر بہت سخت۔ پھر سورۃ محمد کی آیت ۲۸ میں فرماتا ہے ''یقیناً وہ لوگ جو اپنی پیٹھ دکھاتے ہوئے مُرتد ہو گئے بعد اس کے کہ ان پر ہدایت روشن ہو چکی تھی، شیطان نے انہیں (ان کے اعمال) خوبصورت کر کے دکھائے اور اُنہیں جھوٹی امیدیں دلائیں۔'' پھر ایسے مُرتدوں کی سزا بیان کرتے ہوئے آیت ۲۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''پس کیا حال ہوگا جب فرشتے انہیں وفات دیں گے؟ وہ ان کے چہروں پر اور پیٹھوں پر ضربیں لگائیں گے۔'' آیت ۳۵ میں بھی کفر اختیار کرنے والوں کے اعمال ضائع کر دینے کا ذکر ہے۔ آیت ۳۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کہ اگر تم پھر جاؤ تو وہ تمہارے سوا ایک متبادل قوم لے آئے گا۔ پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔'' یہ نتیجہ ہے اس کا کہ انہوں نے اس چیز کی پیروی کی جو اللہ کو ناراض کرتی ہے اور اس کی رضا کو ناپسند کیا، پس اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیے۔'' سورۃ الفتح کی آیت ۱۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: '' یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی کی بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھ پر ہے۔ پس جو کوئی عہد توڑے تو وہ اپنے ہی مفاد کے خلاف عہد توڑتا ہے۔ سورۃ الفتح کی آیت ۱۷ میں سزا بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ''اگر تم پیٹھ پھیر جاؤ گے جیسا کہ پہلے پیٹھ پھیر گئے تھے تو وہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔'' آیت ۱۸ میں فرماتا ہے اور جو پیٹھ دکھا جائے گا وہ اسے بہت دردناک عذاب دے گا۔'' سورۃ آل عمران کی آیت ۱۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ان کے اموال اور ان کی اولاد اللہ کے مقابل پر اُن کے کسی کام نہ آئیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جو آگ کا ایندھن ہیں۔'' پھر سورہ آل عمران ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بھی اسلام کے سوا کوئی دین پسند کرے تو تو ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔ بھلا کیسے اللہ ایسی قوم کو ہدایت دے گا جو اپنے ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے ہوں اور وہ گواہی دے چکے ہوں کہ یہ رسول حق ہے، اور ان کے پاس کھلے کھلے دلائل آ چکے ہوں۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کی جزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی۔ وہ اس میں لمبا عرصہ رہنے والے ہیں۔ ان سے عذاب کو ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ وہ کوئی مہلت دیے جائیں گے۔ اس سے اگلی آیت المعجم جلد ۱۵، توبۃ المرتد، اور التحفۃ جلد ۱۲ میں بیان ہونے والے واقع کے بعد نازل ہوئی۔ واقع یہ ہے کہ انصار میں سے ایک شخص مرتد ہو گیا، کافر ہو گیا اور ایک دوسری قوم میں چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے پیغام بھجوایا کہ کیا میری بھی توبہ ہو سکتی ہے۔ جب صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ''سوائے ان کے جنہوں نے اس کے بعد توبہ کی اور اصلاح کر لی تو یقیناً اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا پھر کفر میں بڑھتے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں۔ یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور مر گئے جبکہ وہ کافر تھے ان میں سے کسی سے زمین بھر سونا بھی ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اگر چہ وہ اُسے بطور فدیہ دینا چاہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ اور ان کے کوئی مددگار نہیں ہوں گے۔ (سورۃ آل عمران آیات ۸۶ تا ۹۲) قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسول خدا ﷺ کو مخاطب کر کے دوسری جگہ فرماتا ہے ''تیرے پاس کچھ اختیار نہیں۔ خواہ وہ ان پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جائے یا انہیں عذاب دے، وہ بہرحال ظالم لوگ ہیں۔'' آل عمران آیت ۱۲۹ میں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ '' آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی

ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔'' (سورۃ الفتح آیت ۱۵ اور ال عمران ۱۳۰) سورۃ ال عمران کی آیت ۷۸ میں عہد توڑنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یقیناً وہ لوگ جو اللہ کے عہدوں اور اپنی قسموں کو معمولی قیمت میں بیچ دیتے ہیں یہی ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور اللہ نہ ان سے کلام کرے گا اور نہ قیامت کے دن ان پر نظر ڈالے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ پھر اسی سورۃ کی آیت ۱۰۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس دن بعض چہرے روشن ہو جائیں گے اور بعض چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ پس وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ پڑ گئے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے؟ پس عذاب کو چکھو اس وجہ سے کہ تم انکار کیا کرتے تھے۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور ان کے لئے بہت دردناک عذاب (مقدر) ہے۔ اور ہرگز وہ لوگ گمان نہ کریں جنہوں نے کفر کیا کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں محض اس لئے مہلت دے رہے ہیں تا کہ وہ گناہ میں اور بھی بڑھ جائیں۔ اور ان کے لئے رسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔ (سورۃ ال عمران آیات ۱۷۸،۱۷۹) ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور پھر انکار کر دیا، پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا، پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے، اللہ ایسا نہیں کہ انہیں معاف کر دے اور انہیں راستہ کی ہدایت دے۔'' (سورۃ النساء آیت ۱۳۸) اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک بار نہیں بار بار مرتد ہونیوالوں کو معاف نہیں کرے گا یقیناً ایمان لانے کے بعد مرتد ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت بھیانک جرم ہے اور وہ قرآن میں بتاتا ہے کہ میں اس کی سخت ترین سزائیں دوں گا، مگر یہ اختیار کسی انسان کو نہیں دیتا کہ وہ مرتد کو قتل کر کے سزا دے۔ اور اللہ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کوئی انسان توبہ کر لیتا ہے تو وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

دین میں جبر نہیں۔ اور ''اور کہہ دے کہ حق وہی ہے جو تمہارے ربّ کی طرف سے ہو پس جو چاہے وہ ایمان لائے اور جو چاہے سو انکار کر دے۔'' (سورۃ الکھف آیت ۳۰) ان قرآنی تعلیمات کے برعکس مودودی صاحب نے اپنی کتاب مرتد کی سزا میں لکھا تھا کہ مسلمان آبادی کو نوٹس دے دیا جائے کہ جو لوگ اسلام سے اعتقاداً منحرف ہو چکے ہیں اور منحرف ہی رہنا چاہتے ہیں وہ تاریخ اعلان سے ایک سال کے اندر اندر اپنے غیر مسلم ہونے کا باقاعدہ اظہار کر کے ہمارے نظام اجتماعی سے باہر نکل جائیں۔ اس مُدّت کے بعد ان سب لوگوں کو جو مسلمانوں کی نسل سے پیدا ہوئے، مسلمان سمجھا جائے گا۔ تمام قوانین اسلامی ان پر نافذ کیے جائیں گے۔ فرائض و واجبات دینی کے التزام پر انہیں مجبور کیا جائے گا۔ اور پھر جو کوئی دائرہ اسلام سے باہر قدم رکھے گا اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد انتہائی کوشش کی جائے کہ جس قدر مسلمان زادوں اور مسلمان زادیوں کو کُفر کی گود میں جانے سے بچایا جا سکتا ہے بچایا جائے۔ پھر جو کسی طرح نہ بچائے جا سکیں انہیں دِل پر پتھر رکھ کر ہمیشہ کے لیے سوسائٹی سے کاٹ پھینکا جائے اور اس عمل تطہیر کے بعد اسلامی سوسائٹی کی نئی زندگی کا آغاز صرف ایسے مسلمانوں سے کیا جائے جو اسلام پر راضی ہوں۔ (یعنی مودودی کے اعتقادات کو تسلیم کرنا ہی اسلام ہے اور باقی سب مسلمان کہلانے والوں کو لازمی ایک مدت مقررہ کے بعد قتل کر دیا جائے۔ اسی طرح تمام فرقوں کے عقائد کی رو سے سبھی مرتد ٹھہرتے ہیں، خود مودودی کی جماعت کے افراد بھی واجب القتل ٹھہرتے ہیں)

مرتد کی سب سے بڑی سزا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے جو بھی لعنتی زندگی قبول کرتا ہے وہ بڑا ہی بدقسمت ہے جسے اللہ لعنتی قرار دے اس کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں۔ کسی مرتد کو قتل کر دینا اس مرتد کی توبہ کی امید کو بھی ختم کر دینا ہے اور خدا تعالیٰ کی بیان کردہ سزاؤں سے خدائی فوجدار بنتے ہوئے کم تر سزا دینا بھی گستاخی ہے۔ مسلمانوں کو کثرت سے اس دعا کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے پڑھنا چاہیے۔ اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تُو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (سورۃ ال عمران آیت ۹) اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور آنے والی نسلوں کو ایمان کی سلامتی عطا کرے اور ثابت قدم رکھے۔ آمین۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں
مارکیٹنگ مینیجر: رانا عبدالصمد خاں: ٹیلی فون نمبر: 07792998973

گورنر پنجاب کی لاعلمی یا۔۔۔؟ اور ۲۹۵ سی

۱۵ مارچ کی ایک خبر ہے کہ لاڑکانہ میں جناح باغ چوک کے قریب مندر پر مشتعل افراد نے حملہ کر دیا۔ مندر سے منسلک دھرم شالہ کو آگ لگا دی۔ شہر کے مختلف علاقوں میں کشیدگی اور فائرنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ جناح باغ اور ملحقہ علاقوں میں غیر اعلانیہ کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ مشتعل افراد کو منتشر کرنے کے لیے پولیس نے لاٹھی چارج بھی کیا۔ جب یہ واقعات ہو رہے تھے پنجاب کے گورنر چوہدری محمد سرور ساؤتھ آل میں واقع یورپ کے سب سے بڑے گوردوارہ میں بتا رہے تھے کہ پاکستان میں بسنے والی تمام کمیونٹیاں سکھ اور چین کی زندگی گزار رہی ہیں، مذہبی آزادی ہے سبھی اپنی عبادات کرنے میں آزاد ہیں، مندر، گرجا گھر اور دوسری عبادت گاہیں محفوظ اور عبادت گزار چین سے رہتے ہیں۔ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے درجنوں مساجد، گرجا گھر، مندر، دھرم شالہ، عبادت خانے جلائے جا چکے ہیں، سینکڑوں افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ عیسائیوں کے گرجا گھر جہاں برباد کیے گئے وہیں عیسائی گھروں کو عورتوں اور بچوں سمیت جلایا جا چکا ہے۔ احمدیوں کی مساجد اور افراد جماعت کو آئے دن قتل کیا جا رہا ہے، شیعہ برادری کے ہزاروں افراد کو قتل کیا جا چکا ہے اسی طرح دوسرے تمام مکاتب فکر کے افراد کو دن رات قتل کیا جا رہا ہے۔ اور گورنر صاحب جہنم کو فردوس بتا رہے ہیں۔ جناب گورنر صاحب ذرا تصور تو کریں جب گوجرہ میں نہتے معصوم بچوں اور عورتوں کو ان کے گھروں میں بند کر کے زندہ جلا دیا گیا تھا، وہ وقت بھی یاد کیجیئے جب ایک گرجا گھر میں دھماکوں میں عیسائیوں کے جسموں کے ٹکڑے ہر طرف بکھرے پڑے تھے، آر پی او فیصل آباد نے بتایا ہے کہ سانحہ گوجرہ میں کالعدم تنظیم سپاہ صحابہ کے کارکنوں نے ہوا دی۔ مولانا نفیس الرحمان اور ساتھی ریلوے ٹریک سے ہجوم پر فائرنگ کرتے رہے اور نقاب پوش (علماءِ سُو کے چیلے) عیسائی گھروں کو آگ لگاتے رہے۔ معاملہ ٹھنڈا ہونے لگتا تو مسیحی برادری اور مسلمانوں کے ہجوم پر فائرنگ کی جاتی۔ اس کے ساتھ ہی حمید مسیح کے گھر کو تالا لگا کر جلا دیا گیا جس سے سات افراد مارے گئے۔ شانتی نگر میں اور ملک کے دیگر شہروں میں اس قسم کے واقعات ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ہندوؤں کے مندروں کو توڑنے پھوڑنے اور جلانے کے کئی واقعات ہو چکے ہیں۔ ۲۸ مئی کو جماعت احمدیہ کی دو مساجد پر بموں اور گنوں سے حملہ کیا گیا ۸۶ سے زیادہ معصوم پاکستانی شہریوں کی جان گئی اور ڈیڑھ سو کے قریب زخمیوں کو اسپتال میں بھی حملہ کر کے مارنے کی کوشش کی گئی۔ ایسا ہی ایک واقعہ منڈی بہاؤالدین کی احمدیہ مسجد میں بھی ہوا تھا جب ایک درجن سے زیادہ نمازیوں کو ان کے خون میں نہلا دیا گیا تھا۔ پھر ہزارہ برادری سے تعلق رکھنے والے شیعہ مرد و زن کو جس بے دردی سے بار بار ہلاک کیا جا رہا ہے وہ ڈھکی چھپی بات تو نہیں ہے۔ جہلم میں ایک عیسائی انسپکٹر کے چار معصوم بارہ سال سے کم عمر کے بچوں اور اس کی بیوی کو ڈنڈوں سے مار مار کر اس لیے ہلاک کر دیا گیا کہ کالونی، عیسائیوں کے رہنے سے ناپاک ہو گئی ہے، سو انہوں نے حافظ محفوظ کی قیادت میں ناپاک عیسائیوں کو مار کر کالونی کو پاکیزگی کا لباس پہنا دیا۔ گورنر صاحب ہزاروں واقعات ہیں اگر آپ غور کریں تو یقیناً آپ بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ پاکستان میں بسنے والی تمام اقلیتیں شدید قسم کے کرب میں مبتلا ہیں۔ گورنر صاحب شاید آپ جانتے نہیں ہیں کہ آئین پاکستان میں چند ایسی شقیں ہیں جنہیں بھٹو اور ضیاء الحق نے آئین کا حصہ بنایا تھا۔ ان قوانین کے نتیجے میں مسلمان کہلانے والوں سمیت سبھی مذاہب کے افراد مصیبت میں گرفتار ہیں۔ جس کا دل چاہتا ہے اپنا غصہ نکالنے کا وہ توہین رسالت، توہین قرآن کا الزام لگا کر اپنے مخالفین کو نا صرف ننگی کا ناچ نچاتا ہے بلکہ بعض دفعہ تو ملزم ناکردہ گناہ کے جرم میں جان سے بھی چلا جاتا ہے۔ ابھی تک کسی ملزم کے ساتھ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے ہیں۔ ایسے ملزموں کی ضمانت بھی بڑی مشکل سے ہوتی ہے۔ امتیازی قوانین نے نا صرف اقلیتوں کا جینا دوبھر کر دیا ہے بلکہ اکثریت کا دعویٰ کرنے والوں کے بھی ہوش گم کر دیے ہیں۔ ان قوانین کے ضمن میں گورنر صاحب کی خدمت میں چند لرزہ خیز واقعات جن کا سامنا پاکستان میں بسنے والی اقلیتی برادری کو آئے روز کرنا پڑتا ہے پیش ہیں۔ لیکن اس سے پہلے سابق گورنر پنجاب کی موت کا حال بھی سن لیجیے۔ سلمان تاثیر کو قتل کرنے والے ممتاز قادری نے قتل کی وجہ بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ ''میرا تعلق دعوت اسلامی کے ساتھ ہے، یہ تبلیغ اور قرآن وسُنّت کی تنظیم ہے، اس کے سربراہ مولانا الیاس قادری ہیں، ۳۱ دسمبر ۲۰۱۰ء کو میرے گھر کے سامنے مسلم ٹاؤن میں اس تنظیم نے تحفظ ناموس رسالتؐ اور شان اہل بیت کے عنوان سے ایک اجتماع کیا، اس اجتماع میں امتیاز حسین شاہ کاظمی اور علامہ حنیف قادری نے عشق رسول ﷺ اور شان رسولؐ پر انتہائی پُراثر اور جذباتی تقاریر کیں، اِن دونوں حضرات کی تقریریں جذبات میں ڈوبی ہوئی تھیں، علامہ حنیف قریشی اپنے بیان کے دوران اِس قدر جذبات میں آ گئے کہ اِن کا عمامہ اُن کے سَر سے گر گیا، اِن کے بال بکھر گئے اور اِن کا مائیک گر گیا، اِن کے اِس بیان اور اِن کی حالت سے اجتماع پر رقت طاری ہو گئی اور تمام حاضرین

عشق رسول ﷺ میں دھاڑیں مار کر رونے لگے، اُنہوں نے جب غازی علم دین اور حضرت بلالؓ کے عشق کی بات کی تو جذبات کی شدّت سے میرا دل بھی رو پڑا اور میں نے اُسی وقت وہاں بیٹھے بیٹھے فیصلہ کیا میں گورنر پنجاب سلمان تاثیر کو ضرور قتل کروں گا کیونکہ اُنہوں نے ناموس رسالت قانون کو ''کالا قانون'' قرار دیا ہے اور یہ گستاخ رسول آسیہ بی بی کی حمایت بھی کر رہا ہے۔ گورنر صاحب جب مقتول جناب سلمان تاثیر کی نماز جنازہ پڑھانے کے لیے مولویوں سے رجوع کیا گیا تو تمام مولویوں نے اِن کی نماز جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا۔ آخر کار پیپلز پارٹی علماء ونگ پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا افضل چشتی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مذہبی جنونیوں کی نظر میں اُن کا یہ اقدام بھی جُرم ٹھہرا۔ مسلسل خطرناک نتائج کی دھمکیاں ملنے کے بعد مولانا افضل چشتی کو بمعہ اہل و عیال وطن چھوڑنا پڑا۔ پاکستان میں سب اچھا ہے کہنے والے گورنر صاحب! پاکستان وہ پہلا ملک ہے جس نے سلمان تاثیر کے مطابق توہین رسالت جیسا کالا قانون بنایا۔ جناب! سلمان تاثیر پہلے مقتول نہیں ہیں جنہیں مولویوں کی شہ پر کسی نے قتل کیا ہے بلکہ اِس سے پہلے بھی قانون (نام کے قانون) کو ہاتھ میں لیتے ہوئے توہین رسالت کے ملزموں کو قتل کیا گیا ہے۔ چند ایسی ہی دردناک وارداتوں کا حال پیش خدمت ہے۔

۱۹۹۳ء میں ۱۱ سالہ سلامت مسیح، ۳۸ سالہ منظور مسیح اور ۴۴ سالہ رحمت مسیح پر مسجد کی دیوار پر توہین آمیز کلمات لکھنے کا الزام لگا، سیشن کورٹ سے اپنی سُنوائی کے بعد باہر آتے ہوئے منظور مسیح کو قتل کر دیا گیا۔ اور سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو سیشن کورٹ نے موت کی سزا سُنائی۔ ۱۹۹۵ء میں ہائی کورٹ نے انہیں بری کر دیا کہ یہ لوگ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ عربی زبان سے مکمل طور پر نابلد ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ فیصلہ کرنے والے جج عارف حسین بھٹی کو ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۷ء کو ان کے دفتر میں قتل کر دیا گیا۔ جب قاتل سے پوچھا گیا کہ اُس نے جج صاحب کو کیوں قتل کیا؟ جواب تھا، کیونکہ اس نے توہین رسالت کے ملزموں کو بری کر دیا تھا۔ مئی ۲۰۰۴ء میں بھی لاہور میں توہین رسالت کے زیرِ حراست ملزم سموئیل مسیح کو بھی ایک کانسٹیبل نے قتل کر دیا تھا۔ اس پر الزام تھا کہ اُس نے مسجد کی دیوار پر تھوکا تھا۔ جون ۲۰۰۶ء میں ایک کانسٹیبل نے گرفتار ملزم کو ہلاک کر دیا تھا۔ کھاریاں میں کانسٹیبل نے توہین رسالت کے ملزم میاں قاسم کو قتل کر دیا۔ ڈی۔ پی۔ او کے مطابق ملزم کو جذبہ ایمانی کے تحت قتل کیا گیا۔ ڈیرہ غازی خان سنٹرل جیل میں سزائے موت کے قیدی نے تیز دھار آلے سے توہین رسالت کے ملزم بشیر احمد کو ذبح کر دیا۔ سپرنٹنڈنٹ جیل نے الزام عائد کیا کہ زخمی بشیر احمد دو گھنٹے ایمرجنسی وارڈ میں تڑپتا رہا۔ لاہور کے قریب ایک عیسائی پر توہین آمیز کلمات لکھنے کا مقدمہ قائم ہوا۔ بعد میں معلوم ہوا وہ تو لکھنا پڑھنا جانتا ہی نہیں۔ (ناکردہ جرم میں لمبا عرصہ قید میں رہنے کے بعد رہائی ہوئی)۔ گوجرہ میں بھی یہی صورت حال پیش آئی جس پر توہین رسالت کا الزام لگایا گیا تھا، وہ ان پڑھ تھا۔ گوجرانوالہ میں ایک شخص کو توہین قرآن کے الزام میں مُلّاؤں کے اشتعال دلانے پر (تھانے سے نکال کر) لوگوں نے زندہ جلا دیا تھا، بعد میں معلوم ہوا وہ مسلمان تھا بلکہ حافظ قرآن تھا۔ ۴ اگست ۲۰۰۹ء کو شیخوپورہ میں مشتعل مزدوروں نے فیکٹری مالک نجیب اللہ کو قتل کر دیا اور بعد میں اُس پر توہین رسالت کا الزام لگا دیا۔ بعد میں جماعت اسلامی کے سابق امیر نے بتایا میں اسے جانتا تھا وہ اچھے مسلمان تھے۔ الزام جھوٹا ہے۔ اِس کے ساتھ ہی موصوف نے توہین رسالت قانون کا دفاع کرنا بھی ضروری سمجھا۔ یہ تضاد سمجھ سے بالاتر ہے۔ توہین رسالت سے متعلق چند دلچسپ الزامات پیش خدمت ہیں:۔

الزام لگایا گیا کہ دیوار پر عربی زبان میں توہین آمیز کلمات لکھے گئے۔ ماں نے کہا کہ میرے بیٹے ان پڑھ ہیں۔ عدالت کو ماں کی بات سچ ماننے میں تین سال کا عرصہ لگا، اس دوران اس کا ایک بیٹا منظور مسیح مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں قتل بھی ہو گیا تھا۔ ایوب مسیح کی گرفتاری کی وجہ اُس کے مسلمان پڑوسی محمد اکرم کا یہ بیان بنا: ''ایوب مسیح نے عیسائی مذہب کے صحیح ہونے کا دعوٰی کیا ہے۔'' گل مسیح کے مسلمان پڑوسی محمد ساجد نے ۱۹۹۲ء الزام لگایا کہ گل مسیح نے کہا: میں نے پڑھا ہے کہ نبی محمدؐ کی گیارہ بیویاں تھیں جن میں ایک کم عمر تھیں۔'' لُطف کی بات یہ ہے کہ اس الزام پر گل مسیح کو سزائے موت سُنا دی گئی۔ اور پھر چھ سال بعد ۱۹۹۸ء میں لاہور ہائی کورٹ اسے بری کر دیتی ہے۔ اکتوبر ۲۰۰۲ء میں یونس شیخ نامی ایک فزیشن پر اپنے ایک لیکچر کے دوران یہ کہنے پر کہ نبی محمدؐ کے والدین غیر مسلم تھے کیونکہ وہ اسلام کی آمد سے قبل ہی وفات پا چکے تھے، طلبہ نے مقدمہ درج کروا دیا۔ کورٹ میں جج نے فیصلہ سُنایا کہ یونس ایک لاکھ روپے جُرمانہ ادا کرے اور اس کو پھانسی دی جائے ۲۰۰۳ء کو ایک کورٹ نے یونس کو بری کر دیا۔ یونس ہمیشہ کے لیے یورپ چلا گیا۔ سیموئیل کو مسجد کی دیوار پر تھوکنے پر گرفتار کیا گیا۔ ایک مذہبی جنونی کانسٹیبل نے اسپتال میں زیرِ علاج سموئیل کو ہتھوڑے کے وار کر کے قتل کر دیا۔ زیب النساء کو قرآن کی بے حُرمتی کے الزام میں ۲۰۱۰ء کو گرفتار کیا گیا۔ لاہور ہائی کورٹ نے جُرم ثابت نہ ہونے کی وجہ سے بری کر دیا۔ گورنر صاحب ۹ مارچ ۲۰۱۴ء کو لاہور بادامی باغ سے گرفتار ہونے والے ساون مسیح کو سیشن کورٹ نے مارچ کے مہینے ہی میں سزائے موت سنا دی

ہے۔اس کے خلاف اس کے دوست نے جائیداد کے تنازعے پر مقدمہ درج کروادیا تھا۔یہ سنتے ہی کہ ساون مسیح توہین رسالت کا مرتکب ہوا ہے،مسلمان کہلانے والے وحشی درندوں نے بغیر تحقیق کیے قریب ہی واقعہ جوزف کالونی پر حملہ کر دیا،دو گرجا گھروں کو جلا دیا،سینکڑوں بائیبلز کی بے حرمتی کی اور ۱۲۵ گھروں کو جلانے کے علاوہ متعدد موٹر سائیکلیں اور رکشہ بھی جلا دیں۔اوران سب جرائم کے مرتکب افراد آزاد ہیں۔کیاان بائیبل کی بے حرمتی اور معصوموں کی املاک کو برباد کرنے والوں کے لیے کوئی سزا نہیں؟

گورنر صاحب آپ نے ملاحضہ فرمایا کہ ناکردہ گناہ کے جُرم میں کئی برس جیل میں گزارنے کے بعد متاثرین بری ہو جاتے ہیں،کچھ مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں مارے جاتے ہیں۔مگر کسی الزام لگانے والے اور قانون ہاتھ میں لے کر قتل کرنے والے مذہبی جنونی کو سزا نہیں ہوئی۔(جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا تفصیلاً اس لیے ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا مقدمہ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں ہے جہاں کسی صورت میں بھی ناانصافی کا اندیشہ نہیں ہوسکتا) جناب سبط حسن گیلانی صاحب لکھتے ہیں کہ قانون توہین رسالت بذات خود مذہب اور بانیٔ مذہب کی عمدہ تعلیمات کی رُوح کے منافی ہے۔مذہب اسلام نے سچائی کی بنیاد دلیل و برہان کو قرار دے کر جبر کی ہر صورت کو مسترد کر دیا ہے۔بانیٔ اسلام کی اپنی زندگی میں متعدد باران کے مخالفین نے اِن سے بدسلوکی کی،اِن کے احترام کے منافی حرکتیں کیں لیکن اُنہوں نے اِس رویے کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔وہ ایک طاقتور قبیلے کے فرد تھے اور ہجرت کے بعد ایک ریاست کے سربراہ بھی تھے۔وہ چاہتے تو ایسے توہین آمیز اقدامات کا انتقام لے سکتے تھے لیکن ایسا اس لیے نہیں ہوا کہ یہ اُن کی تعلیمات کے خلاف ہوتا بعد میں بڑی بڑی طاقتور اسلامی سلطنتوں میں بھی ایسا کوئی قانون نہیں بنا ہے۔جب تک ایسے امتیازی قوانین موجود ہیں اوران پر عمل درآمد کا ٹھیکہ مُلّاؤں کے ہاتھ میں ہے۔ہماری بستیاں دُھواں اُگلتی رہیں گی۔ اقبال حیدر(سابق وزیر قانون) نے کہا تھا کہ گوجرہ اور مرید کے جیسے واقعات روکنے کے لیے توہین رسالت قانون ختم کیا جائے۔آمر ضیاء کے نافذ کردہ اس قانون کا انتہا پسند اور با اثر عناصر نے ہمیشہ منفی استعمال کیا،غیر مسلموں کے ساتھ ساتھ مسلم شہری بھی ایسے عناصر کا نشانہ بنے۔ایمنسٹی انٹرنیشنل کے سزائے موت کے ماہر چیار اسنگیور جیو نے دی نیوز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان دنیا کے ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں سزائے موت پانے والوں کی ایک بڑی تعداد موجود ہے جبکہ توہین رسالت اور منشیات کی اسمگلنگ جیسے غیر مہلک جرائم پر موت کی سزا برقرار ہے۔ان کا کہنا تھا کہ جب تک قانونی کتابوں میں سزائے موت موجود ہوگی اس وقت تک ہزاروں قیدیوں کی زندگی خدشات کا شکار رہے گی۔جناب گورنر صاحب ایک نظر آئین پاکستان کو بھی دیکھ لیں،تاکہ آپ کو معلوم ہوسکے کہ غیر اسلامی زندگی گزارنے والے سیاست دانوں اور نام نہاد مذہبی لیڈروں نے اسلام کے نام پر کس طرح قوم کو بیوقوف بنایا ہے۔

جناب گورنر صاحب پاکستان کی سیاسی حالت بھی نہایت ابتر ہے،یہی وجہ ہے کہ آپ جیسے ذہین اور معاملہ فہم انسان بھی سیاست دانوں کی گندی سیاست کا اہم مہرہ بنتے چلے جارہے ہیں۔یادرکھیں آپ کو آپ کی قابلیت کی وجہ سے گورنر نہیں بنایا گیا بلکہ برطانیہ سے مالی امداد یعنی بھیک لینے کے لیے ایک بھولا بھالا سا ساتھی چاہیے تھا جو انہوں نے حاصل کر لیا۔ورنہ پاکستان میں ایک سے بڑھ کر ایک بھیک منگا گورنر بننے کے لیے تیار تھا۔گورنر صاحب آپ نے بھی حقیقت سے نظر چراتے ہوئے گوردوارے میں وہی گھسی پٹی حقائق کے برخلاف باتیں کی ہیں جو حکمران طبقہ مغربی ممالک سے بھیک لینے کے لیے کرتا رہتا ہے۔یادرکھیں آپ غیر حقیقی باتیں کر کے کبھی بھی تاریخ میں آبرومندانہ مقام حاصل نہیں کر سکتے۔چوہدری محمد سرور صاحب ہم آپ کے انسانی بھلائی کے لیے کیے گئے کام کی بے حد قدر کرتے ہیں۔ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ تاریخ میں اچھا مقام چاہتے ہیں۔اور آپ ذاتی طور پر شریف النفس اور ہمدرد انسان ہیں۔ہم توقع رکھتے ہیں کہ جن مسائل کی طرف اس مضمون میں آپ کی توجہ مبذول کروائی گئی ہے اس پر غور کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے عملی اقدام کریں گے۔اللہ آپ کو توفیق دے۔آمین۔

دعوتِ فکر

چُپ رہنا

حضرت امام ابو یوسفؒ کی مجلس میں ایک شخص بیٹھا کرتا تھا۔جو ہمیشہ خاموش رہ کر گفتگو سنا کرتا تھا۔اور خود کبھی نہ بولتا تھا۔ایک بار امام ابو یوسفؒ نے اس سے فرمایا۔کہ میاں تم ہمیشہ چپ ہی رہتے ہو۔کبھی تم بھی بولا کرو۔تو اس نے کہا۔اچھا حضور!ایک مسئلہ بتایئے۔کہ روزہ دار افطار کس وقت کرے؟

امام ابو یوسفؒ نے فرمایا: جب سورج ڈوب جائے۔تو وہ بولا کہ اگر سورج آدھی رات تک بھی نہ ڈوبے۔تو پھر کیا کرے؟ حضرت امامؒ ہنس پڑے اور فرمایا: کہ تمہارا چپ رہنا ہی بہتر ہے۔

تکبر کر لیجئے

عباسی خلیفہ ہارون الرشید علماء دوست تھا۔دربار میں علماء کا مجمع ہر وقت رہتا تھا۔ایک مرتبہ پانی پینے کے واسطے منگوایا۔منہ تک لے گیا تھا، پینا چاہتا تھا کہ ایک عالم نے کہا۔امیر المومنین! ذرا ٹھہریئے۔میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں۔فوراً خلیفہ نے ہاتھ روک لیا۔عالم نے کہا اگر آپ جنگل میں ہوں اور پانی میسر نہ ہو اور پیاس کی شدت ہو تو اتنا پانی کس قدر قیمت دے کر خریدیں گے۔ہارون الرشید نے جواب دیا کہ واللہ! آدھی سلطنت دے کر۔عالم نے کہا بس اب پانی پی لیجئے۔جب خلیفہ نے پانی پی لیا۔عالم نے کہا اب اگر یہ پانی نکلنا چاہے اور نہ نکل سکے تو کس قدر قیمت دے کر اس کا نکالنا مول لیں گے۔ہارون الرشید نے کہا واللہ! پوری سلطنت دے کر۔عالم نے کہا پس آپ کی سلطنت کی حقیقت یہ ہے۔کہ ایک مرتبہ ایک چلو پانی پر آدھی بک جائے اور دوسری بار پوری۔اس پر جتنا چاہے تکبر کر لیجئے۔

تاریخ

ایک بار منگول حکمران چنگیز خان نے اپنے درباریوں سے پوچھا کہ ''کیا میرا نام تاریخ میں زندہ رہے گا؟'' سوال سن کر خاموشی چھا گئی۔چنگیز خان کے رعب نے درباریوں کے منہ سے گویا زبان کھینچ لی۔لیکن بڑے سے بڑے ظالم، جابر اور سنگدل حکمران کے سارے حاشیہ نشین گونگے، شیطان اور مٹی کے مادھو نہیں ہوتے۔ایک درباری بول اُٹھا'' بادشاہ سلامت! آپ کسی کو زندہ چھوڑیں گے تو کوئی یاد کرے گا، تاریخ انسان مرتب کرتے اور انسان ہی اسے پڑھتے ہیں''۔

دو سیب

ایک دن خلیفہ نے حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے کرامت دکھانے کو کہا۔آپؒ نے فرمایا کیا چاہتے ہو؟ خلیفہ نے کہا اس وقت سیب درکار ہیں (اس موسم میں سارے بغداد میں سیب نہیں تھے) آپؒ نے ہاتھ بڑھا کر دو سیب پکڑے ایک خلیفہ کو دے دیا اور ایک خود رکھ لیا، جب آپؒ نے اپنا سیب توڑا تو اُس میں سے کستوری کی سی خوشبو نکلی اور خلیفہ نے اپنا سیب توڑا تو اُس کے اندر سے کیڑے نکلے۔خلیفہ نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے۔آپؒ نے فرمایا کہ ظالم کا ہاتھ لگنے سے پھلوں میں بھی کیڑے پڑ جاتے ہیں۔

طاقت کا استعمال

عباسی خلیفہ مامون الرشید کے مشہور سپہ سالار طاہر بن حسین کو ایک شخص نے بہت گالیاں دیں۔وہ خاموشی سے سنتے رہے۔ان کے ایک دوست نے کہا'' طاہر! تم اتنے بڑے عہدے پر فائز ہو، اس شخص کو سزا کیوں نہیں دیتے؟''۔۔۔اس پر طاہر نے جواب دیا۔'' مچھر کو مارنے کے لئے طاقت کا استعمال فضول سی بات ہے۔''۔۔۔۔۔۔۔جواب میں دوست نے کہا'' تب تم جواب میں اسے کھری کھری سنا کر اس کی زبان تو بند کرا سکتے ہو۔'' طاہر ہنسے اور بولے' میں ایسی لڑائی میں حصہ کیوں لوں جس میں غالب مغلوب سے زیادہ ذلیل وخوار ہو۔''

راز کی بات

سکندر اعظم نے اپنے ایک قریبی دوست سے راز کی بات کہہ دی اور ساتھ یہ تاکید بھی کر دی کہ کسی پر یہ راز ظاہر نہ ہو۔اتفاق سے اس دوست نے راز فاش کر دیا۔سکندر نے اپنے استاد ارسطو سے مشورہ کیا کہ'' ایسے شخص کی کیا سزا ہونی چاہیے؟''۔ارسطو نے کہا کہ'' اگر کسی راز کا فاش کرنا جرم ہے تو پہلے اپنے آپ کو سزا دو۔''

طروب کی سازش

عبدالرحمان دوم کا حرم معمرہ، الشفا، فخر، علم، فضل اور قلم جیسی بیسیوں حسیناؤں سے بھرا ہوا تھا۔لیکن سلطان عبدالرحمان ثانی کی ایک چہیتی بیوی طروب کے خلوت خانہ کا دروازہ امیر کے لیے تب ہی کھلتا تھا جب وہ اس کے حسب منشا پیسوں، زیورات و جواہرات کی تھیلی دہلیز پر رکھ دیتا تھا۔طروب انتہائی حریص، لالچی، خودغرض اور سازشی خاتون تھی۔اس کے بطن سے سلطان کا ایک بیٹا عبداللہ پیدا ہوا تھا۔(امیر اندلس عبدالرحمٰن کے بہت بڑے حرم سے اس کے پینتالیس بیٹے اور بیالیس بیٹیاں تھیں) طروب چاہتی تھی کہ اس کا بیٹا عبداللہ جو عیاش اور بدکردار تھا سلطان کا ولی عہد قرار پائے مگر سلطان کے ایک دوسرے بیٹے محمد نے اپنی قابلیت کے بل بوتے پر سلطان کا دل جیت لیا اور سلطان نے اعلان کر دیا کہ میرے بعد محمد سلطنت اندلس کا بادشاہ ہوگا۔طروب کے دل پر سلطان کے اس فیصلے پر ضرب لگی۔اس نے محمد کو جان سے مارنے کا فیصلہ کیا اور ایک نصر نامی خواجہ سرا کو جو حاجب محل تھا اس کاروائی کے لئے اپنا ہم راز بنایا اور اسے تاکید کی کہ جلد سے جلد محمد کو زہر دے کر ہلاک کرنے کا انتظام کرے۔نصر نے ایک شاہی طبیب کو قائل کر لیا کہ وہ محمد کو دوا میں زہر ملا کر دے۔شاہی طبیب سلطان کا وفادار تھا اس نے تمام واقعہ سلطان کے سامنے بیان کر دیا۔سلطان نے شاہی طبیب سے کہا کہ وہ ویسا ہی کرے جیسا نصر نے کہا ہے۔شاہی طبیب دوا میں زہر ہلاہل ملا کر لے آیا تو سلطان نے نصر کو بلایا اور کہا کہ یہ دوا پہلے تُو پی لے۔نصر کے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں تھی کہ وہ انکار کر دے سو وہ یہ دوا پی کر مر گیا۔اپنے والد کی وفات کے بعد محمد اندلس کا سلطان بن گیا۔طروب اور اس کا بیٹا کچھ بھی حاصل نہ کر سکا۔سلطان محمد نے ۶۶ برس عمر پائی وہ ۳۴ سال چار ماہ اندلس کا سلطان رہا۔

بیوی کی تلاش (عربی کہاوت)

کہا جاتا ہے کہ ایک عربی باپ نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ چھ قسم کی عورتوں سے شادی نہ کرنا۔

۱۔ انانہ: یعنی وہ عورت جو ہر وقت سر پر پٹی باندھے، شکوہ اور شکایت کرے۔

۲۔ منانہ: جو عورت ہر وقت شوہر پر احسان جتاتی رہے کہ میں نے تجھ پر احسان کیا اور تجھ سے مجھے کیا ملا۔

۳۔ احنانہ: ایسی عورت جو ہر وقت اپنے سابقہ شوہر کو یاد کرتی رہے اور کہے کہ وہ بہت اچھا تھا لیکن تیرے اندر کوئی خوبی نہیں۔

۴۔ صداقہ: یعنی ایسی عورت جو شوہر سے ہر وقت فرمائش کرتی رہے۔یہ لا دو، وہ لا دو۔

۵۔ براقہ: ایسی عورت جو ہر وقت اپنے فیشن، سنگھار میں لگی رہے اور اپنے شوہر پر توجہ نہ دے۔

۶۔ شداقہ: جس کی بہت تیز زبان ہو، ہر وقت بلاوجہ بولتی رہے، چلتی ہوا سے لڑنا جانتی ہو۔

حُور کی بیٹی

عباسی خلیفہ مامون الرشید نے اپنے دور خلافت کے آغاز میں ایک چاند ایسی حسین کنیز خریدی۔اس کا چہرہ آفتاب جیسا، بدن گلاب کا پودا۔(اتنی زیرک) کہ دانا کی عقل کے ساتھ کھیل تماشا کرے، اس کی انگلیوں کے پپوٹے عناب جیسے سرخ تھے گویا اس نے چاہنے والوں کے خون میں انگلیاں ڈبوئی ہوں۔اس کے عابد فریب ابروؤں پر خضاب تھا گویا سورج کی روشنی سے قوس وقزاح نمودار تھی۔ایک رات خلوت میں وہ حور کی بیٹی گڑیا سی شاید مامون کی آغوش میں جانے کے لیے رضامند نہ ہوئی۔وہ غصے سے آگ بگولا ہوگیا اور جوزا کی طرح اس کا بدن دو ٹکڑے کر دینا چاہتا تھا۔اس نے کہا تیز تلوار سے میرا سر الگ کر دے لیکن میرے ساتھ ہم صحبت نہ ہو۔مامون نے پوچھا کس بات کا تیرے دل پر صدمہ ہوا ہے، میری کون سی عادت تجھے ناپسند آئی ہے۔اس نے جواب دیا تُو مجھے قتل کر دے یا سر پھاڑ دے، میں تیرے منہ کی بُو سے بیزار ہوں، جنگ کا تیر یا ظلم کی تلوار ایک مرتبہ کام تمام کر دیتے ہیں لیکن منہ کی بدبُو تو مسلسل اذیت کا باعث ہے۔خلیفہ سخت برافروختہ اور بہت رنجیدہ ہوا، ساری رات اسی فکر میں رہا اور سو نہ سکا۔دوسرے دن اہل خرد سے اپنی کیفیت بیان کی اور ہر ملک کے مزاج شناسوں کو جمع کیا۔اگرچہ اس کا دل اس حالت سے اندوہ گیں تھا۔اس نے علاج کیا اور غنچہ کی طرح اس کا منہ خوشبودار ہوگیا۔اس نے پری چہرہ کنیز کو اپنا ہم نشین اور دوست بنالیا۔جس نے میرا عیب بتایا وہی میرا دوست ہے۔

شیخ سعدی فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہی شخص تیرا خیر خواہ ہے جو بتاتا ہے کہ فلاں کانٹے تیری راہ میں پڑے ہیں۔ایک گمراہ شخص کو یہ کہنا کہ تم سیدھے

راستے پر چل رہے ہو بڑا ظلم ہے۔ جب لوگ تیرا عیب تیرے سامنے بیان نہیں کرتے تو جہالت کی وجہ سے اپنے عیب کو ہنر سمجھتا ہے۔اس شخص کے سامنے جسے گوند درکار ہے، یہ نہ کہو کہ شہد میٹھا ہے اور شکر برتر ہے۔ایک دوا فروش نے ایک دن کیسی اچھی بات کی کہ اگر تُو شفا کا امیدوار ہے تو تلخ دوا کھا۔

حکمت کی باتیں

☆ نیک لوگوں کی پرورش کرنے والا برائی نہیں دیکھتا اگر تُو بروں کی پرورش کرے گا تو گویا اپنی جان کا خود دشمن بنے گا۔

☆ اپنی بزرگی کو اس کا عطیہ سمجھ اور اس کا احسان مان کیونکہ ناشکر گزار شخص کی دولت زائل ہو جاتی ہے۔

☆ تلوار چلانے والا اتنی تباہی و بربادی نہیں پھیلاتا جتنی کہ عورتوں اور بچوں کی آہیں پھیلاتی ہیں۔

☆ ظالم وستم گر کی سزا ہلکے جسمانی آزار سے نہ دے اس کی بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنی چاہیے۔

☆ ظالم حاکم کے خلاف صبر سے کام نہ لے بلکہ اس کے موٹے جسم سے تو کھال کھینچنی چاہیے۔

☆ لعل بدخشاں تو آسانی سے توڑا جا سکتا ہے لیکن ٹوٹے ہوئے کو دوبارہ نہیں جوڑا جا سکتا۔

☆ کاش تُو کرم و بخشش کا درخت لگائے، اگر امید رکھتا ہے کہ تُو اس کا پھل کھائے۔

☆ وہ چراغ جو ایک بیوہ نے جلایا تُو نے اکثر دیکھا ہوگا کہ اس سے ایک شہر جل گیا۔

(حکایاتِ سعدیؒ)

بچھو کی طرح

نیک آدمی برائی میں مبتلا نہیں ہوتا۔جس شخص کو نیکی حاصل ہو وہ برائی نہیں کرتا۔مفسد ہر دم فساد پر آمادہ رہتا ہے، وہ بچھو کی طرح ہے جو سوراخ سے کمتر باہر نکلتا ہے۔اگر کوئی نفع پہنچانا تیری سرشت میں نہیں تو سمجھ لو کہ گوہر اور پتھر میں کوئی فرق نہیں۔شرف اور فضیلت کے لحاظ سے ایسا آدمی مُردہ بہتر ہے جس پر پتھر کو فضیلت حاصل ہو۔ ہر آدمی حیوان سے بہتر نہیں بلکہ حیوان بدکار آدمی سے بہتر ہے۔خردمند انسان حیوان سے بہتر ہے نہ وہ انسان جو درندوں کی طرح انسانوں پر جھپٹ پڑے۔جب انسان کھانے اور سونے کے سوا کچھ نہیں جانتا تو اس کو حیوان پر فضیلت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔پیادہ چلنے والا اس بدنصیب سوار سے شرط جیت لیتا ہے جس کا صحیح راستہ متعین نہ ہو۔جس نے نیکوکاری کا بیج نہیں بویا اس نے دل کی مراد کا خرمن حاصل نہیں کیا۔ہم نے اپنی عمر میں یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی بدکار آدمی کو نیکی حاصل ہوئی ہو۔

ایک کوتوال

ایک کوتوال ایسے کنوئیں میں محبوس تھا جس کی وحشت سے شیر نر بھی مادہ ہو جائے۔بداندیش شخص نے بدی کے سوا کچھ نہ دیکھا۔اب یہاں آ گرا اور اس نے اپنے آپ سے بڑھ کر عاجز نہیں پایا۔وہ ساری رات گریہ وزاری کی وجہ سے سو نہ سکا۔ایک شخص نے اس کے سر پر پتھر مارا اور کہا تُو نے کبھی کسی کی داد رسی نہیں کی، آج کون تیری فریاد سننے کو آئے گا۔

نیند نہیں آتی

جب ایک شخص دیکھتا ہے کہ لوگوں نے بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھ رکھے ہیں تو ایک سنگدل ہی پیٹ بھر کر کھائے گا۔امیر آدمی وہ لقمہ کیسے کھائے گا۔جب دیکھ رہا ہے کہ فقیر خون کے گھونٹ پی رہا ہے۔ایک بیمار سے نہ کہو کہ وہ تندرست ہے حالانکہ وہ بیمار کی طرح غم سے پیچ و تاب کھا رہا ہے۔دوست اگر چہ منزل پر پہنچ جاتے ہیں مگر نرم دل شخص کو نیند نہیں آتی کیونکہ قافلے کے تھکے ماندے لوگ ابھی پیچھے ہیں۔بادشاہوں کے دل پر بوجھ آ پڑتا ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ لکڑہارے کا گدھا دلدل میں پھنس گیا ہے۔ایک شخص جس کے دوست قید خانے میں مقید ہوں اسے باغ میں خوش گزارنی کیا بھلی لگتی ہے؟

فقیر کو جب شام کے لیے روٹی میسر آ جاتی ہے تو وہ بادشاہ شام کی طرح نیند کے مزے لیتا ہے۔غم وخوشی ختم ہو جاتے ہیں، موت کے وقت یہ دونوں ذہن سے باہر نکل جاتے ہیں، خواہ وہ شخص جس کے سر پر تاج تھا یا وہ شخص جو خراج گزار تھا یا ایک شخص جو علو مرتبت میں زحل پر مقیم ہے یا ایک مفلس جو قید خانے میں مقید ہے، جب موت کا لشکران دونوں پر حملہ آور ہوتا ہے تو ایک کو دوسرے سے متمیز نہیں کیا جا سکتا۔

سختی اور نرمی

جس شخص نے مسکینوں پر جفا کرنا پیشہ بنالیا اس نے برا سوچا اور اس کا انجام بھی برا ہوا۔لوگوں پر سے تو سختی اور نرمی کے دن گزر جاتے ہیں لیکن سالہا سال تک بدنامی اس کے ساتھ رہتی ہے۔اگر تُو چاہتا ہے کہ تمہارے بعد لوگ تجھ پر نفرین نہ کریں تو نیک بن تا کہ کوئی شخص تمہیں برا نہ کہے۔دنیا میں کوئی ایسا شخص نہیں آیا جو زندہ رہا مگر وہ شخص جس کا نیک نام باقی رہ گیا۔وہ شخص نہیں مرا جس کے مرنے کے بعد پُل، سرائے، مکان، اور مہمان خانہ پیچھے رہ گیا۔

یادگاریں

ہر وہ شخص جس کے بعد اس کی یادگار باقی نہیں رہی گویا اس کی زندگی کا درخت بارآور ہی نہیں ہوا۔اور اگر ایک شخص اس جہان سے چلا گیا اور اس کی اچھی یادگاریں باقی نہیں رہیں تو اس کی موت کے بعد اس پر فاتحہ پڑھنا بھی روا نہیں۔تُو اگر چاہتا ہے کہ تیرا نام ہمیشہ باقی رہے تو بڑے بزرگوں کے نیک ناموں کو پوشیدہ نہ رکھو۔

برائی

اگر حاملہ عورت سانپ کو جنم دے تو وہ دیو خصلت آدمی سے بہتر ہے۔اس موذی مرد سے عورت زیادہ اچھی ہے اور کتا لوگوں کو اذیت دینے والے آدمی سے بہتر ہے۔وہ ہیجڑا جو اپنے اوپر ظلم کرتا ہے اس شخص سے بہتر ہے جو دوسروں کے ساتھ برائی کرتا ہے۔

فردوس وجہنم

حضرت ابو محمد امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ پانچ لوگوں کی صحبت سے اجتناب کرنا چاہیے۔اول جھوٹے سے کیونکہ اس کی معیت فریب میں مبتلا کر دیتی ہے۔دوم بیوقوف سے کیونکہ جس قدر وہ تمہاری منفعت چاہے گا اسی قدر نقصان پہنچے گا۔سوم کنجوس سے کیونکہ اس کی صحبت سے بہترین وقت رائیگاں ہو جاتا ہے۔چہارم بزدل سے کیونکہ یہ وقت پڑنے پر ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔پنجم فاسق سے کیونکہ ایک نوالے کی طمع میں کنارہ کش ہو کر مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا ہی میں فردوس وجہنم کا نمونہ پیش کر دیا ہے کیونکہ آسائش جنت ہے اور تکلیف جہنم۔اور جنت کا صرف وہی حقدار ہے جو اپنے تمام امور اللہ تعالیٰ کو سونپ دے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان کی آبادی

جہاں امیر ممالک میں بچے پیدا کرنے کا رجحان کم ہو رہا ہے وہیں غریب ممالک میں بچوں کی پیدائش میں بے حد اضافہ ہو رہا ہے۔۱۹۵۱ء میں ہونے والی پہلی مردم شماری میں پاکستان کی کل آبادی ۳ کروڑ ۳۷ لاکھ تھی جو ۲۱ سال بعد بڑھ کر ۶ کروڑ ۵۳ لاکھ ہو گئی اور ۱۹۹۸ء تک یعنی مزید ۲۵ سال میں چوگنی سے زیادہ ہو گئی یعنی ۱۳ کروڑ ۲۹ لاکھ ہو گئی۔اور اب ۱۶ سال بعد جنوری ۲۰۱۴ء تک پاکستان کی آبادی ۱۹ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔اور ۲۰۳۰ء تک پاکستان کی آبادی ۲۵ کروڑ سے تجاوز کر جائے گی۔اگر آبادی بڑھنے کے ساتھ ساتھ بڑھنے والے مسائل پر قابو نہ پایا گیا تو کروڑوں پاکستانی اگلی چند دہائیوں میں بھوک اور پیاس سے مر سکتے ہیں۔

ٹیسٹ کرکٹ

پاکستان کو ۱۹۵۲ء میں ٹیسٹ کرکٹ کھیلنے کی اجازت ملی۔پاکستان نے اب تک تین سواسی ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں۔ایک سو اٹھارہ ٹیسٹ پاکستان جیتا

اور ایک سو سات ٹیسٹ میچوں میں پاکستان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ دنیائے کرکٹ میں سب سے زیادہ ٹیسٹ میچ کھیلنے کا اعزاز انگلینڈ کو حاصل ہے۔ انگلینڈ نے کل نو سو پینتالیس ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں جن میں سے انگلینڈ نے تین سو چھتیس میچ جیتے اور دو سو تہتر میچ ہارے اور تین سو چھتیس میچ ڈرا ہوئے۔ دوسرے نمبر پر سب سے زیادہ ٹیسٹ کھیلنے والی ٹیم آسٹریلیا کی ہے جس نے کل سات سو چونسٹھ میچ کھیلے ہیں۔ تین سو اٹھاون جیتے، دو سو دو ہارے ہارے اور دو سو دو ہی ڈرا ہوئے۔ ویسٹ انڈیز نے کل چار سو بچانوے ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں۔ جن میں سے ایک سو ساٹھ میچ جیتے، ۱۶۶ ہارے اور ۱۶۸ برابر رہے۔ اگر پاکستان کے روائتی حریف ہندوستان کی بات کی جائے تو اس نے ۴۷۶ ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں جن میں سے ۱۲۱ جیتے اور برابر رہنے والے میچوں کی تعداد ۲۰۴ ہے۔

خواتین پر مظالم

پاکستان میں ۲۰۱۳ء کے دوران عورتوں کے ساتھ ظلم و زیادتی کے ہزاروں واقعات رپورٹ کئے گئے۔ جس میں ۱۶ سو سات اغواء کے، ۹۸۹ گھریلو تشدد کے، ۵۸ آبرو ریزی کے، ۸۳ جسموں پر تیزاب پھینکنے کے اور ۷۱ وارداتیں عورتوں کو زندہ جلانے کی تھیں۔ اس سال ۴۳۲ خواتین نے خودکشی کی، ۴۳۲ عزت و آبرو کے نام پر قتل کی گئیں اور ایک ہزار ایک سو بتیس وارداتیں عورتوں پر جسمانی تشدد کی ان کے علاوہ تھیں۔ بیان کردہ جرائم کی تعداد صرف ان رپورٹس سے حاصل کی گئی ہے جو متاثرین کی طرف سے تھانوں میں درج کروائی گئی تھیں۔ ورنہ عورتوں پر ہر نوع کے تشدد کی کاروائیاں پاکستان کے اکثر گھرانوں میں روز کا معمول ہیں۔

یورپ میں خواتین کی آبادی کا ایک تہائی جنسی و جسمانی تشدد کا شکار ہے۔ یورپین یونین کی بنیادی حقوق سے متعلق ایجنسی نے کہا ہے کہ سارے یورپ میں ۴۲۰۰۰ خواتین سے کیے گئے سروے کے مطابق ہالینڈ ۴۵ فیصد، فرانس اور برطانیہ ۴۴ فیصد، لکسمبرگ ۳۸ فیصد، جرمنی ۳۵ فیصد، ڈنمارک ۵۲ فیصد، سویڈن ۴۶ فیصد اور بلجیئم میں ۳۶ فیصد خواتین جنسی اور جسمانی تشدد کا شکار ہیں۔

قطار

برطانیہ میں کام نہ کرنے والے ۱۶ سے ۲۴ سال عمر کے نوجوان کو اگر ایک قطار میں کھڑا کر دیا جائے تو یہ قطار ۴۳۴ میل لمبی ہو جائے گی۔ برطانیہ میں تقریباً ۹،۱۷،۰۰۰ نوجوان بیکار ہیں جن میں سے نصف جاب سیکرز الاؤنس کے کلیمز کر رہے ہیں۔

سگریٹ نوشی۔ چرسی خواتین

بڑوں کی سگریٹ نوشی کے باعث ماہرین کے مطابق بچوں کی خون کی رگیں تنگ ہو جاتی ہیں، مستقبل میں دل کے دورے کا امکان کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور وہ فالج کے حملے کے خطرے سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ یورپین ہرٹ جرنل میں شائع ہونے والی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بیان کردہ خطرات کے امکان میں اضافہ ہو جاتا ہے جب ماں اور باپ دونوں سگریٹ نوشی کی لت میں مبتلا ہوں۔ ماہرین نے بتایا ہے کہ سیکنڈ ہینڈ دھوئیں سے بچے سخت خطرے سے دوچار ہوتے ہیں۔ محتاط اندازے کے مطابق برطانیہ میں پانچ بالغوں میں سے ایک سموکر ہے۔ (یعنی بالغوں کی کل آبادی کا بیس فیصد)

۲۰۱۰ء میں اسد مفتی صاحب اپنے مضمون حکائتیں نہ شکائتیں میں فرمایا تھا کہ ''پاکستان میں اُنسٹھ ۵۹ فیصد خواتین تمباکو نوشی کی لت میں مبتلا ہیں جبکہ غریب اور متوسط طبقے کی اسّی ۸۰ فیصد خواتین چرس پیتی ہیں۔ یہاں یہ بات بھی چونکا دینے والی ہے کہ گزشتہ سال کی نسبت اس سال نشہ کرنے والوں کی تعداد میں چھیالیس ۴۶ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ (یہ سروے رپورٹ ورکنگ ویمن آرگنائزیشن پاکستان کی آئمہ محمود نے تیار کی ہے) اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق ہر سال دنیا بھر میں تمباکو کے استعمال کے نتیجے میں ایک اشاریہ پانچ ملین خواتین ہلاک ہو جاتی ہیں۔ جبکہ آئندہ بیس سال کے عرصہ میں یہ تعداد دگنی ہو جائے گی۔

فرمان حضرت داؤد علیہ السلام

جب لوگوں میں کمینہ پن کی قدر ہونے لگتی ہے تو شریر بے ٹوک اکڑ کر چلتے ہیں۔
راستبازوں کی تھوڑی سی پونجی شریروں کی بہت سی دولت سے بہتر ہے۔

مغلوں کی درباری زبان فارسی تھی لیکن گھر میں وہ ترکی زبان بولتے تھے۔تزک بابری، بابر بادشاہ نے ترکی زبان میں لکھا تھا۔محمود غزنوی بھی نسلاً ترک تھا۔ امیر تیمور برلاس خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ برلاس ترکوں کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔مغل چغتائے ترک تھے۔

علیحدگی

یورپ میں جہاں نوجوان جوڑوں میں شادی نہ کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے وہیں شادی شدہ جوڑوں میں علیحدگی اختیار کرنے والوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ جہاں شادی نہ کرنے والوں کو شادی کرنا ایک مصیبت لگتی ہے وہیں شادی شدہ خواتین وحضرات بھی شادی جیسے مقدس بندھن کو عذاب خیال کرنے لگے ہیں ایک خبر کے مطابق انگلینڈ اور ویلز میں ہر سال تقریباً ایک لاکھ بیس ہزار جوڑے علیحدگی اختیار کرتے ہیں۔حالانکہ جوڑوں کے درمیان مصالحت کے لئے ہر سال ۲۵ ملین پونڈ خرچ کئے جاتے ہیں۔ایک جوڑے کی علیحدگی پر ۴۰۰۰ پونڈ خرچ ہوتے ہیں۔

چرچل کی پیشگوئی

چرچل نے کہا تھا کہ طاقت، بے ایمان، بدمعاش، لالچی اور مجرموں کے ہاتھ میں چلی جائے گی۔ برصغیر کے تمام لیڈر نہایت نچلے وصف و کردار کے ہوں گے، یہ گھاس پھونس کے بنے ہوں گے اور ان میں اخلاقی قوت کا فقدان ہوگا۔ان کی زبان میٹھی ہوگی مگر دل عیار ہوں گے۔ یہ آپس میں اقتدار حاصل کرنے کے لیے لڑتے جھگڑتے رہیں گے اور برصغیر اسی سیاسی دنگل میں تباہ ہو جائے گا۔"

پاکستان پہ کیا گزری؟

جناب عرفان احمد نے فرمایا ہے کہ جس طرح امام حسین علیہ السلام کے تذکرے میں یزید کا ذکر لازمی در آتا ہے اسی طرح بھٹو کے تذکرے میں ضیاء کا ذکر ناگریز ہو جاتا ہے ورنہ پرسنلٹی، خاندان، تعلیم، دولت اور ٹریک ریکارڈ میں بھٹو کا موازنہ ضیاء سے بنتا ہی نہیں۔ضیاء ایک امام مسجد کا بیٹا تھا یعنی بچپن ہی سے مانگے تانگے کے کھانے پر پلا تھا۔ذات کا آرائیں تھا۔تعلیم میں بھی بھٹو سے پیچھے تھا۔ پرسنیلٹی ایک آنکھ میں ٹیڑھ ہونے کے باعث کچھ تھی ہی نہیں۔دولت بھی ضیاء کے پاس صدر پاکستان کا عہدہ کے بعد ہی دائیں بائیں ہاتھ مارنے کی صورت میں آئی۔اور ٹریک ریکارڈ تو جتنا شرمناک ضیاء الحق کا ہے اتنا کسی اور جرنیل کا نہیں۔

گھر کیوں ٹوٹتے ہیں؟

عصر حاضر میں گھر ٹوٹنے کی ایک بڑی وجہ والدین کا بچوں کی تعلیم سے مرعوب ہونا ہے۔اسی مرعوبیت کی وجہ سے والدین نے سمجھ لیا ہے کہ تعلیمی ڈگریوں کے نتیجے میں بچے ہر قسم کی سوجھ بوجھ کے مالک بن گئے ہیں۔انہیں حقوق وفرائض اور ذمہ داریوں کے متعلق سمجھانا گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔یہی وجہ ہے کہ بچے مادر پدر آزادی کے دلدادہ بن گئے ہیں، شادی کے معاملات میں آزادی چاہتے ہیں، شادی کے بعد جلد شادی کے بندھن سے بھی آزاد ہو جاتے ہیں۔اگر والدین اپنے بچوں کی تعلیمی قابلیت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بچپن ہی سے انہیں ہمت، صبر، قوت برداشت، عقل وفکر سے کام لینے اور وقتی جذباتیت سے بچنے کے طریقے اور ساتھ ساتھ خدائی احکامات پر عمل کرنے اور دعاؤں سے کام لینے کی افادیت بتاتے رہیں اور اپنا نمونہ بحیثیت والدین اچھا دکھاتے رہیں تو بچوں کے گھر ٹوٹنے کی بجائے جنت نظیر بن جائیں گے۔

صداقت کی روح

مولانا ابوالعلیٰ مودودی نے فرمایا ہے کہ بددل غیر مخلص اور جھوٹے پیرووں کو لے کر آج تک کسی تحریک نے کامیابی کا منہ نہیں دیکھا ہے، اور یقیناً ایسے گوشت پوست کے لوتھڑوں کو لے کر، جو صداقت کی روح سے بالکل خالی ہوں، کوئی شخص دنیا کے میدان مسابقت میں قدم رکھنے کی جرآت اور فوز وفلاح تک پہنچنے کی امید نہیں رکھ سکتا۔ (الجہاد فی الاسلام از مودودی صفحہ ۱۶۶)

سیاسی پھلجھڑیاں

مولانا کے ۷۳ لاکھ کے اثاثے اور...

☆جناب مولانا فضل الرحمان نے اپنے اثاثوں کے متعلق فرمایا ہے کہ ان کے پاس ۷۳ لاکھ کے اثاثے ہیں۔حالانکہ وہ جس لینڈ کروز کو سواری کے لئے استعمال کرتے ہیں اس کی قیمت ۷۳ لاکھ سے زیادہ ہے۔ان کی بیان کردہ اثاثوں کی تفصیل سن کر ایک صحافی نے فرمایا تھا کہ مولانا شاید سوتے بھی گاڑی میں ہیں کہ گھر تو وہ رکھتے نہیں۔ مولانا فضل الرحمان کے متعلق پی۔ٹی۔آئی کے راہنما شفقت محمود نے فرمایا ہے کہ ''مولانا'' کا لقب تو انہیں دراصل اپنے مرحوم والد مولانا مفتی محمود سے یوں ہی وراثت میں ملا ہے۔جو نہ تو ان کی علمیت کا مظہر ہے،نہ ہی اس سے ان کے مذہبی کارناموں کا کوئی تعلق ہے۔اور نذیر ناجی نے لکھا ہے کہ مولانا فضل الرحمان کی اقتدار کی بھوک،ان کی طاقت اور پیٹ کے سائز دونوں سے کہیں زیادہ ہے۔

ستان اور خیر کی خبر

☆۲۰۰۶ء میں جناب حسن نثار نے کہا تھا کہ جس ملک کے ساتھ ''ستان'' لگتا ہو وہاں سے خیر کی خبر کم کم ہی آتی ہے۔مثلاً افغانستان، ترکمنستان،ازبکستان،قازقستان،قرغزستان ورسب سے بڑھ کر ہمارا پیارا ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان،شاید اسی لئے ہندوستان نے نام بدل کر بھارت رکھ لیا لیکن 'ہندوستان' کے اثرات سے جان نہ چھڑا سکا۔اور یہ مشورہ بھی دیا ہے کہ کچھ اور نہیں تو نام ہی بدل دیکھو۔''ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے۔''

منافقستان

☆عطاالحق قاسمی صاحب فرماتے ہیں کہ پاکستان کا نام سیکولر اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھ دیا جائے۔(اگر قوم کے منافقانہ طرزعمل کی بنیاد پر ہی نام بدلنا چاہتے ہیں تو سیکولر اور اسلامی اور جمہوریہ اور پاکستان اتنا بڑا نام رکھنے کی کیا ضرورت ہے سیدھا سادھا نام ''منافقستان'' ہی رکھ دیا جائے،لیکن اس میں بھی ایک قباحت ہے کہ اس نام میں بھی ستان لگتا ہے اور بقول حسن نثار کے جہاں ستان لگتا ہے وہاں خیر کا فقدان پایا جاتا ہے)

نظام مصطفیؐ

☆مولانا شاہ تراب الحق نے عید میلاد النبیؐ کے موقع پر کہا ہے کہ ملک بچانے کے لئے انقلاب نہیں نظام مصطفیؐ کے نفاذ کی ضرورت ہے۔(عوام روٹی،پانی،بجلی، گیس،تعلیم اور نوکری کا انتظام چاہتے ہیں اور عدالتوں سے انصاف کے علاوہ امن وسلامتی سے سجے روز وشب کو ہی نظام مصطفیؐ کی بنیاد سمجھتے ہیں)

شب کی تعزیر پھیلی ہے چار سُو تو بضد ہے کہ میں اسے سویرا کہوں

جدید چھ فیکٹریاں

☆نواز شریف نے الیکشن سے پہلے اپنے اثاثوں کی تفصیل الیکشن کمیشن کچھ اس طرح بتائی تھی۔میری جدید ۶ فیکٹریاں ہیں جن میں ۲ ٹیکسٹائل ملز،ایک پیپر مل،ایک اسپننگ مل،ایک انجینئرنگ مل اور ایک شوگر مل شامل ہے ان ملز کے علاوہ تین گاڑیاں اور ایک ٹریکٹر ہے اور ان تمام اثاثوں کی مالیت ایک ارب اسی لاکھ ہے۔میری بیوی کے پاس صرف پندرہ لاکھ کے زیورات ہیں۔(اس خبر پر ایک صحافی نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ایک کمیٹی بنائی اور بولی لگانی شروع کی اور یہ بولی دس ارب روپے تک پہنچ گئی۔پھر کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ نواز شریف کی جائداد خرید کر اسے ڈبل قیمت پر بیچ کر تمام سیاست دانوں کے اثاثے خرید لئے جائیں تو کھربوں روپے منافع ہوگا پھر ان روپوں سے بڑے بڑے قومی منصوبے شروع کئے جائیں۔کمیٹی کے ایک ممبر نے یہ کہہ کر شیخ چلیوں کے خواب کو چکنا چور کر دیا کہ نواز شریف کا منافع کمانے کا کوئی ارادہ نہیں،وہ اس طرح کے مزید اثاثے بنانے میں مصروف ہیں)

لاڈلا وزیر

☆نواز شریف کے چہیتے وزیر چوہدری نثار احمد پر نثار جایئے جناب نے فرمایا ہے کہ میرے پاس ایک رہائشی مکان،ایک فارم ہاؤس،ایک اپارٹمنٹ،سینکڑوں کینال زرعی اراضی اور چند قیمتی گاڑیاں ہیں اور ان تمام اثاثوں کی قیمت ۸۹ لاکھ روپے ہے۔یہ بھی بتا دیا کہ وہ ۲۴ لاکھ روپے کے مقروض بھی ہیں۔(اگر نثار صاحب منافع کمانا چاہیں تو ان کے اثاثے ان کے قرض سمیت کم از کم ۵ کروڑ میں خریدنے والے موجود ہیں)

نواز شریف اور طالبان

☆نواز شریف نے ۱۶ نومبر کر جرگہ نامی پروگرام میں سلیم صافی کے ایک سوال کے جواب میں کہا ہے کہ ضروری نہیں کہ صرف حکومت طالبان سے مذاکرات کرے۔اس مقصد کے لئے میں خود عمران خان، مولانا سمیع الحق، مولانا فضل الرحمان اور مولانا منور حسن سے مدد کے لئے رابطے کروں گا۔(نواز شریف صاحب کی اس فراست پر دل داد دینے کو چاہتا ہے، کہ جناب اچھی طرح جانتے ہیں کہ طالبان کے تانے بانے کہاں ملتے ہیں۔ابھی داد دینے کی خواہش نے انگڑائی لی ہی تھی کہ طالبان کا بیان آ گیا کہ ہم حکومت یعنی نواز شریف سے مذاکرات کے لئے نواز شریف کی بیان کردہ شخصیات کو کھلی چھٹی دیتے ہیں۔عمران خان اور فضل الرحمان نے طالبان کا ترجمان بننا قبول کرلیا اور سمیع الحق اور جماعت اسلامی شرگرمی سے مذاکراتی ٹیم کا حصہ بن گئے۔جناب نواز شریف ایک وقت آئے گا جب جناب ہماری فراست پر دل کھول کر داد دیں گے۔ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ طالبان آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ معصوم عوام کو تگنی کا ناچ نچائیں گے اور پانی کا وقفہ بھی نہیں لینے دیں گے)

مہربانیوں کا بھرم

☆عرفان احمد نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ نواز شریف شروع شروع میں ضیاء کی برسی کی تقریبات میں شرکت کرتے رہے اور انتظامات کی طرف توجہ فرماتے رہے۔کھانے کی دیگیں اور قیمے کے نان اور پاوے بھیجتے رہے۔(آخر ضیاء الحق کی مہربانیوں کا کچھ تو بھرم رکھنا تھا، ضیاء الحق ہی تو تھے جنہوں نے نواز شریف کے سر پر جمہوریت کا آمریت کے غلیظ پانی سے دھلا تاج رکھا تھا، جب نواز شریف کو ضیاء الحق کی موت کے بعد اپنے تاج میں سے آمریت کی بُو محسوس ہونے لگی تو انہوں نے نا صرف قیمے کے نان اور پاوے بھیجنے بند کردیے بلکہ اعجاز الحق سے بھی ناطہ توڑ لیا، انہیں اپنے منہ بولے بھائی اعجاز الحق سے بھی بُو آنے لگی تھی)

انداز اپنا اپنا

☆مولوی منور حسن نے کہا ہے کہ ہمیں مولانا فضل الرحمان کی شریعت اور انقلاب نہیں چاہیے۔(نہیں چاہتے تو نہ سہی، مولانا فضل الرحمان کو بھی آپ کے نفاذ شریعت جیسے انقلابی ایجنڈے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔یاد رہے دونوں پاکستان میں اسلامی نظام کے پرجوش حامی ہیں۔مگر اپنے اپنے انداز سے)

سیاست زندہ باد؟

تھرپارکر کی صورتحال نے جہاں تھر میں رہنے والوں کا جینا محال کردیا ہے وہیں درد دل رکھنے والے پاکستانیوں کو بھی غم سے دوچار کردیا ہے۔پاکستان میں سیاستدان نامی ایک ایسا طبقہ بھی ہے جس نے مرے ہوئے بچوں اور جانوروں کے مردہ جسموں کو اہمیت نہ دیتے ہوئے، قحط زدہ علاقے میں بابا قائم علی شاہ وزیراعلیٰ سندھ نے پچاس سے زیادہ اعلیٰ افسران کے ساتھ بیٹھ کر پرتکلف کھانا نوش فرمایا۔جب ایک طرف غریب عوام ایک لقمہ سے بھی بے نصیب تھی تب دوسری طرف ہرن کے کوفتے، بریانی، پرندوں کا گوشت، ملائی بوٹی، زردہ، پلاؤ اور طرح طرح کے کباب کھائے جارہے تھے۔اسی طرح جب آغاز قحط تھا اور بچوں کی اموات شروع ہو چکی تھیں سیاستدان سندھ اور پنجاب حکومت کے بالترتیب سندھ میلے اور پنجاب میلے میں ناچ رہے تھے گا رہے تھے، انواع واقسام کے کھانوں سے دل بہلا رہے تھے۔بابا قائم علی شاہ جیسے بزرگ بھی جن کے پاؤں قبر میں ہیں اللہ سے نہیں ڈرتے، زرداری سے ڈرتے ہیں۔نواز شریف زندہ باد اور زرداری زندہ باد لگانے والوں کو بھی شرم نہیں آتی کہ وہ ان لوگوں کو زندہ باد کہتے ہیں جن کے چہروں کی لالی انہیں کا خون پینے کی وجہ سے ہے۔ہمارے بیمار، بھوکے، ننگے ہم وطنوں سے وہ لاغر بکری زیادہ عقلمند ہے جو درندوں کی درندگی سے واقف ہونے کی وجہ سے ان کے قریب جانے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔عجیب ہیں ہمارے ہم وطن جو سانپ کے زہر سے تو واقف ہیں اور سانپ نما لیڈروں کی زندگی کے لیے دعائیں مانگتے ہیں۔ہمارے عوام لیڈروں کو خدا سمجھتے ہوئے ان سے بجلی، گیس، روٹی، مکان، علاج جیسی نعمتوں کے حصول کے لیے کبھی دھرنا، کبھی احتجاج اور کبھی جلوس نکالنے جیسی حرکات کرتے ہیں اور لیڈروں سے جوتے کھاتے ہیں۔اور ہمارے لیڈر انٹرنیشنل بھیک منگے ہیں، اپنی عوام کو ملنے والی بھیک سے بھی دور رکھتے ہیں۔پچھلے دنوں اسحاق ڈار صاحب جو خزانے کی رکھوالی پر مامور ہیں، عجیب قسم کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے فرمارہے تھے کہ ہمارے دوستوں نے ڈیڑھ ارب ڈالر دیے ہیں۔پوچھا گیا کہ جناب ذرا ہمیں بھی تو بتائیں یہ دوست کون ہیں، فرمانے لگے یہ بتانا ضروری نہیں ہے۔انہیں ڈر ہوگا کہ کوئی اور لیڈر بھی بھیک دینے والے کا نام معلوم کرکے ہماری روزی کے دروازے بند کرسکتا ہے۔

ساٹھ مار خان

۲۴ مارچ کو قومی اسمبلی میں ارکان اسمبلی کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں جس پر اسپیکر کو کہنا پڑا کہ قومی اسمبلی کوئی اکھاڑہ نہیں ہے، ارکان تہذیب کے دائرے میں رہیں۔چوہدری نثار وزیر داخلہ نے کہا کہ بھٹو کے چالیس سال پرانے قصے سنا کر قوم کو پہلوانی نہیں دکھائی جاسکتی۔جواب میں پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے رکن اسمبلی

خورشید شاہ نے کہا کہ ہم بھاگ گئے تھے نہ جنرل کو خط لکھا تھا، وزیر داخلہ دھمکیاں نہ دیں جنرل کے سامنے کون لیٹا تھا اور رحم کی اپیل کس نے کی تھی، سب کو معلوم ہے، اگر کوئی تیس مار خان بنے گا تو ہم ساٹھ مار خان بنیں گے۔ (جس قوم کے اس طرح کے لیڈر ہوں اس قوم کے نصیب ہی پھوٹیں گے۔ شخصیت پرستی ایسی بلا ہے جو حق اور سچ کی تمیز بھلا دیتی ہے۔)

عجیب سوکھی ہوئی لکڑیاں ہیں یہ دل دار　　　جو دور ہوں تو دھواں دیں، ملیں تو جل جائیں

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بَھر دیں رونق　　　ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چئیرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ فرمائیں۔ (نئ اور پرانی وہیل چئیرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

Mob.07792998973 : Tel. 020.36747909 : E-mail. peshwaltd@gmail.com

PESHWA private LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

شعر و ادب

میں لوگوں سے ملاقاتوں کے لمحے یاد رکھتا ہوں
میں باتیں بھول بھی جاؤں تو لہجے یاد رکھتا ہوں
سر محفل نگاہیں مجھ پہ جن لوگوں کی پڑتی ہیں
نگاہوں کے حوالے سے وہ چہرے یاد رکھتا ہوں
محبت جس سے کرتا ہوں نبھاتا ہوں دل و جان سے

میں اپنی دوستی کے سب حوالے یاد رکھتا ہوں

اسد مصطفیٰ

کُو بہ کُو پھیل گئی بات شناسائی کی
اُس نے خُوشبو کی طرح میری پذیرائی کی

کیسے کہہ دوں کہ مجھے چھوڑ دیا ہے اُس نے
بات تو سچ ہے مگر بات ہے رُسوائی کی

وہ کہیں بھی گیا، لوٹا تو میرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی مرے ہرجائی کی

تیرا پہلو تیرے دِل کی طرح آباد رہے
تجھ پہ گزرے نہ قیامت شبِ تنہائی کی

اُس نے جلتی ہوئی پیشانی پہ جب ہاتھ رکھا
رُوح تک آ گئی تاثیر مسیحائی کی

اب بھی برسات کی راتوں میں بدن ٹوٹتا ہے
جاگ اُٹھتی ہیں عجب خواہشیں انگڑائی کی

پروین شاکر

جب سے تُو نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
سَنگ ہر شخص نے ہاتھوں میں اُٹھا رکھا ہے

اُس کے دِل پر بھی کَڑی ، عشق میں گزری ہو گی
نام جِس نے بھی محبّت کا سزا رکھا ہے

پتّھرو آج مِرے سَر پہ برستے کیوں ہو
مَیں نے تم کو بھی کبھی اپنا خُدا رکھا ہے

اب مِرے دِید کی دُنیا بھی تماشائی ہے
تُو نے کیا مجھ کو محبّت میں بَنا رکھا ہے

جِس کی اِک چوٹ سے یزداں کا پگھل جائے لہو
ہم نے وہ درد بھی سِینے میں چُھپا رکھا ہے

جِس کی آواز نے اِنساں کا سکُوں چِھین لیا
وقت بے رحم نے وہ ساز اُٹھا رکھا ہے

دُور کے چاند سے مٹّی کا دیا ہی بہتر
جو غریبوں نے سرِ شام جَلا رکھا ہے

تُو نے تو ہاتھ مِرے ہاتھ میں آ رکّھا ہے
مَیں نے کُہسار ہتھیلی پہ اُٹھا رکھا ہے

پی جا ایّام کی تلخی کو بھی ہنس کر ناصؔر
غم کو سہنے میں بھی قُدرت نے مزا رکھا ہے

ناصؔر کاظمی

عجیب خواہش ہے شہر والوں سے چھپ چھپا کر کتاب لکھوں
تمہارے نام اپنی زندگی کی کتاب کا اِنتساب لکھوں
وہ لمحہ کتنا عجیب تھا جب ہماری آنکھیں گلے مِلی تھیں
مَیں کِس طرح اب محبتوں کی شکستگی کے عذاب لکھوں
کبھی وہ دِن تھے کہ نیند آنکھوں کی سرحدوں سے پرے پرے تھی
مگر اب، جب بھی سونا چاہوں تمہاری یادوں کے خواب لکھوں
مَیں تنہا لڑکی دیارِ شب میں جَلاؤں سچ کے دیئے کہاں تک
سیاہ کاروں کی سلطنت میں مَیں کِس طرح آفتاب لکھوں
قیادتوں کے جنوں میں جِن کے قدم لہُو سے رنگے ہوئے ہیں
یہ میرے بَس میں نہیں ہے لوگو کہ اُن کو عزّت مآب لکھوں
یہی بہت ہے کہ ان لبوں کو صدا سے محروم کر کے رکھ دوں
مگر یہ کیسی مصالحت ہے سَمندر کو سراب لکھوں

نوشی گیلانی

اب تو ٹوٹے ہوئے تاروں سے ضیاء مانگتے ہیں
کس نہج پر پہنچ گئے ہم یہ کیا مانگتے ہیں
اپنے ہاتھوں سے ہی اپنا نشیمن جلا بیٹھے
اس جُرم کی اب تو غیروں سے سزا مانگتے ہیں
میرے کچّے مکان کی دیواریں گر گئیں ہیں جب سے
اپنے ہی لوگوں سے اب تو حیا مانگتے ہیں
لُٹا کے اسلاف کی غیرت سر بزم
ستمگری کے ایوانوں میں رِدا مانگتے ہیں
کشت و خُون کا بازار گرم ہوا ہے تب سے شعیبؔ
آنگن میں کھلے پھولوں کی بقا مانگتے ہیں

شعیبؔ سیّد

جشنِ نمرود مناتے ہیں تیرے شہر کے لوگ
مجھ کو شُعلوں میں جلاتے ہیں ترے شہر کے لوگ
اتنے فرعون صفت ہوں گے یہ معلوم نہ تھا
مجھ کو سُولی پہ چڑھاتے ہیں ترے شہر کے لوگ
اب بھی راون کی صفت رکھتے ہیں رکھنے والے
اب بھی سیتا کو چُراتے ہیں ترے شہر کے لوگ
مجھ کو اس دور کا سقراط سمجھ کر ہی نذیرؔ
زہر کا جام پلاتے ہیں ترے شہر کے لوگ

نذیرؔ فتح پوری

دلِ ناداں

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

ہم ہیں مُشتاق اور وہ بیزار
یا اِلٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مَیں بھی مُنہ میں زبان رکھتا ہوں
کاش پُوچھو کہ مُدّعا کیا ہے

جب کہ تجھ بِن نہیں کوئی موجُود
پھر یہ ہنگامہ اے خُدا کیا ہے

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں
غمزہ و عشوَہ و اَدا کیا ہے

شکنِ زُلفِ عنبریں کیوں ہے
نِگہ چشمِ سُرمہ سا کیا ہے

سبزہ و گل کہاں سے آئے ہیں
ابر کیا چیز ہے، ہوا کیا ہے

ہم کو اُن سے وفا کی ہے اُمّید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

جاں تم پر نثار کرتا ہوں
مَیں نہیں جانتا دُعا کیا ہے

ہاں بَھلا کر ترا بَھلا ہو گا
اور درویش کی صدا کیا ہے

مَیں نے مانا کہ کچھ نہیں غالبؔ
مُفت ہاتھ آئے تو بُرا کیا ہے

مرزا غالبؔ

نمائندگان ادارہ پیشوا

رانا مبشر محمود جرمنی (ہیمبرگ)	(004917631382750)	راشد محمود ڈنمارک (کوپن ہیگن)	(004541900556)
محمد افضل امریکہ (نیویارک)	(0017183765455)	لقمان احسن امریکہ (نیوجرسی)	(0019738827595)
محمد عادل رشید پاکستان	(0049403191628)	فیضان چیمہ برطانیہ (لندن)	(07428558809)
محمد اکرم برطانیہ (برمنگھم)	(00441283530905)	عبدالمغنی برطانیہ (مورڈن سرے)	(07506949263)

کھلی آنکھوں سے ریگ دشت کا اب سامنا ہو گا / کہاں سے پھوٹتی نفرت ہمیں اب سوچنا ہو گا
ہمیں الزام دستِ وقت پہ رکھنے سے پہلے اب / گریبانوں میں ،آئینوں میں ،اپنے جھانکنا ہو گا
یہ سورج روز چڑھتا ہے ہمارے سَر پہ وحشت کا / ہمیں دریا کوئی اشکوں کا سَر پہ تاننا ہو گا
درندے کھا ہی جائیں گے جو جنگل میں رہے سوتے / اگر رہنا ہے زندہ تو ہمیں اب جاگنا ہو گا
جلائیں خواب کب تک ظلم کی اس دھوپ میں آخر / یہ مالِ زیست ہے کوئی حصا راب کھینچنا ہو گا

عبدالجلیل عبّاد (ہیمبرگ جرمنی)

وحشت اُسی سے پھر بھی وُہی یار دیکھنا / پاگل کو جیسے چاند کا دیدار دیکھنا
اِس ہجرتی کو کام ہوا ہے کہ رات دن / بس وہ چراغ اور وہ دیوار دیکھنا
پاؤں میں گھومتی ہے زمیں آسماں تلک / اس طفلِ شیر خوار کی رفتار دیکھنا
یا ربّ کوئی ستارۂ امّید پھر طلوع / کیا ہو گئے زمین کے آثار دیکھنا
لگتا ہے جیسے کوئی ولی ہے ظہور میں / اب شام کو کہیں کوئی مے خوار دیکھنا
اس وحشتی کا حال عجب ہے کہ اُس طرف / جانا بھی اور جانبِ پندار دیکھنا
دیکھا تھا خواب شاعرِ مومن نے اس لئے / تعبیر میں مِلا ہمیں تلوار دیکھنا
جو دل کو ہے خبر کہیں ملتی نہیں خبر / ہر صُبح اِک عذاب ہے اخبار دیکھنا
مَیں نے سُنا ہے قُربِ قیامت کا ہے نشاں / بے قامتی پہ جُبّہ و دستار دیکھنا
صدیاں گُزر رہی ہیں مگر روشنی وُہی / یہ سر ہے یا چراغ سرِ دار دیکھنا
اس قافلے نے دیکھ لیا کربلا کا دن / اب رہ گیا ہے شام کا بازار دیکھنا
دو چار کے سوا یہاں لکھتا غزل ہے کون / یہ کون ہیں یہ کس کے طرفدار دیکھنا

عبیداللہ علیم

یہ وزیرانِ کرام

کوئی ممنونِ فرنگی کوئی ڈالر کا غلام
دھڑکنیں محکوم ان کی لب پہ آزادی کا نام
ان کو کیا معلوم کس عالم میں رہتے ہیں عوام
یہ وزیرانِ کرام

ان کو فُرصت ہے بہت اونچے امیروں کے لئے
ان کے ٹیلیفون قایم ہیں سفیروں کے لئے
وقت ان کے پاس کب ہے ، ہم فقیروں کے لئے
چھو نہیں سکتے انہیں ہم ، ان کا اونچا ہے مقام
یہ وزیرانِ کرام

صبح چائے ہے یہاں تو شام کھانا ہے وہاں
کیوں نہ ہوں مغرور چلتی ہے میاں ان کی دکاں
جب یہ چاہیں ریڈیو پر جھاڑ سکتے ہیں بیاں
ہم ہیں پیدل ، کار پر یہ ، کس طرح ہوں ہمکلام
یہ وزیرانِ کرام

قوم کی خاطر اسمبلی میں یہ مر جاتے بھی ہیں
قوتِ بازو سے اپنی بات منواتے بھی ہیں
گالیاں دیتے بھی ہیں اور گالیاں کھاتے بھی ہیں
یہ وطن کی آبرو ہیں ، کیجئے ان کو سلام
یہ وزیرانِ کرام

ان کی محبوبہ وزارت داشتائیں کُرسیاں
جان جاتی ہے تو جائے پر نہ جائیں کُرسیاں
دیکھئے یہ کب تلک یوُں ہی چلائیں کُرسیاں
عارضی ان کی حکومت عارضی ان کا قیام
یہ وزیرانِ کرام

حبیب جالبؔ

AZED&CO
Incorporated Precticing Accountants
Rizwan Azed
B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی او ڈرائیور اکاؤنٹس، سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔ بک کیپنگ، بجٹ۔ بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road | Tel.020 8646 6777
Mitcham Surrey | Fax.020 8646 9416
London .CR4 4EA | Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

/ برطانیہ کی خبریں /

☆ آج دنیا امن کی تلاش میں ہے۔ مذاہب عالم امن قائم کرنے کا کوئی بھی فارمولا پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اور مذاہب عالم سے تعلق رکھنے والے افراد تعصب، بدگمانی اور ناانصافی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان حالات میں جماعت احمدیہ نے مذہبی بھائی چارے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے دنیا کو بتایا ہے کہ امن کی بنیاد عالمی بھائی چارے ہی سے ممکن ہے۔ تقریباً سات ارب انسانوں کے دکھوں کا مداوا تبھی ممکن ہے جب مذہبی اور سیاسی لیڈر اپنے ذاتی مفادات کو دفن کر کے انسانیت کی بھلائی کے لیے کام کریں۔

لندن کے قدیم تاریخی گلڈ ہال میں ۱۱ فروری ۲۰۱۴ء کو جماعت احمدیہ کی برطانیہ میں صد سالہ قیام کے سلسلہ میں منعقد ہونے والی مذہبی عالمی کانفرنس میں عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ، بہائی مذاہب کے علاوہ مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں وزیر اعظم برطانیہ، ملکہ برطانیہ، گھانا کے صدر اور دلائی لامہ کے علاوہ بہت سی اہم شخصیات کے پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ اسی طرح کیتھولک چرچ کے بشپ کیون میکڈونلڈ نے جناب کارڈینل جو پوپ کی کیبنٹ میں ہیں اور کونسل فار جسٹس اینڈ پیس کے صدر بھی ہیں کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ کونسلر سنتوخ سنگھ، ناروے کی سیاسی پارٹی کرسچین ریپبلک سے تعلق رکھنے والے بلی ٹرینگر، یونیورسٹی ایمسٹرڈم ہالینڈ کے پروفیسر ڈاکٹر ٹی سنئیر، گریک اور تھوڈوکس پیٹریاس کے فادر ایتھلوائن، آئرلینڈ کے ایک دانشور، یورپین کونسل آف ریلیجیس لیڈر جہانگیر سارو، بیلجیم کی یونیورسٹی اینٹ ویرپن کی ڈاکٹر لیڈیا، مذہبی تعلیمات کے استاد رابن ہسی، بیرونس سعیدہ وارثی اور سپین پیڈرو آباد کے میگل گارسیا کے علاوہ بہت سے دوسرے حاضرین نے خطاب فرمایا اور اس کانفرنس کو منعقد کرنے والوں کو زبردست خراج تحسین کیا۔ امام جماعت احمدیہ نے امن سے متعلق اسلامی تعلیمات کو شاندار طریقے سے پیش کیا۔ حاضرین نے بھی امام جماعت احمدیہ کے خطاب کی دل کھول کر تعریف کی۔ اس کانفرنس کے متعلق تاثرات بیان کرتے ہوئے معزز مہمانوں نے کہا کہ یہ خیال کہ اتنے سارے مذاہب ایک ہی چھت کے نیچے اس طرح اکٹھے ہو سکتے ہیں، ہمارے ایمانوں میں اضافے کا باعث ہے۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام امن اور ایک دوسرے کو سمجھنے کے متعلق ہے۔ نیز یہ کہ دنیا کے تمام مذاہب کو ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرنا چاہیے امام جماعت احمدیہ نے بڑے واشگاف الفاظ میں یہ ثابت کیا ہے کہ اسلام اور قرآن کی تعلیمات تشدد کی بجائے امن کے قیام پر زور دیتی ہے۔ ہمیشہ کی طرح اس کانفرنس کی بہترین تقریر جماعت کے خلیفہ کی تھی۔ یقیناً مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو اکٹھا کر دینا اور ان سے ان کے مذہب کی بات سننا ایک بہت ہی جرآت مندانہ اور قابل قدر اقدام ہے، یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس قسم کی تقریبات کو عالمی سطح پر مذہبی اور نظریاتی کمیونٹیز میں بھرپور پذیرائی ملنی چاہیے۔

☆ جنوری اور فروری کے مہینے موسم کے لحاظ سے برطانیہ کے لئے کچھ اچھے ثابت نہیں ہوئے، شدید بارشوں، برفباری، سمندری طوفانوں، طوفانی ہواؤں اور سیلاب نے تباہی مچا

دی۔ ہنگامی صورت حال کے پیشِ نظر برطانیہ کی تاریخ کا سب سے بڑا ریسکیو آپریشن کیا گیا جس میں عام عوام، شاہی خاندان کے افراد، سیاستدانوں، افواج اور دوسری تمام ریسکیو ٹیموں نے اس آپریشن میں حصہ لیا۔ اس ریسکیو آپریشن کے متعلق کہا گیا ہے کہ برطانیہ پر ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۵ء میں ہونے والی جرمن طیاروں کی بمباری کے بعد سب سے بڑا یہ ریسکیو آپریشن تھا۔ گھروں میں سیلابی پانی داخل ہونے سے لوگوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بعض علاقوں میں، پانی، گیس اور بجلی کی بندش نے بھی علاقے کے مکینوں کو خوب پریشان کیا۔

یکم مارچ ۲۰۱۴ء کو اردو مرکز لندن کے زیر اہتمام ایک شام آوَل بیٹھیں کے نام سے منائی گئی۔ مشہور غزل گائیک آصف رضا نے غزلیں سنائیں۔ یہ شام مقبلائی ریور سائیڈ میں منائی گئی تھی۔ دورانِ تقریب مہمانوں کو پر تکلف کھانا بھی پیش کیا گیا۔ دی وائٹ مغل لمیٹڈ نے اس تقریب کے سلسلے میں خصوصی تعاون کیا تھا۔

☆ گارڈین اخبار کی ایک خبر کے مطابق انگلینڈ اور ویلز میں خواتین کی ۳۰ فیصد آبادی یا ۵ ملین خواتین ۱۶ سال کی عمر سے گھریلو تشدد کا نشانہ بن رہی ہیں۔ گزشتہ برس ایک اعشاریہ ایک ملین خواتین تشدد کا نشانہ بنیں جبکہ کل آبادی سے چار فیصد مرد تشدد کا شکار ہوئے۔ گزشتہ برس جنسی زیادتی کے چار لاکھ چھ ہزار واقعات رپورٹ ہوئے۔ گزشتہ برس قتل ہونے والے افراد کی تعداد ۵۵۱ تھی اور ۲۰۱۳ء میں قتل ہونے والے افراد کی تعداد ۵۳۰ تھی۔ امکانی طور پر مقتول کسی بھی جنس کا بچہ ہوتا ہے، یا اس کی عمر ۱۲ ماہ سے کم ہوتی ہے۔ مقتولین میں دو تہائی تعداد مردوں کی ہوتی ہے جو کہ اپنے ساتھی یا دوست کے ہاتھوں قتل ہوتے ہیں۔ خواتین عام طور پر اپنے پارٹنر یا سابقہ پارٹنر کے ہاتھوں قتل ہوتی ہیں۔

☆ سکاٹش پارلیمنٹ نے ہم جنس پرست جوڑوں کی شادی کے متعلق آخری بل منظور کر لیا اور توقع ہے کہ نئے قانون کے تحت ایسے جوڑوں کی پہلی شادی اکتوبر ۲۰۱۴ء میں منعقد ہو سکے گی۔ اس بل میں مذہبی اور سول کے ساتھ شادی کی ایک نئی قسم ہیومنسٹ شادی بھی متعارف کرائی گئی ہے۔ ویسٹ منسٹر کی پارلیمنٹ پہلے ہی اس قانون کی منظوری دے چکی ہے اور وہاں ۲۹ مارچ کے بعد ہم جنس پرست آپس میں شادی کر سکیں گے۔ ہر امام ایسے جوڑوں کی شادی کروانے کا پابند ہوگا۔ امیگریشن کے مسائل بھی پیدا ہوں گے۔

☆ برمنگھم میل کے مطابق اپنی دعاؤں سے بچوں کی پیدائش اور تعلقات جوڑنے کے دعووں پر آٹھ لاکھ پونڈ کی رقم بٹورنے والے جعلی عامل کو عدالت نے صرف پینتیس سو پونڈ کی واپسی کا حکم دیا ہے۔ پینتالیس سالہ جعلی عامل نعیم کو ۲۰۱۰ء میں فراڈ کے الزامات پر اٹھارہ ماہ کی قید سنائی تھی۔ دورانِ ٹرائل ہیمپٹن کراؤن کورٹ میں بتایا گیا کہ ایک خاتون پر اس کی حاسد بہن کی جانب سے کئے گئے کالے جادو کے توڑ کے لئے عامل نعیم نے نو ہزار ۶۵۰ پونڈ وصول کئے۔ اس نے خاتون کو یہ یقین بھی دلایا کہ اس کی دعا سے اس کی گود بھر جائے گی۔ ایک دوسری عورت کے گھر میں امن کے لئے تیرہ سو پونڈ وصول کئے اور مطالبہ کیا کہ ۱۸ سو پونڈ اور اسے دئے جائیں ورنہ بدروح اس کا گھر اور خاندان تباہ کر دیں گے۔

☆ وزیر تجارت نے کہا ہے کہ وہ آجر جو اپنے ورکروں کو کم از کم تنخواہ ادا نہیں کرتے ان پر بیس ہزار روپے جرمانہ کیا جائے گا۔ جرمانے کی رقم پانچ ہزار سے بڑھا کر بیس ہزار پونڈ کر دی گئی ہے۔ ادھر اقوام متحدہ کی رفیوجی ایجنسی نے مجوزہ امیگریشن قوانین کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان قوانین سے غیر ملکی امتیازی سلوک کا نشانہ بنیں گے، یہ بھی خدشہ ظاہر کیا گیا ہے کہ امیگریشن بل کمیونٹیز کو تباہ کرے گا اور پناہ گزینوں کو دیوار سے لگا دے گا۔ بیڈ روم ٹیکس کو بھی شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

☆ ڈیلی سٹار سنڈے کے مطابق پاکستانی نژاد دو بھائیوں محمد امین اور آفتاب احمد کے خلاف گزشتہ ماہ پراسیڈز آف کرائم ایکٹ کی سماعت پر مجموعی طور پر ۳۱۳۶۱۷ پونڈز کی قرقی کے احکامات دئے گئے تھے۔ ان بھائیوں کو ۵۵۰۰۰۰ پونڈز واپس کرنے ہیں۔ گزشتہ سال فروری میں اپنے اصل ٹرائل کے بعد ۲۵۰۰۰۰ پونڈز کے بینیفٹس پہلے ہی ادا کر چکے ہیں۔ دونوں بھائیوں نے اپنی بیویوں کے ہمراہ ایک عشرہ سے زائد عرصہ کے دوران ۳۰۰۰۰۰ پونڈز سے زائد ہینڈ آؤٹس کی مد میں فراڈ کیا۔ دونوں بھائیوں نے اپنی بیویوں سے سنگل مامز کی حیثیت سے بینیفٹ کلیمز کرائے، درحقیقت دونوں بھائیوں کے کل گیارہ بچے ہیں۔ اخبار نے بتایا ہے کہ پیزا شاپ کے مالک اور فورڈ مینیجر نے دبئی، ہنگری اور ایسکس میں پراپرٹی بنائیں۔ جبکہ ایک کی بیوی کوثر اختر نے غربت کا بہانہ کر کے ۲۳۰۰۰۰ پونڈز کے کلیمز دائر کئے جبکہ وہ جس گھر میں رہ رہی تھی وہ اس کے شوہر کے بھائی کا گھر تھا۔ اور دوسرے بھائی کی بیوی صوبیہ شاہین نے دو لاکھ بیس ہزار پونڈز کے کلیمز دائر کئے اور وہ جس گھر میں رہ رہی تھی وہ اس کے شوہر کے بھائی کا مکان تھا۔ چاروں کے خلاف دھوکہ دہی پر گزشتہ سال چارج عائد کیا گیا تھا۔

☆ برطانیہ میں دو سال کی عمر سے اسکول بھیجنے کی تجویز ہر کونسل کو بھیج دی گئی ہے۔

☆ نیشنل ایسوسی ایشن آف فیونرل ڈائریکٹرز کے مطابق آج کل لوگ جذباتی وابستگی پر مبنی جیولری کے ساتھ دفن ہونے کے بجائے ٹی بیگز، دہی کے ڈبوں، کونکرز، سگریٹ کے پیکٹوں اور شیمپین کی بوتلوں کے ساتھ دفن ہونے کو ترجیح دے رہے ہیں، لوگ اب بہت زیادہ اپنی آخری رسومات کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔

☆ ورک اور پنشن سے متعلق وزیر ڈنکن سمتھ نے ڈیلی میل میں لکھے گئے ایک مضمون میں کہا ہے کہ بینی فٹس پر زندگی گزارنے کو طریقہ بنانے والوں کو چھپنے نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے بیروزگاروں کے خلاف ۲۰۱۴ء سے کریک ڈاؤن شروع کیا جائے گا، انہوں نے کہا کہ ملازمت کی تلاش بھی ایک کل وقتی کام ہے اور بیروزگاروں کو ملازمت کی تلاش کرتے ہوئے

خود کو ملازم تصور کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بعض بیروزگاروں کو کل وقتی حاضری سینٹرز میں حاضری دینے کا پابند بنانے کا بھی منصوبہ ہے۔

☆ معروف چیرٹی ایکشن فار چلڈرن کے مطابق ڈیڑھ ملین برطانوی بچے والدین کی توجہ سے محروم ہیں اور ان کے پاس نہ معقول پہننے کیلئے کپڑے ہیں نہ کھانے کے لیے کھانا۔ مسئلہ بڑھتا جا رہا ہے۔ متاثر بچوں کی تعداد پانچ اعشاریہ ایک ملین تک پہنچ چکی ہے۔

چیونٹی (The Ant)

چیونٹی کا جنسی (Generic) نام Formica اس کے جسم سے خارج ہونے والی تیز بُو کی وجہ سے ہے۔ یہ بواس وقت محسوس کی جاسکتی ہے جب ان کے کسی بھٹ کو چھیڑا جائے۔ یہ بُو سرکے کی بُو جیسی ہوتی ہے اور چیونٹیوں کے افراز کئے ہوئے فارمک ایسڈ کی وجہ سے ہوتی ہے جو یہ اپنے گھر کی صفائی، حفاظت اور پاکیزگی کے لئے پیدا کرتی ہے۔ چیونٹی کو عربی زبان میں نمل کہا جاتا ہے۔ سورۃ نمل کی آیت ۲۵ میں حضرت سلیمانؑ کے ذکر میں بعض مفسرین نمل سے مراد چیونٹی لیتے ہیں۔ اس کے برعکس بعض مفسرین نمل سے مراد ایک قوم لیتے ہیں۔ چیونٹی مراد لینے والے اس آیت کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سلیمانؑ اپنے لشکر کے ساتھ جب نمل (چیونٹیوں کی وادی) میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے دوسری سے کہا کہ اپنے اپنے بل میں گھس جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکری تم کو کچل ڈالیں۔ نمل کو قوم قرار دینے والے اس طرح ترجمہ کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ جب وہ نمل کی وادی پر پہنچے تو نمل (قوم) کی ایک عورت نے کہا اے نمل! اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔ سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں روند نہ دیں جبکہ انہیں اس کا احساس تک نہ ہو۔ اگر سورۃ نمل پر غور کیا جائے تو دوسرا ترجمہ صحیح قرار دیا جائے گا۔ چیونٹی کا شمار سماجی حشرات میں ہوتا ہے۔ یہ دنیائے حشرات کا ایک اہم رکن ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چیونٹیوں کی جبلت اعلیٰ درجہ کے ممالیہ جانوروں کی سمجھ سے بہت زیادہ ملتی جلتی ہے۔ چیونٹیاں بڑے حیرت انگیز کام کرتی ہیں۔ یہ مخصوص طرز تعمیر پر اپنے گھر بناتی ہیں۔ یہ کیا کم حیرت کی بات ہے کہ یہ چوڑے اور گہرے پانیوں پر پُل بناتی ہیں۔ یہ گھروں اور محلات کے نیچے اپنے بل بناتی ہیں۔ چیونٹیوں دمکوڑ اور ہائش کا ایک انوکھا نمونہ ہوتا ہے۔ کارکن چیونٹیاں ریزہ ریزہ اکٹھا کر کے اپنا گھر بناتی ہیں۔ یہ اپنا گھر بنانے کے لئے بھربھری مٹی، چکنی مٹی، ریت اور چقماق کے ذرے اکٹھے کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ پودوں کی ننھی ننھی ٹہنیاں، مردہ پتے اور کاغذ کے ٹکڑے تعمیراتی مادے کے طور پر استعمال کرتی ہیں۔ چیونٹیاں ان تمام مادوں کو اچھی طرح پیستی ہیں اور نمدار بناتی ہیں بالکل ایسے ہی جیسے انسان سیمنٹ بناتا ہے۔ بعد میں اس تیار مواد کی مدد سے دیواریں، راستے، احاطے، بڑے کمرے، چھوٹے کمرے اور بھول بھلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔ راستے اس قدر کشادہ بنائے جاتے ہیں کہ بیک وقت دو چیونٹیاں بآسانی آ جاسکتی ہیں اور کمروں کی گنجائش اکثر اتنی ہوتی ہے کہ ان میں سو کے قریب چیونٹیاں بآسانی سما سکیں۔ چیونٹیاں اپنے انڈے مخصوص کمروں یا خانوں میں دیتی ہیں جہاں کارکن چیونٹیاں ان کی بہتر پرداخت کر سکیں۔ انڈے چکنے اور ننھے ننھے بیضوی دھبوں کی شکل میں ہوتے ہیں اور محض ایک دمکوڑے میں اور اس کے زیر زمین خانوں میں سینکڑوں کی تعداد میں اکٹھے پڑے ہوتے ہیں۔ چیونٹیوں کی بستیاں، جن میں چیونٹیوں کی تعداد پانچ سو سے ایک ہزار تک ہوتی ہے، کسی بھی طور پوشیدہ یا ڈھکی چھپی نہیں ہوتیں۔ چیونٹی کا انڈہ اس کے لئے تقریباً سب سے قیمتی شے ہوتا ہے۔ انڈے تقریباً دس دنوں تک سردی اور بارش سے محفوظ گرم بھٹ میں پڑے رہتے ہیں اس کے بعد ان میں سے لاروے پیدا ہوتے ہیں۔ چیونٹیوں میں بھی شہد کی مکھیوں کی طرح نر، مادہ اور کارکن یعنی بانجھ چیونٹیاں ہوتی ہیں۔ نر اور مادہ کے ایک خاص وقت کے لئے پَر آتے ہیں۔ جب مادہ انڈے دینا شروع کرتی ہیں تو ان کے پَر جھڑ جاتے ہیں یا پھر نر بڑی بے رحمی سے ان کے پَر کاٹ ڈالتے ہیں۔ نر کے جبڑے بہت مظبوط ہوتے ہیں اور مادہ کے جھلی دار پروں کو ان کی بنیاد کے قریب سے کاٹ ڈالتے ہیں۔ نر مادہ کے پَر کو اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک کہ یہ ٹوٹ کر چیونٹی کے جسم سے الگ نہیں ہو جاتا۔ نر چیونٹیوں کے پَر برقرار رہتے ہیں کیونکہ ان پر کسی قسم کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن ان کی خودسر اور تحکم پسند زندگی بہت مختصر ہوتی ہے۔ یہ اپنے موسم کے آغاز ہی میں چند ہفتوں میں مر جاتے ہیں۔ کارکن چیونٹیوں کے پَر نہیں ہوتے۔ مادہ چیونٹیاں اپنے بچوں کی زیادہ پرواہ نہیں کرتیں۔ چونکہ اپنے انڈے محفوظ کر چکی ہوتی ہیں اس لئے دوگامہ چلتی پھرتی ہیں اور بے شمار کارکن چیونٹیوں پر حکم چلاتی ہیں جو بچوں کی پرورش کے تمام انتظامات احسن طریقے سے انجام دیتی ہیں۔ گو یہ بچوں کی سوتیلی مائیں ہوتی ہیں لیکن ان کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کرتی ہیں۔ جب مادہ چیونٹیاں انڈے دیتی ہیں تو یہ ایک بے ترتیب ڈھیر کی شکل میں ہوتے ہیں، چنانچہ کارکن چیونٹیاں انہیں الگ الگ کرتی ہیں تاکہ ان میں سے بچے آسانی سے نکل سکیں۔ جب ننھے منھے لاروے انڈوں میں سے باہر نکلنے کے لئے خولوں کو کھٹکھٹاتے ہیں تو کارکن چیونٹیاں ایک بار پھر اگر ضروری ہو تو انڈے کے خول پر چیرا لگاتی ہیں۔ اور لاروے کو اس میں سے باہر نکلنے میں مدد دیتی ہیں۔ چیونٹی کے لاروے کی ٹانگیں ہوتی ہیں نہ پاؤں۔ یہ اپنی خوراک حاصل کرنے کے لئے بل کھاتے ہوئے چلتا ہے۔ یہی وجہ (بقایا صفحہ ۴۰ پر)

MAS TEC LTD.

SPECIAL OFFER

5 Pages

Standard Website

Professional design

The compplete IT solution

Phone. 020 3371 14422 Mob. 077 2835 3859

E.Mail. info maastech.com.uk

www.maastech.co.uk

WEB DEVELOPMENT

Website and Graphic Design (Professional Designer/Developer)

Standard Websites,Content Management Systems,E.Commerce (Online Shops)

logo Design , Business Card Design , Flyer Design & Printing

MINICAB WEBSITESWITH PRICE CALCULATOR & ONLINE BOOKING

SPECIAL OFFER
HP/Dell Desktop
Dual Core, 160 HDD,
4GB RAM
Ready to use!

GREAT QUALITY SERVICE AT A REASONABLE PRICE

PROFESSIONAL IT SUPPORT

HOME USER

- Windows Installation & Re.Installation
- Software Installation
- Network Installation
- Internet Setup
- Viris & Spyware Removel
- Desktop & Laptop Upgrades

from £25 P/Hr

BUSINESS

- Server Installation & Configuration
- Network Installation & Configuration
- E.Mail Accounts
- Onsite IT Support
- Remote IT Support

Phone. 020 3371 14422

Mob. 077 2835 3859

E.Mail. info maastech.com.uk

ہے کہ کارکن چیونٹیاں ان کی دیکھ بھال کرتی ہیں، انہیں کھانا اور پہلی بار رینگنا سکھاتی ہیں۔

کارکن چیونٹیاں بلا کی محنتی اور موقع شناس ہوتی ہیں۔ دن کے وقت یہ اپنے گھر کے داخلی اور خارجی راستے کھلے اور صاف رکھتی ہیں۔ داخلی دروازے دو یا خواہ درجن بھر ہوں، چیونٹیاں علی الصبح نہایت احتیاط سے ان کی صفائی کرتی ہیں۔ شام کا دھندلکا شروع ہوتے ہی کارکن چیونٹیاں ایک بڑی تعداد میں، بڑی مستعدی سے چھوٹے چھوٹے تنکے اور کھانے والی مختلف چیزوں کے ذرات اپنے بل میں لے جاتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس کے بعد یہ اپنے بل کے دروازے بند کر دیتی ہیں۔ اندھیرا پھیلنے تک تمام دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ہر دروازے پر ایک چوکیدار بٹھا دیا جاتا ہے تاکہ یہ کسی بھی حملہ آور کی آمد کی خبر دے سکے۔ بعض اوقات خوفناک حملہ آور بل پر حملہ کر دیتے ہیں۔ بھڑیں، شہد کی مکھیاں اور جنگلی چوہے چیونٹیوں کے انڈوں کی تلاش میں ان کے بل پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اگر چیونٹیوں کی بستی کافی بڑی ہو تو ان حملہ آوروں کو زبردست مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ مادہ چیونٹیوں کے جسموں پر ڈنک ہوتے ہیں۔ یہ اپنے دشمن کو اس قدر شدت سے ڈنک مارتی ہیں کہ حملہ آور لنگڑاتا ہوا اپنی پوری قوت سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

چیونٹی کے لاروے میں کاتنے کی حیرت انگیز صلاحیت ہوتی ہے۔ دو ہفتے یہ خوراک کھاتا رہتا ہے اور اس دوران بل سے باہر نہیں نکلتا۔ اس کے بعد یہ ایک عمدہ ریشمی دھاگے کو کاتنا شروع کرتا ہے اور اس سے ایک انڈہ نما کویا بنتا ہے۔ اس کویا کا ہر دھاگہ گولائی میں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح بنا ہوتا ہے کہ غلاف بہت گھنا ہو جاتا ہے اور ننھا سا لاروا اس میں اچھی طرح چھپ جاتا ہے۔ لاروا اس کویا میں چند دن تک کارکن چیونٹیوں کی زیرِ نگرانی رہتا ہے جو کمالی درستگی کے ساتھ ان کے پیویا بننے کے عرصے کا حساب رکھتی ہیں۔ جب نوخیز چیونٹی اپنے ریشمی غلاف میں سے باہر نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتی ہے تو کارکن چیونٹیاں اپنے جبڑوں اور ناخنوں کی مدد سے انہیں کویا میں سے باہر نکلنے میں مدد دیتی ہیں اور اس وقت تک ان کی نگہداشت کرتی ہیں جب تک کہ یہ خود اپنا خیال رکھنے کے قابل نہیں ہو جاتیں۔

چیونٹیاں روکھ جوؤں یا پودوں کی جوؤں کی طرف خاص رغبت رکھتی ہیں۔ یہ سبز مکھی کی تلاش میں رہتی ہیں جس کے جسم میں میٹھا رس پایا جاتا ہے۔ یہ درختوں اور جھاڑیوں کے تنوں پر چڑھ کر جوؤں کے انڈے جمع کرتی ہیں اور انہیں آنے والے موسم سرما کے دوران محفوظ کر لیتی ہیں۔ چیونٹیاں انڈوں کو اپنے بل کے سوراخوں میں احتیاط سے رکھ دیتی ہیں اور سرد مہینوں کے دوران ان کی بہت زیادہ دیکھ بھال اور نگہبانی کرتی ہیں تاکہ ان انڈوں میں سے آسانی سے بچے نکل سکیں اور انہیں کافی تعداد میں روکھ جوئیں حاصل ہو سکیں۔ دراصل چیونٹیوں کی اس ظاہری شفقت میں بھی ایک راز ہوتا ہے اور وہ یہ کہ جوئیں چیونٹیوں کی ''گائیں'' ہوتی ہیں اور لمحہ بہ لمحہ ان کا ''دودھ'' پیتی رہتی ہیں۔ چیونٹیاں جوؤں کے جسموں میں پایا جانے والا میٹھا رس حاصل کرنے کے لئے ان کی پالتو گائے کی طرح دیکھ بھال کرتی ہیں۔

چیونٹی اپنی پوری زندگی کام کرتے ہوئے گزارتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی جسمانی ساخت قدرتی طور پر کام کرنے کے لئے بہت موزوں ہوتی ہے۔ اس کے چوڑے کرہ نما سر کے اوپر دو تیز آنکھیں ہوتی ہیں۔ چیونٹی کے محاسن میں بارہ یا تیرہ جوڑ ہوتے ہیں۔ سینہ چھوٹا، پتلا اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ آٹھ جوڑ دار ٹانگیں جڑی ہوتی ہیں۔ سینے کے ساتھ چیونٹی کا سیاہ جسم ایک انتہائی نازک تعلق کے ساتھ ملا ہوتا ہے جس سے اسے کسی بھی سمت میں تیزی سے بل کھاتے ہوئے چلنے میں مدد ملتی ہے۔

جنگلی چیونٹی (Formica Rufa) جسامت میں کافی بڑی ہوتی ہے۔ یہ جنگلی چیونٹی اس لئے کہلاتی ہے کہ جنگلی چراگاہوں میں رہنے کو ترجیح دیتی ہے۔ اسے 'گھڑ چیونٹی' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ نام اسے گھوڑے کے ساتھ کسی قریبی تعلق کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کی بڑی جسامت کی وجہ سے دیا جاتا ہے کیونکہ چیونٹیوں کے خاندان میں جسامت کے لحاظ سے یہ سب سے بڑی ہوتی ہے۔ اسے ٹیلے کی چیونٹی بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ جس جگہ بھٹ بناتی ہے وہاں پر زمین پر مٹی ابھرنے سے ایک ننھا سا ٹیلا بن جاتا ہے۔ یہ ٹیلا محض چیونٹیوں کی موجودگی والی جگہ کی نشاندہی کرتا ہے جہاں زیرِ زمین چیونٹیوں کے گھر، کمرے اور آنے جانے کے راستے موجود ہو سکتے ہیں۔ نیز یہاں ہزاروں کی تعداد میں چیونٹیاں بھی مل سکتی ہیں۔

| باتبصرہ خبریں |

☆ پاکستان امدادی کارکنوں کے لئے دنیا کے چھ خطرناک ممالک میں شامل ہے۔ دیگر ممالک میں افغانستان، صومالیہ اور عراق نمایاں ہیں۔ (بیماری پولیو، کرپشن، دہشت گردی، بھکاری پن وغیرہ میں بھی پاکستان کو بلند مقام حاصل ہے۔ ایک میوزیم میں جہاں دنیا بھر کی سوغاتوں کو یکجا کیا گیا ہے وہاں ایک اینٹ بھی پڑی ہے جس کے اوپر لکھا ہے کہ پاکستانی روئی۔ کسی پاکستانی نے روئی کا وزن زیادہ کرنے کے لئے روئی کی گانٹھوں میں اینٹیں بھی رکھ دی تھیں۔)

☆ کیتھولک عیسائیوں کے روحانی پیشوا پاپائے روم نے اسقاطِ حمل کے متعلق کہا ہے کہ حمل کو وقت سے پہلے گرا دینے کے بارے میں سوچنا بھی ہیبت ناک ہے۔

انہوں نے اسقاطِ حمل کو گرانے کے رجحان کو خوفناک علامت قرار دیا ہے۔(یورپ میں کئی ملین خواتین اسقاط کرواتی ہیں، خاص طور پر چھوٹی عمر کی لڑکیاں)

☆ جمشید دستی نے پارلیمنٹ لاجز میں ہونے والی بدمعاشیوں کا پردہ چاک کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہاں شراب اور عورتیں لائی جاتی ہیں۔ثبوت کے طور پر شراب کی خالی بوتلیں بھی دکھائیں۔اور بتایا کہ بعض ممبر مجرے بھی سنتے ہیں۔(جمشید دستی کی معصومیت پر ہنسی آتی ہے کہ وہ جس بات کا انکشاف کر رہے ہیں وہ پاکستان میں نئی اور اہم نہیں ہے)

☆ ۳۰ جنوری ۲۰۱۴ء کو قصور کے ایک نواحی گاؤں میں ایک جعلی پیر نے مبینہ طور پر آٹھ سالہ بچی کو زیادتی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ پولیس نے جعلی پیر کو گرفتار کر لیا۔(پاکستان میں بے شمار پیر پاکستانیوں کی عزتوں سے کھیل رہے ہیں۔جب کوئی پیر خبیث حرکت کرتے ہوئے پکڑا جاتا ہے تو اسے جعلی قرار دے دیا جاتا ہے)

☆ بلدیہ ٹاؤن کراچی میں نامعلوم افراد نے ایک پیر کے آستانے پر فائرنگ کر کے ایک بچی سمیت آٹھ عقیدت مندوں کو ہلاک کر دیا۔

☆ امریکہ میں امتحان کے دوران نقل کرنے پر معطل کئے گئے فضائیہ کے اہلکاروں کی تعداد ۹۲ ہو گئی ہے۔دو ہفتے قبل ۳۴ اہلکاروں کو اسی الزام پر معطل کیا گیا تھا۔امریکہ کی فضائیہ کی سیکرٹری ڈیبورالی جیمز کے مطابق ان اہلکاروں کی اسناد بھی منسوخ کر دی گئی ہیں۔معطل کئے گئے اہلکار امریکہ کے نیوکلئیر میزائلوں کی دیکھ بھال پر مامور ۴۵۰ اہلکاروں میں شامل تھے۔(ایسے واقعات سوچنے پر مجبور کرتے ہیں کہ کیا مادیت نے تمام اقوام کے افراد کو اپنے شکنجے میں جکڑ رکھا ہے؟)

☆ فضل الرحمان کے متعلق شفقت محمود نے فرمایا ہے کہ مولانا کا لقب تو انہیں دراصل اپنے مرحوم والد مفتی محمود سے یوں ہی وراثت میں ملا ہے، جو نہ تو ان کی علمیت کا مظہر ہے، نہ ہی اس سے ان کے مذہبی کارناموں کا کوئی تعلق ہے۔(''مولانا'' کی شخصیت ہی ایسی ہے جس کے منہ میں جو آتا ہے ان کے متعلق کہہ دیتا ہے)

☆ یوکرین کے خطے کریمیا کی پارلیمان کے ارکان نے روس سے باضابطہ الحاق کی قرارداد منظور کر لی۔روس کے فوجی دستے کریمیا میں داخل ہو چکے ہیں۔ہوائی اڈوں کا کنٹرول بغیر مزاحمت کے سنبھال لیا ہے۔یورپ اور امریکہ اپنی تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔امریکہ نے روس کے فوجی دستے کریمیا میں داخل ہونے پر شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ روس کا یہ اقدام یوکرین کی خودمختاری پر حملہ ہے، روس کو اس کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔کریمیا نے آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔(اسے کہتے ہیں عالمی سیاست)

☆ طالبان کے ترجمان شاہد اللہ شاہد نے کہا ہے کہ ہماری اصل دشمن پاکستانی فوج اور اس کے مرکزی کردار ہیں، انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ملالہ ایک علامت بن گئی تھی اس پر مجبوراً حملہ کیا۔(دہشت گردوں سے جوانمردی سے مقابلہ فوج اور عوام ہی کر رہے ہیں۔باقی طالبان کے حامی ہیں یا ڈرتے ہیں)

☆ سپین میں بچوں کی فلاح کا کام کرنے والی عالمی تنظیم ''سیو دی چلڈرن'' نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ معاشی بدحالی کی وجہ سے ۲۸ لاکھ ہسپانوی بچے غربت کی زندگی گزار رہے ہیں۔یوروسٹیٹ کے اعداد و شمار کے مطابق سپین میں ایک سال کی عرصہ میں غریب بچوں کی تعداد میں ۲۶۸۰۰۰ کا اضافہ ہوا ہے۔یورپی یونین کے ۲۸ ممالک میں یونان، آئرلینڈ، بلغاریہ، رومانیہ، ہنگری اور لٹویا میں بھی بچوں کی غربت کے حوالے سے حالت پتلی ہے۔

☆ شام میں انسانی حقوق کی تنظیم سیرین آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس کے مطابق دمشق کے جنوب میں واقع یرموک کیمپ میں مقیم ۱۸ ہزار فلسطینی مہاجرین بھوک اور ادویات کی عدم فراہمی کے باعث شدید مشکلات کا شکار ہیں۔۸۸ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔امداد کے منتظر مہاجرین کتے، بلیوں اور حرام جانوروں کا گوشت کھانے پر مجبور ہو چکے ہیں۔(کاش امیر اسلامی ملک جو شام میں باغیوں کی مدد کر رہے ہیں ان بھوکے مسلمانوں کو دو چار توپ کے گولوں کی قیمت دے دیتے تو ان کی بھوک مٹ جاتی اور وہ کم از کم حرام کھانے سے تو بچ جاتے، ویسے اپنے بھائیوں کی بے رخی کی وجہ سے ان کے لیے حرام بھی حلال جیسا ہی ہو گیا ہے)

☆ سعودی عرب میں نئے لیبر قوانین کے تحت گرفتار کیے جانے والے غیر ملکی افراد کی تعداد ۳۲ ہزار سے تجاوز کر گئی ہے۔(لگتا ہے کہ سعودی حکومت مالی مشکلات کا شکار ہو چکی ہے۔جب حکمرانوں کے ستارے گردش میں ہوتے ہیں تب وہ غریبوں کو مصیبت خیال کرتے ہیں، اپنی عیاشیوں کو قائم رکھنے کے لیے غریبوں کے ہاتھوں سے نوالے بھی چھین لیتے ہیں)

۱۴ مارچ کو لیبیا کے وزیر اعظم علی زیدان کو ان کے عہدے سے معزول کر دیا گیا ہے۔(لیبیا کے باشندوں کو قذافی کی ہلاکت کے بعد شدید مشکلات کا سامنا ہے)

☆ چیف جسٹس پشاور ہائیکورٹ دوست محمد خان نے کہا ہے کہ گزشتہ پانچ برسوں سے گیس چوری کے واقعات تو بجلی چوری سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں زیادہ تر سوئی گیس کے ملازمین اس میں ملوث ہیں یہاں پر بااثر افراد بھوکے شیروں کی طرح قدرتی وسائل ہڑپ کر رہے ہیں۔نا صرف گیس چوری کی جاری ہے بلکہ گیس ضائع کرنے کی وجہ سے اربوں کا نقصان بھی پہنچا رہے ہیں۔(عام عوام آپ کی اطلاح پر ہنسے یا روئے۔جب حکومت اور انصاف فراہم کرنے والے ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے بجائے مشرف کو غدار ثابت کرنے اور طالبان سے مذاکرات کے نام پر ذلیل ہو رہے ہوں تو چوروں کے وارے نیارے ہی ہوں گے)

☆سندھ ہائی کورٹ نے بلدیاتی آرڈیننس میں ترامیم غیر آئینی قرار دے کر پرانی حلقہ بندیوں پر ۱۸ جنوری کو الیکشن کرانے کا حکم دیا تھا۔تمام سیاسی جماعتوں نے انکار کر دیا تھا، وقت کی کمی کا رونا روکر۔اکتیس مارچ تک کوئی تاریخ بلدیاتی الیکشن کے لیے مقرر نہیں کی گئی ہے۔سابق صدر جنرل پرویز مشرف کی حکومت کے بعد تا حال بلدیاتی انتخابات نہیں ہوئے ہیں۔بلدیاتی انتخابات کے نتیجے میں منتخب ہونے والے نمائندے ہی عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کر سکتے ہیں۔اور سیاست دان کبھی یہ نہیں چاہتے۔

☆مولانا محفوظ مشہدی نے کہا ہے کہ پشاور یونیورسٹی میں حجاب پر پابندی قابل مذمت ہے۔(ٹھیک فرمار ہے ہیں، مذمت کرنا بہت ضروری ہے)

☆فیروز والا میں سرکل پولیس نے چار مساجد کے خطیبوں مولانا جمیل الرحمان نقشبندی، مولانا اسرائیل میو اور مولانا محمد منشا وغیرہ کے خلاف ایمپلی ایکٹ کے تحت مقدمات درج کر لئے۔(شاید بداخلاقی کے مرتکب ہوئے ہوں گے، یہ بھی ہوسکتا ہے فرقہ واریت کو ہوا دے رہے ہوں۔قانون شکنی ضرور ہوئی ہوگی)

☆ایک خبر ہے کہ گزشتہ برس صرف پاکپتن میں زیادتی کے ۱۸۷ اور اجتماعی زیادتی کے ۶ واقعات ہوئے۔اغواء کے ۲۸۶ مقدمات اور منشیات کے ۵۸۳ مقدمات درج ہوئے۔پاکپتن وہ شہر ہے جہاں مشہور ولی اللہ حضرت بابا فرید شکر گنج کا مزار ہے۔یہاں وہ بہشتی دروازہ بھی ہے جس میں سے گزر کر نہایت خبیث لوگ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ جنتی ہو جائیں گے بے شک وہ اجتماعی زیادتی یا دوسرے نہایت گندے گناہوں کے مرتکب ہوئے ہوں۔عجیب بات یہ ہے کہ اس شہر میں عرس کے موقع پر جہاں نیک فطرت لوگ نیکیاں سمیٹنے آتے ہیں وہاں شراب بیچنے والوں، عورتوں کے سوداگروں، بھکاریوں اور جواریوں کو شہر کے مختلف علاقوں کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ایک رپورٹر کے مطابق اہم شخصیات کو ان ٹھیکیداروں کی طرف سے مفت شراب اور عورتیں سپلائی کی جاتی ہیں)

☆ ہندوستان کے جرم کے قومی ریکارڈ بیورو کے مطابق سال ۲۰۱۱ء کے دوران ہندوستان میں جنسی جرائم اور خواتین کی آبروریزی کی چوبیس ہزار دوسو چھ وارداتیں رپورٹ کی گئی ہیں۔ماہرین کے مطابق جو بوجوہ رپورٹ نہیں کی گئی ہوں گی اگر انہیں بھی شامل کر لیا جائے تو یہ تعداد کئی گنا زیادہ ہوسکتی ہے۔(جوں جوں انسان کہلانے والا جانور اللہ تعالیٰ کو بھولتا چلا جارہا ہے توں توں بیماریاں سماوی آفات اور بھوک جیسا عفریت انسان کو گھیرے میں لے رہا ہے۔بداخلاقی اور ہر قسم کے گناہوں کے پنپنے کی وجہ صرف اور صرف خدا سے دوری اور بے خوفی ہے۔پارلیمنٹ سے بازار حسن تک نامی کتاب میں بتایا گیا ہے کہ صرف لاہور میں پچاس ہزار سے زیادہ چکلے ہیں، اگر ایک چکلے میں پانچ عورتیں ہوں تو پیشہ کرنے والی عورتوں کی تعداد لاکھوں میں چلی جاتی ہے۔جہاں عورتوں کی ظالمانہ طریق پر تذلیل کی جارہی ہے وہیں بچیوں کی پیدائش کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے اس لیے کہ دوسروں کی خواتین کی عزت کو بلاخوف وخطر ذلیل کیا جائے۔چنانچہ ہندوستان میں بے شمار بچیوں کو ان کی پیدائش کے بعد دودھ سے بھرے ٹب میں ڈبوکر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔پاکستان میں یخ پانی میں ڈبوکر ننھی بچیوں کو ہلاک کیا جاتا ہے اور ان ننھی کلیوں کے پھول جیسی لاشوں کو کچرے گھروں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ان معصوموں کی سانسوں کو تکیوں کی مدد سے بھی بند کیا جاتا ہے۔یہ ایک ایسا بھیانک موضوع ہے جس پر بات کرتے ہوئے بھی سر شرم سے جھک جاتا ہے۔یقیناً بیٹیاں قدرت کا خوبصورت تحفہ ہیں)

☆ مولانا اختر شیرانی نے کہا ہے کہ اسلام انسان کو وحدت کی لڑی میں پروتا ہے۔(بڑی سچی بات کی ہے کہ اسلام انسان کو وحدت کی لڑی میں پروتا ہے۔ہم یہ کہنے پر خود کو مجبور پاتے ہیں کہ مولانا، مولوی، علامہ، پادری، پنڈت وغیرہ وغیرہ کہلانے والوں کی اکثریت شیطان کی طرح انسانوں میں نفرت پیدا کر کے جدائی کی راہیں ہموار کرتی ہے)

☆ اہلحدیث یوتھ فورس نے ''اسلام لاؤ سود مٹاؤ'' تحریک کا اعلان کر دیا۔(یقیناً سود لینا اور دینا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنے کے مترادف ہے۔افسوس کی بات یہ ہے کہ اسلامی ملک میں رہنے والی عوام کی اکثریت مسلمان کہلاتی ہے اور انہیں بتانا پڑ رہا ہے بلکہ تحریک چلانا پڑی ہے کہ مسلمانو! اسلام لاؤ سود مٹاؤ۔اگر نام نہاد مولوی حضرات آپس کے اختلافات ختم کرلیں تو یہ اسلام کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔اگر یہ ایسا کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو عوام کو بھی چاہیے کہ ایک ایسی تحریک چلائیں جس سے نام نہاد مولوی حضرات کو شعور حاصل ہو۔تحریک کا نام ہو۔(نام نہاد) مولوی مکاؤ اسلام بچاؤ۔ہمیں یقین ہے کہ ایسی تحریک کے بغیر اب ہمارے پیارے ملک میں امن کے پھول نہیں کھل سکتے)

☆۲۴ دسمبر کو جسٹس فیصل عرب نے کہا ہے کہ ان کا جرم ناقابل ضمانت ہے۔(یہ ہیں ہمارے منصف جو خدا کی بجائے نواز شریف سے ڈرتے ہیں۔ابھی تک پرویز مشرف پر فرد جرم بھی عائد نہیں کی گئی اور جناب انصاف کے ٹھانیدار فرمارہے ہیں کہ ان کا جرم ناقابل معافی ہے۔مشرف کا جرم ناقابل معافی ہے یا نہیں یہ ہم نہیں جانتے مگر یہ ضرور جانتے ہیں کہ ناانصافی کرنا اللہ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے اور اللہ سزا دینے پر بھی پوری طرح قادر ہے۔جج صاحبان یاد رکھیں آپ نے بھی اللہ کی عدالت میں پیش ہونا ہے اور وہاں آپ کا ناں وکیل ہوگا اور نہ نواز شریف جیسا گواہ۔تکبر کی راہ چھوڑ کر عاجزی اختیار کرنا مومن کی شان ہے۔۳۱ مارچ کو مشرف پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے اور بیرون ملک جانے کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی ہے۔عدالت سے استدعا کی گئی تھی کہ انہیں اپنے علاج اور شدید بیمار والدہ کی تیمارداری کے لیے بیرون ملک جانے کی اجازت دی جائے)

☆ ۱۳لاکھ قحط زدگان میں سے ۱۳ہزار ہی مدد حاصل کر سکے ہیں۔صرف ۲ہزار پانی کی بوتلیں تقسیم کی جا سکی ہیں۔سینکڑوں بچے بھوک اور بیماریوں سے مر چکے ہیں۔ صحرائی لوگ شدید مشکلات کا شکار ہیں۔(۳۱ مارچ تک ۳۰۰ بچے بھوک سے مر چکے ہیں۔بھوک و بیماری غریبوں کو مار رہی ہے،اور ہوس کے پجاریوں کا شیطانی رقص جاری و ساری ہے)

☆ مانچسٹر میں افتخار قیصر کی زیرِ ادارت منعقدہ جنگ فورم میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے بعض مقررین نے مذہبی راہنماؤں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ مولویوں کو واپس پاکستان بھیجا جائے،کیونکہ انہوں نے کمیونٹی کے لیے بہت سے مسائل پیدا کر دیئے ہیں،جبکہ بعض نے اس بات کی مخالفت کی اور کہا کہ اگر مولویوں کو اس ملک سے نکال دیا گیا تو لوگوں کے نکاح کون پڑھائے گا۔جنگ فورم میں اور دوسرے بہت سے مسائل بھی زیرِ بحث آئے جن کا کمیونٹی کو سامنا ہے۔بچوں کی تربیت،بچوں کی تفریح،پاسپورٹوں کے مسائل،پی۔آئی۔اے کی گھٹیا سروس اور مہنگے ٹکٹ ہونے کی وجہ سے بچوں کو والدین کا سستے ممالک مثلاً سپین و مراکش لے جانے کا رجحان وغیرہ۔

☆ ایک رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں سٹریٹ کرائمز میں اضافہ ہو گیا ہے اور برطانوی سڑکوں اور گلیوں میں ہر تین منٹ کے بعد ایک واردات ہوتی ہے۔گزشتہ سال آٹھ اعشاریہ ایک ملین افراد سٹریٹ کرائمز کا شکار بنے تھے۔سب سے زیادہ پرس چھیننے اور موبائل فون چھیننے کی وارداتیں ہوئیں۔چونکہ دکانوں اور گھروں کو کافی حد تک لوگوں نے محفوظ کر لیا ہے اس لیے چند سو پونڈ زکمانے کا نیا طریقہ ترقی پر ہے۔

☆ مشہور باکسر عامر خان نے کہا ہے کہ اپنے بیٹے یا بیٹی کو باکسر نہیں بناؤں گا،انہوں نے کہا ہے کہ میں بچوں کو پٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا خاص طور اپنی لڑکی کو مکے کھاتے ہوئے برداشت نہیں کر سکتا۔

☆ مولوی منور حسن نے طالبان کو شہید اور ان کا مقابلہ کرنے والے کو غیر شہید کہنے کے بعد ۲۳ مارچ کو تحفظ پاکستان کنونشن میں تقریر کرتے ہوئے طالبان کو بھائی قرار دے دیا ہے۔یہ بھی کہا ہے کہ بندوق کے زور پر مسائل حل نہیں ہو سکتے اور نواز شریف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر آپ شریعت کی طرف قدم بڑھائیں گے تو شریعت آپ کی طرف بڑھے گی۔اور شریعت کے متعلق فرمایا کہ طاقت کے استعمال سے شریعت نافذ نہیں ہو سکتی۔(منور حسن کا طالبان کو اپنا بھائی کہنا کوئی نئی بات نہیں ہے وہ تو ان کے تب سے بھائی ہیں جب سے طالبان کا جنم ہوا ہے۔جہاں تک پوری قوم کے بھائی ہونے کا تعلق ہے تو قوم تو تب سے انہیں اپنا دشمن سمجھتی ہے جب سے ان منور حسن کے بھائیوں نے بھائی گری کرتے ہوئے پہلے معصوم پاکستانی کا خون بہایا تھا۔دوسری بات کہ بندوق کے زور سے مسائل حل نہیں ہو سکتے تو یقیناً طالبان کو سوچنا چاہیے کہ ریاست کے خلاف بندوق اٹھا کر وہ غیر اسلامی حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔آرمی کی طرف سے ہونے والی چند سرجیکل سٹرائیکس نے انہیں بوکھلا دیا ہے اسی لیے انہیں بندوق میں خامیاں دکھائی دینے لگی ہیں،اپنی بندوق میں نہیں بلکہ آرمی کی بندوق میں۔جہاں تک تعلق ہے طاقت کے استعمال سے شریعت کا نفاذ تو عرض ہے کہ اسلام قطعاً جبر کی تعلیم نہیں دیتا،یہی وجہ ہے کہ اسلام کا دنیا میں پھیلنا تلوار کے زور پر ممکن نہ تھا۔اسلام پھیلنے کی وجہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی وہ انمول پرامن تعلیم تھی جس کا عملی مظاہرہ دیکھ کر کروڑوں افراد اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں میں آ گئے اور بہت سی دوسری قوموں کے لیے روشنی کا مینار بن گئے۔منور حسن کو ایسا بیان دیتے وقت نجانے مودودی کیوں بھول گئے جنہوں نے فرما رکھا ہے کہ میرے نزدیک اسلام کے پھیلانے میں تلوار کا بڑا دخل تھا۔مودودی جی فرماتے ہیں:’لیکن جب واعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعیِ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔تو دِلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا،لوگوں کی کثافتیں دور ہو گئیں۔ایک صدی کے اندر چوتھائی دُنیا مسلمان ہو گئی تو اِس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے اُن پردوں کو چاک کر دیا جو دِلوں پر پڑے ہوئے تھے۔‘ آخری بات یہ کہ نواز شریف شریعت کو اپنا لیں تو بہت اچھی بات ہے انہیں سب سے پہلے اپنی ذات کو شریعت کے طابع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے،ہمیں یقین ہے کہ اگر وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے تو ان کی باقی عمر گوشہ نشینی میں اپنی اور قوم کی مغفرت کیلئے دعا کرتے گزرے گی۔

☆ بنگلا دیشی کرکٹ بورڈ نے ورلڈ ٹی ۲۰ ٹورنامنٹ کے موقع پر مقامی شائقین کرکٹ کو دوسری ٹیموں کی حوصلہ افزائی سے روک دیا ہے۔کسی بھی دوسرے ملک کا پرچم اسٹیڈیم میں لے جانے اور لہرانے والے کو اسٹیڈیم سے نکال باہر کیا جائے گا۔(اس قسم کی تنگ نظری اور متعصب رویے کسی بھی قوم کے وقار کو بلند نہیں کرتے۔گزشتہ دنوں بھارتیوں نے بھی اسی قسم کے رویے کا مظاہرہ کرتے ہوئے نا صرف بہت بڑی تعداد میں طالب علموں کو تعلیمی اداروں سے نکال دیا بلکہ بعض شائقین کرکٹ کو جان سے ہی مار دیا تھا۔اسی طرح کی تنگ نظری کی بدولت پاکستانیوں کا امن غارت ہو گیا ہے)

☆ مصری عدالت نے اخوان المسلمین سے تعلق رکھنے والے ۵۲۹ افراد کو پھانسی کی سزا سنا دی اور اس فیصلہ کی توثیق کے لئے مفتی کو بھجوا دیا۔ان افراد پر الزام تھا کہ انہوں نے گزشتہ برس اگست میں سرکاری اہلکاروں کو قتل کیا تھا اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا تھا۔عدالت نے صرف دو سماعتوں کے بعد فیصلہ سنا دیا۔(اگر پاکستان

میں عدالتیں بے جاڈرامہ نہ کرتے ہوئے فیصلے کریں تو پاکستان کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں)

☆سابق صدر پاکستان پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔عدالت کا مشرف کو والدہ کی عیادت کے لئے اجازت دینے سے انکار، کہہ دیا گیا کہ ہم نے ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ میں نہیں ڈالا۔حکومت نے بھی یہ کہہ دیا ہے کہ ہم کسی صورت میں بھی مشرف کو بیرون ملک جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔(اس ساری کارروائی نے نواز حکومت کی ساکھ کو زمین بوس کر دیا ہے اور مشرف کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔یوں دکھائی دیتا ہے کہ مشرف کو غدار ثابت کرنے کے چکر میں اور طالبان سے مذاکرات جیسے بے ہودہ سلسلے نے نواز شریف کی حکومت کو ایسے جھٹکے دیے ہیں کہ اب نواز حکومت کا سنبھلنا مشکل لگتا ہے۔نہیں کہا جا سکتا کہ مشرف کو غدار ثابت کیا جا سکے گا یا نہیں لیکن ایک بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ ضیاء الحق کی باقیات کا انجام بھی قریب تر ہے۔جس طرح مشرف کے آنے پر اور نواز شریف کے جانے پر عوام نے سکھ کا سانس لیتے ہوئے جشن منایا تھا، اب کی بار یہ جشن زیادہ پر جوش طریقے سے منایا جائے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ نواز شریف نے سابقہ سلوک سے کوئی سبق نہیں سیکھا)

☆مشہور آل راؤنڈر ٹی ۲۰ نیشنل کرکٹ ٹیم کے کپتان محمد حفیظ نے ورلڈ کپ ٹی ۲۰ میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں بدترین شکست کے بعد استعفیٰ دے دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ٹیسٹ کرکٹ ٹیم اور ون ڈے کرکٹ ٹیم کی نائب کپتانی کو بھی خیر آباد کہہ دیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں شکست کی تمام تر ذمہ داری قبول کرتا ہوں۔(جس طرح پاکستان کے دوسرے قومی ادارے تنزلی اور کرپشن کی دلدل میں دھنستے چلے جا رہے ہیں اسی طرح کرکٹ اور ہاکی جیسے عوام کے پسندیدہ کھیلوں کے کرتا دھرتا اور کھلاڑی مایوس کن کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔جس طرح ہماری قوم فرقوں اور لسانی جھگڑوں کا شکار ہے ویسے ہی ہمارے قومی کھلاڑی بھی آپس میں خوشگوار تعلقات رکھنے سے قاصر ہیں۔جو میچ پاکستان جیتتا ہے اس میں کھلاڑیوں کا رویہ بتا دیتا ہے کہ پاکستان یہ میچ ضرور جیتے گا۔اللہ ہماری قوم کو اتحاد نصیب کرے)

☆۴ اپریل: میانوالی میں ایک جعلی پیر کے کہنے پر اس کے ایک مرید نے چار سالہ بچی کو قتل کر دیا۔مرید نے بتایا ہے کہ وہ بے اولاد ہے اسے پیر نے کہا کہ اگر وہ کسی چھوٹی بچی کو قتل کر دے تو وہ با اولاد ہو جائے گا اس لیے میں نے چار سالہ بچی کو قتل کر دیا۔(جبل رحمت پر آپؐ نے تاریخی خطبہ میں فرمایا تھا کہ ''لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات کو مَیں اپنے قدموں کے نیچے روندتا ہوں۔'' اور نہایت بدنصیبی کی بات ہے کہ رحمۃ للعالمین ﷺ سے خود کو منسوب کرنے والے جہالت جیسی گندی نالی میں لوٹ پوٹ رہے ہیں)

☆۳۱ مارچ کو ٹنڈو الہ یار میں ایک احمدی طاہر کو شدید زخمی کر دیا گیا، اس کے گھر پر پتھراؤ کیا گیا اور شدید فائرنگ کرتے ہوئے ٹائر بھی جلائے۔دو بچوں کی معمولی لڑائی پر قرآن کی بے حرمتی کا الزام لگا کر مشتعل ہجوم نے اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی سیرت مبارکہ اور قرآنی تعلیمات کی جی بھر کر توہین کی۔خبروں کے مطابق لہولہان احمدی نوجوان طاہر کو پولیس نے حراست میں لے کر توہین قرآن، توہین رسالت اور دوسرے من پسند توہینوں کے مقدمے درج کر لیے ہیں۔ہمیشہ کی طرح کسی جنونی کو گرفتار نہیں کیا گیا)

نمازخُدا کا حق ھے

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مُداہنہ کی زندگی نہ برتو۔وفا اور صدق کا خیال رکھو۔اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فُلاں فُلاں نقصان ہوا ہے۔نماز ہرگز خدا کے غَضَب کا ذریعہ نہیں ہے۔جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسے ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا۔یہ دین کو درست کرتی ہے اخلاق کو درست کرتی ہے، دنیا کو درست کرتی ہے۔نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔لذّاتِ جسمانی کے لیے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مُفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لیے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذّت رکھ دی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے۔جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے مِلاپ میں ایک لذّت نہ ہو تو فساد ہوتا ہے۔ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔دروازہ بند کر کے دعا کرنی چاہیے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذّت پیدا ہو۔جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ بہت گہرا اور انوار سے پُر ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی۔جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔اگر دو چار دفعہ بھی لذّت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا، لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے۔

(مرسلہ ناثمرین۔لندن۔بحوالہ ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۱، ۵۹۲)

اھم اعلان

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔ قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

لطیفے

☆ کسی پٹواری کو دیکھ کر کُتا بھونکا تو اس نے تاسف سے کہا کہ کاش تمہارے نام چند مرلے ہوتے تو پھر میں دیکھتا کہ تم مجھ پر کیسے بھونکتے۔

☆ کسی دیہاتی نے ٹیلی فون کے موجد گراہم بیل سے پوچھا کہ یہ تمہارا ٹیلی فون کیونکر کام کرتا ہے اور آواز کو اتنی دور کیسے لے جاتا ہے؟ گراہم بیل نے جواب دیا کہ فرض کرو، ایک اتنا لمبا کُتا ہے جس کی دم نیویارک میں اور سَر واشنگٹن میں ہے۔ ہم یہاں اگر اس کی دم کھینچیں تو واشنگٹن میں بھونکے گا۔

☆ ایک ماڈرن لڑکے نے اپنی محبوبہ سے کہا۔ ایسا کرتے ہیں کہ ہم ذہنی ہم آہنگی حاصل کرنے کے لئے ایک ساتھ رہنا شروع کر دیتے ہیں۔ اگر ہم نے محسوس کیا کہ ہم سے غلطی ہوگئی ہے تو ہم ہنسی خوشی الگ ہو جائیں گے۔ تب محبوبہ نے تنک کر کہا مگر اس غلطی کو پالے گا کون؟ اس کے بارے میں بھی تو بتا دو۔

☆ ایک گھر میں بیوی ہر وقت اپنے میاں سے لڑتی تھی۔ ایک دن بیوی پکوڑے پکا رہی تھی۔ میاں باہر سے تھکا ماندہ گھر آیا، بے چارے کو سخت بھوک لگی تھی، وہ پکوڑے کھانے لگا، بیوی اس کی اس حرکت پر خوب چیخی چلائی اور برا بھلا کہا، یہاں تک کہ بے چارا تنگ آ گیا اور اس نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھا کر کہا کہ یا اللہ! یا تو میں مَر جاؤں اور یا۔۔۔ جیسے ہی اس نے یا کہا تو بیوی نے چمچہ دکھایا جس سے پکوڑے پکا رہی تھی اور کہا کہ یا کیا؟ تو مارے ڈر کے شوہر فوراً کہتا ہے کہ یا ابھی میں ہی مر جاؤں۔

قرآن کریم اور سائنس (مضمون از نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام)

تعارف: محترم ڈاکٹر محمد عبدالسلام ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو موضع سنتوک داس ضلع ساہیوال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جھنگ میں حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ ایس۔ سی۔ کیا۔ ۱۹۴۶ء میں اعلیٰ تعلیم کے لیے کیمبرج چلے گئے وہاں سے نظریہ طبیعات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کر کے وطن واپس لوٹے اور پہلے گورنمنٹ کالج لاہور میں پھر پنجاب یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض انجام دیے۔ ۱۹۵۴ء میں دوبارہ انگلستان چلے گئے اور تدریسی کام میں مشغول ہو گئے۔ ۱۹۶۴ء میں محترم ڈاکٹر صاحب نے اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں انٹرنیشنل سینٹر برائے نظری طبیعات کی بنیاد ڈالی۔ جہاں سے ہزاروں سائنسدان فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ۱۹۷۹ء میں انہیں طبیعات میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔ انہوں نے برقی نحیف تفاعل (Electroweak Theory) کا نظریہ پیش کیا تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب ۲۱ نومبر ۱۹۹۶ء کو انگلینڈ میں وفات پا گئے۔

حکومت پاکستان نے مختلف مواقع پر انہیں ستارہ پاکستان، پرائیڈ آف پرفارمنس، تمغہ وایوارڈ حسن کارکردگی اور پاکستان کا سب سے بڑا سول اعزاز نشان امتیاز عطا کیے۔ ایٹمی توانائی کمیشن کی طرف سے خصوصی نشان دیا گیا۔ پاکستان لیگ نے گولڈ میڈل دیا اور ان کی وفات پر گورنمنٹ کالج لاہور نے اپنی لائبریری کا نام ڈاکٹر عبدالسلام کر دیا۔ ضیاء الحق نے انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری دی۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر شائع ہونے والے کالم اور مضامین کو اکٹھا کر کے ''الندا ء'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ ہر صوبے کا گورنر، وزیر اعلیٰ اور میئر وغیرہ ان کے اعزاز میں استقبالیہ اور ضیافت کا انتظام کرتے۔ اٹامک انرجی کمیشن، پنجاب یونیورسٹی، ملتان یونیورسٹی، پشاور یونیورسٹی، قائداعظم یونیورسٹی، کراچی یونیورسٹی، یونیورسٹی گرانٹ کمیشن، گورنمنٹ کالج لاہور، مختلف بڑے شہروں کی کارپوریشنوں اور دیگر غیر سیاسی تنظیموں نے ہمیشہ ان کے اعزاز میں تقریبات منعقد کیں، اعزازی ایوارڈ دیے اور انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ پنجاب یونیورسٹی اور اسلام آباد یونیورسٹی نے انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگریاں دیں۔ پنجاب یونیورسٹی ہر سال ایک طالب علم کو ڈاکٹر عبدالسلام ایوارڈ دیتی ہے۔ آپ کی تصویر سے مزین دو روپے کا ڈاک ٹکٹ بھی جاری کیا گیا تھا۔ عالم اسلام کے لیڈروں نے بھی ہمیشہ انہیں خراج تحسین پیش کیا یہاں تک کہ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن جس کے سربراہ ڈاکٹر عبدالسلام تھے نے نومبر ۱۹۷۹ء میں جدہ سعودی عرب میں کانفرنس منعقد کی جس میں عالم اسلام کے لیڈر شریک ہوئے اور چھ ملین ڈالر کے عطیات اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کو دیے۔ انہیں دنیا کی ۳۶ یونیورسٹیوں نے ڈاکٹری کی اعزازی ڈگریاں دیں۔ اس کے علاوہ ۲۲ ممالک نے اپنے نیشنل اعزازات دیے، جن میں اردن کا نشان استقلال، وینزویلا کا نشان اندرے بیلو، اٹلی کا نشان میرٹ، ہاپکنز پرائز، ایٹمز پرائز، میکسویل میڈل، ایٹم

پرائز برائے امن، گتھیر ی میڈل، آئن سٹائن میڈل اور لومن سوف میڈل سرفہرست ہیں۔ آپ نے نظری طبیعات اور تیسری دنیا کی تعلیمی اور سائنسی مسائل پر تین سو سے زیادہ مقالات بھی تحریر کیے ہیں جن میں سے بعض مضامین کتابی صورت میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ درج ذیل مضمون بھی آپ کی کتاب سائنس اور جہانِ نو سے لیا گیا ہے۔

۸،۹ ستمبر ۱۹۷۶ء کو اسلام آباد میں پاکستان نیشنل کونسل کے تیرہویں اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پہلے مسلمان اور پہلے پاکستانی نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام نے فرمایا تھا۔

ابتدا اس اقرار سے کرتا ہوں کہ میرا عقیدہ اور عمل اسلام پر ہے اور میں اس وجہ سے مسلمان ہوں کہ قرآن کریم پر میرا ایمان ہے۔ قرآن کریم میں بہ حیثیت ایک سائنسدان کے مجھ پر فرض کیا گیا ہے کہ میں فطرت کے قوانین کو سمجھنے کی کوشش کروں اور ان کی تلاش طبیعات، حیاتیات، طب اور ہیت کے مشاہدات میں کروں کہ اس میں سب کے لیے نشانیاں ہیں۔ چنانچہ کہا گیا ہے۔ (ترجمہ آیات) تو کیا وہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح (عجیب طور پر) پیدا کیا گیا اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بلند کیا گیا۔ اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح کھڑے کیے گئے ہیں۔ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح بچھائی گئی ہے۔ اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔ (ترجمہ آیت قرآن کریم) بلاشبہ آسمانوں کے اور زمین کے بنانے میں اور یکے بعد دیگرے رات کے اور دن کے آنے جانے میں دلائل ہیں اہل عقل کے لیے۔

قرآن شریف کی ساڑھے سات سو آیتوں میں یعنی اس پاک کتاب کے تقریباً آٹھویں حصہ میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ ایمان لانے والے فطرت کا مشاہدہ کریں، اس پر غور کریں اور اس کے بھید کھولنے کے لیے کوشاں رہیں کہ انہیں عقل اسی لیے دی گئی ہے۔ ان سے کہا گیا ہے کہ وہ تحصیل علم کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ درود و سلام ہمارے پیارے نبیؐ پر کہ انہوں نے تعلیم کو ہر مرد و عورت کے لیے ضروری بتایا۔

یہ گویا بنیاد ہے علم و حکمت کی طرف اسلامی تصورات کی۔ اس کے ساتھ دوسری اہم بات یہ ہے جس کی طرف مارس بوکائی نے اپنے مقالہ بائیبل، قرآن اور سائنس میں اشارہ کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ قرآن کی ایک آیت بھی ایسی نہیں ملی جس میں فطرت کے مظاہر کی ایسی توجیہہ کی گئی ہے جن سے ہماری سائنسی تحقیقات کی نفی لازم آئے۔

تیسری بات جو قابل لحاظ ہے وہ یہ کہ پوری اسلامی تاریخ میں گلیلیو والے قصہ کی طرح کوئی واقعہ نہیں ملتا۔ سائنسی نظریات کے لیے نہ تو کسی کو سزا دی گئی اور نہ کسی پر کفر کے فتوے لگے۔ حالانکہ بدقسمتی سے آج بھی مذہبی معاملات میں شدت جاری ہے۔ اور ان معاملات کے لیے کفر کے فتوے بھی دیئے جاتے رہے ہیں۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ نظریاتی احتساب کا معاملہ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے کٹر مذہبی لوگوں نے نہیں اُٹھایا بلکہ معتزلہ نے پہل کی جو اپنے آپ کو روشن خیال اور آزادی فکر کا علمبردار سمجھتے تھے۔ اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ معتزلہ بھی درحقیقت مذہبی عالم تھے۔ اور ان کے احتساب اور ان کی مذہبی عصبیت کا شکار احمد بن حنبلؒ جیسے پایہ کے بزرگ عالم دین رہے تھے۔

موجودہ سائنس۔ یونانی۔ عربی میراث

سوال یہ ہے کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے پرانی تعلیمات اور اپنے پاک نبیؐ کے ان ارشادات کی طرف کیا رویہ اختیار کیا؟

اپنے پاک نبیؐ کے وصال کو ابھی سو برس بھی نہیں ہوئے تھے کہ انہوں نے اس زمانہ تک کہ سارے علوم پر عبور حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں کے قیام سے ایک سلسلہ جاری ہوا جس سے ان کو ایسی علمی برتری حاصل ہوئی جو آئندہ ساڑھے تین سو سال تک باقی رہی۔

اسلامی دنیا میں سائنس کا جو مرتبہ تھا اس کا کچھ اندازہ اس سرپرستی سے لگایا جا سکتا ہے جو سائنس کو مسلمانوں کی دولت مشترکہ میں نصیب تھی۔ یہاں ہم کسی قدر ترمیم کے ساتھ ایچ۔ اے۔ آر گب کے وہ اقوال نقل کرتے ہیں جو ادب کے متعلق کہے گئے تھے۔

دوسری مملکتوں کے مقابلے میں دنیائے اسلام میں سائنس کی ترقی کا انحصار بہت حد تک اس سرپرستی پر تھا جو اسے حاصل رہی۔ جب تک دارالحکومتوں میں وزیر اور شہزادے سائنس کی سرپرستی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہے علم کی شمع بھی روشن رہی۔ یہ سبقت کبھی ذاتی فائدے کبھی محض اپنی خوشی اور کبھی حصول عزت کے لیے ضروری سمجھی جاتی تھی۔ بلاشبہ اسلامی دنیا میں سائنس کی ترقی کا نقطہ عروج ۱۰۰۰ء کے آس پاس تھا۔ یہ زمانہ ابن سینا کا تھا جو قرون وسطیٰ کے آخری عالم تھے۔ البیرونی اور ابن الہیثم ان کے نامور ہم عصر دور جدید کے نقیب تھے۔

ابن الہیثم (۹۶۵ء۔ ۱۰۳۹ء) کا شمار دنیا کے جید ترین علمائے طبیعات میں ہوتا تھا۔ علم البصر یعنی آپٹکس میں ان کے تجربات اعلیٰ ترین معیار کے تھے اور ان سے علم

میں قابل قدر اضافہ ہوا۔ان کا مشاہدہ تھا کہ روشنی کی کرن جب کسی واسطہ یا فضا سے گزرتی ہے تو ایسا راستہ اختیار کرتی ہے جو سب سے آسان اور سب سے جلد طے ہوسکتا ہو۔ابن الہیثم کے اسی مشاہدہ کو سینکڑوں برس بعد فرمانے نور کے سفر کے کم سے کم وقت والے اصول کے نام سے پیش کیا۔یہ ابن الہیثم ہی تھا جس نے سب سے پہلے مادہ کے جمود کا تصور دیا جو کافی بعد میں نیوٹن کے حرکت کے پہلے قانون کے نام سے مشہور ہوا۔راجر بیکن کی تصنیف اوپس میجسین کا پانچواں زتو ویا ابن الہیثم کے علم البصر کی نقل ہے۔

البیرونی (۱۰۴۸ء۔ ۹۷۳ء) ابن سینا کے دوسرے نامور ہم عصر نے آج کل کے افغانستان میں کام کیا۔ابن الہیثم کی طرح اس کے علم کی بنیاد بھی ذاتی مشاہدوں پر تھی وہ دور جدید کے سائنسداں تھے اور قرون وسطی سے اتنا ہی دور جتنا چھ سو سال بعد پیدا ہونے والا گلیلیو۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مغربی سائنس یونان۔عرب میراث ہے۔لیکن عام طور پر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسلامی سائنس کی بنیاد روایتوں سے نتائج نکالنے پر ہے اور یہ کہ مسلمان سائنسدانوں نے آنکھ بند کر کے یونانی علمی روایتوں کی تقلید کی ہے اور سائنس کے تجرباتی میدان میں انہوں نے کوئی اضافہ نہیں کیا ہے۔یہ سراسر غلط بیانی ہے۔ذرا سنئے کہ البیرونی ارسطو کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ زیادہ تر لوگوں کے ساتھ مشکل یہ ہے کہ وہ ارسطو کے خیالات کا حد سے زیادہ احترام کرتے ہیں۔ان کا خیال ہے کہ ارسطو کے خیالات میں غلطی کا کوئی امکان نہیں حالانکہ وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ارسطو نے صرف اپنی بساط بھر ہی نتیجے اخذ کیے ہیں۔

اور (البیرونی) قرون وسطی کے توہمات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ۶ جنوری کو ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب زمین کا تمام کھارا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔لیکن چونکہ پانی کی تمام خصوصیات کا دارومدار صرف اس زمین کی نوعیت پر ہوتا ہے جہاں یہ پانی پایا جائے اس لیے یہ خصوصیات ایک مستقل حیثیت رکھتی ہیں اور اس لیے مندرجہ بالا بیان غلط ہے اور یہ غلطی ہر اس شخص پر ظاہر ہو جائے گی اور طویل اور مسلسل تجربات کا طریقہ اختیار کرلے۔

اور آخر میں البیرونی کے خیالات علم طبقات الارض کے بارے میں بھی سنئے کہ کس طرح وہ مشاہدہ پر زور دیتے ہیں۔

اگر آپ ہندوستان کی مٹی دیکھیں اور اس کی نوعیت پر غور کریں، اگر آپ ان گول پتھروں کو دیکھیں جو آپ کو زمین کے اندر ملتے ہیں چاہے جتنی بھی گہرائی میں جائیں ایسے پتھر جو پہاڑوں کے قریب بہت بڑے ہوتے ہیں جہاں دریاؤں کا بہاؤ طوفانی ہوتا ہے اور پہاڑوں سے دوری پر یہ پتھر بہت چھوٹے ملتے ہیں کیونکہ یہاں دریاؤں کا بہاؤ کم ہو جاتا ہے۔دریا کے دہانہ کے قریب تو یہ پتھر ریت کی صورت میں ملتے ہیں کہ یہاں تو دریا کا بہنا تقریباً بند ہو جاتا ہے۔اگر آپ ان سب باتوں پر غور کریں تو لازمی طور پر اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ایک زمانہ میں ہندوستان میں سمندر تھا جو آہستہ آہستہ دریاؤں سے لائی ہوئی ریت سے بھر گیا۔

بریفاٹ کے الفاظ میں ۔۔۔یونانیوں نے تدوین کا کام کیا، عام اصول بنائے اور انہیں علمی زبان میں بیان کیا لیکن طویل اور مسلسل تجربات کا مشکل اور صبر آزما طریقہ اور تجربہ کی کسوٹی پر نتائج اخذ کرنا یونانی فطرت کے خلاف تھا جسے ہم لوگ سائنس کہتے ہیں۔اسکی بنیاد مشاہدات، تجربات اور ناپ تول پر ہے اور ان طریقوں سے یورپ والوں کو عربوں نے متعارف کرایا۔اسلامی تہذیب کا سب سے قیمتی عطیہ موجودہ دور کی سائنس ہے۔ان ہی خیالات کا اظہار سائنس کے مشہور مورخ جارج سارٹن نے اس طرح کیا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ قرون وسطی کا اصلی لیکن سب سے کم معروف کارنامہ تجرباتی طریقہ کی تخلیق ہے اور یہ دراصل مسلمانوں کی کاوشوں کا نتیجہ تھا جو بارہویں صدی تک جاری رہیں۔

تاریخ کا ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ سائنس کا یہ جدید طریقہ جاری نہ رہ سکا اور اس میں تسلسل ختم ہو گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا سائنسی طریقوں میں کوئی مستقل تبدیلی نہ ہوسکی۔ البیرونی اور ابن الہیثم کو گزرے ابھی سو برس بھی نہ ہوئے تھے کہ دنیائے اسلام میں سائنس کی تخلیق بالکل رک گئی۔اب پانچ سو برس تک وہ بالغ نظری وہ مشاہدوں پر اصرار اور وہ تجربات کی تکرار دیکھنے اور سننے کو نہیں ملتی یہاں تک کہ ٹائیکو براہے، گلیلیو اور ان کے ہم عصروں نے یہ تان دوبارہ اُٹھائی۔ (جاری ہے)

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کرسکیں۔اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ادارہ پیشوا بلاتفریق مذہب وملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔آپ کے خطوط شائع کئے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ (ایڈیٹر)

RH Dream Events Ltd.

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

- ☆Authentic Asian Catering
- ☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
- ☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
- ☆Cutlery Crockery & Glassware
- ☆Linen Tableclothes & Napkins
- ☆Professional Uniformed Waitress Staff
- ☆Event Manager & Wedding coordinator
- ☆All Serving Utensils
- ☆Chefs ansite
- ☆Kitchen Staff & Porters
- ☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel.020 3674 7909..Mob: 077 9299 8973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00

Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973 Email: info@rhacs.co.uk

RH DREAM EVENTS LIMITED

RH Dream Weddings

TEL: 020 3674 7909   MOB: 077 9299 8973

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com